WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

WWW.NOVELSCLUBB.COM

یقینِ محکم

از ابیہا نصر

یقینِ محکم

قسط نمبر 1

جو یقین کی راہ پر چل پڑے

انھیں منزلوں نے پناہ دی

جنہیں وسوسوں نے ڈرا دیا

وہ قدم قدم پر بہک گئے

www.novelsclubb.com

اس کے ہاتھ میں ایک پاسپورٹ سائز تصویر پکڑی ہوئی تھی جس میں ایک خوش شکل نوجوان مسکرا رہا تھا۔وہ روتے ہوئے اس تصویر سے مخاطب تھی۔

"دعا کیجئے گا کہ آپ کی گڑیا شہید ہو جائے آپ کے اور بابا کے بعد صرف ایک مرد سے محبت کی تھی لیکن اس کے لیے میرا وجود کوئی معنی نہیں رکھتا۔مجھے یقین ہے آپ جہاں بھی ہوں گے بالکل ٹھیک ہوں گے اور۔۔۔۔۔"

ابھی اس کی بات جاری تھی کہ پیچھے سے آواز آئی

"کیپٹن حورین! چلیں؟"

www.novelsclubb.com

وہ میجر احد تھے۔وہی ستمگر جس کے لیے اس کا وجود کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔

"Yes sir, I'm ready"

اس کے لہجے میں ایک عزم تھا۔زی کو نیست و نابود کرنے کا عزم جس نے نا جانے کتنے معصوم لوگوں کی زندگیاں برباد کی تھیں۔وہ دونوں اپنی منزل کی طرف گامزن ہو گئے۔

****

یہ منظر ہے اسلام آباد کے تاریخی مقام دامنِ کوہ کا۔پہلے یہاں لوگوں کی بہت بھیڑ ہوا کرتی تھی لیکن اب اس جگہ کو بند کر دیا گیا ہے۔رات کا اندھیرا ہر طرف سیاہی بکھیر چکا تھا۔اس اندھیرے میں ایک ہیولا ظاہر ہوا جو مکمل طور پر تاریکی کا حصہ معلوم ہوتا تھا۔وہ مکمل طور پر سیاہ رنگ سے ڈھکا ہوا تھا۔اس نے سیاہ پینٹ کے اوپر سیاہ ہڈی اور سیاہ بوٹ پہن رکھے تھے۔حتیٰ کہ اس کے دستانے اور ماسک بھی سیاہ رنگ کے تھے۔ماسک کے لکھا ہوا تھا۔اور اس کے اوپر سے اس کی نیلی آنکھیں Zایک طرف سنہری حروف میں واضح تھیں۔

غور سے دیکھنے پر معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے ساتھ کسی وجود کو گھسیٹتے ہوئے لے جا رہا ہے۔ خاردار جھاڑیوں سے گزرتے ہوئے وہ اسے دامنِ کوہ کے وسط میں لے گیا۔ یکا یک وہ رکا اور اس بے ہوش وجود کی طرف مڑا اور اس کے پاس پنجوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا۔

"بہت شوق ہے نہ تم وردی والوں کو اس ملک کی حفاظت کا جس نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا۔ اس ملک کی حفاظت کرنے کی سزا تو ملنی چاہیے تم لوگوں کو"

یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی پینٹ کی جیب سے ایک بلیڈ نکالا اور اس آرمی آفیسر کی شہ رگ کاٹ دی پھر اس کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ عجیب جنونی انداز تھا اس کا۔ لیکن یہ اس کا سٹائل تھا قتل کرنے کا۔

www.novelsclubb.com

وہ زی تھا

مافیا کی دنیا کا بے تاج بادشاہ

انتقام اس کا جنون تھا

وہ معاف نہیں کرتا تھا

وہ black eagle تھا

وہ انتہائی سفاک ظالم اور سنگدل تھا

اپنی چیزوں کو لے کر شدت پسند تھا

www.novelsclubb.com

****

السلام علیکم ناظرین! آپ کو بتاتے چلیں کہ آج پھر دامنِ کوہ میں ایک آرمی آفیسر کی" لاش ملی ہے انھیں بہت بے دردی سے قتل کیا گیا ہے۔ان کا ایک ایک عضو کاٹ کر الگ کر دیا گیا ہے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وہ ایک جانباز آئی ایس آئی آفیسر تھے اور ان کا قتل بھی مشہور دہشت گرد زی نے کیا ہے اللہ مقتول کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا "فرمائے آمین

نیوز اینکر چیخ چیخ کر ایک ہی خبر سنا رہی تھی اور آئی ایس آئی ہیڈ کوارٹر میں موجود ان تینوں لوگوں کے چہروں پر اضطراب واضح دکھائی دے رہا تھا۔یہ چوتھا قتل تھا جو زی نے ایک ایجنٹ کا کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

آخر کون ہے یہ زی؟نہ اس کو کسی نے دیکھا ہے نہ اس کے کسی ساتھی کا معلوم ہے آخر" "کیسے پکڑیں گے اس؟

یہ کہنے والے کرنل احسن تھے۔ایل سی ڈی وہ کب کی بند کر چکے تھے اور غصے کی وجہ سے ان کا تنفس بری طرح بگڑ چکا تھا۔

"بالکل سر! لیکن ایک انسان ہے جو یہ کیس حل کر سکتا ہے"

میجر دراب نے نپے تلے الفاظ میں باور کرایا تھا کہ اب اس انسان کو یہ کیس دینے کا وقت آچکا ہے جو اس کیس کو حل کر سکتا ہے اور سب جانتے تھے کہ وہ انسان کون ہے۔

کرنل ارتضیٰ اس سارے معاملے میں خاموش تھے۔ان کے ماتھے پر گہری سوچ کی لکیریں تھیں جیسے اس لمحے کسی بہت اہم فیصلے پر پہنچ گئے ہوں۔

****

ملکۂ کہسار مری کے ایک چھوٹے سے قصبے میں وہ دو مرلے کا گھر تھا جہاں تین لوگ رہتے تھے۔رات کے وقت وہ علاقہ سنسان تھا۔ایک نقاب پوش چلتا ہوا اس گھر کے پاس آیا اور اس کی پچھلی طرف مڑ گیا۔

اس گھر کی پچھلی دیوار زیادہ بڑی نہیں تھی۔کوئی بھی آسانی سے اس پر چڑھ سکتا تھا۔اس نقاب پوش نے دیوار کے اوپر چڑھ کر گھر کے اندر موجود درخت پر چھلانگ لگا دی۔اس درخت کی شاخیں چھت کو چھوتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اس درخت کے سہارے وہ چھت پر پہنچا اور ادر گرد دیکھتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس گھر کے کونے کونے سے واقف ہے۔

وہ سیڑھیاں اترتا ہوا پہلی منزل پر پہنچا اور ایک کمرے کے قریب آکر رک گیا۔اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا۔نائٹ بلب کی روشنی میں بیڈ پر سوئے دو نفوس واضح دکھائی دے رہے تھے۔

ایک عمر رسیدہ عورت تھی اور دوسری کوئی جوان لڑکی تھی۔وہ نقاب پوش چلتا ہوا اس بوڑھی عورت کے قریب آکر اس کے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔

اور دونوں ہاتھوں سے اس کے پاؤں پکڑ کر لبوں سے لگا لیے۔اسے معلوم ہی نہ ہوا کہ کب اس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔

www.novelsclubb.com

پاؤں پر نمی محسوس کر کے وہ عورت جاگ گئی۔

"حور! میری بچی"

بے ساختہ زبان سے نکلا

وہ ماں تھیں اولاد کا لمس کیسے نہ پہچانتیں

وہ ان کی حور تھی۔ان کی بیٹی۔

وہ حورین داؤد تھی

اپنے بابا کی لاڈلی

اپنے بھائی کی جان

فوج میں جانا جنون تھا اس کا

اپنے اخلاق سے سب کو زیر کرنے والی

www.novelsclubb.com

حساس اور رحم دل

مضبوط ارادوں والی

"امی میں آ گئی"

وہ فوراً ان کے سینے سے لگ گئی

ماں کی آواز سن کر پاس لیٹی نور عین بھی جاگ گئی۔

"حور"

نور نے جلدی سے اسے گلے لگایا۔وہ اس سے تین سال چھوٹی تھی لیکن دونوں میں بہت محبت تھی۔

آج دو سال بعد وہ اپنی ٹریننگ مکمل کر کے آئی تھی۔وہ کبھی بھی اپنے گھر سے اتنا دور نہیں رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نور بچے! بہن کے لیے کھانا لگاؤ"

ماں نے کہا تو وہ فوراً اٹھ گئی۔

"حور آپ بھی کھانا کھا کر آرام کرو صبح بات کریں گے۔"

دل توان کا بالکل نہیں تھا اس کے آرام کا خیال تھا بس ورنہ وہ اسے جانے نہ دیتیں۔

متوسط طبقے میں رہنے کے باوجود وہ بیٹیوں کی تعلیم کے معاملے میں آزاد خیال تھیں۔ حورین پانچ سال کی تھی جب اس کے والد کا انتقال ہو گیا۔ وہ ایک ریٹائرڈ آرمی آفیسر تھے۔ ان کی والدہ نے سلائی کڑھائی کر کے انہیں پالا تھا۔

اس کے بعد ان کے بھائی نے آرمی جوائن کی۔ وہ حورین سے چھے سال بڑا تھا۔ اپنی بہنوں کی تربیت اسی نے کی تھی۔ چھوٹی سی عمر میں بہت بڑی ذمہداری آ گئی تھی اس پر۔

www.novelsclubb.com

کیپٹن عالیان داؤد پاک فوج کے بہت قابل آفیسر تھے۔ ایک رپورٹ کے مطابق را کے ایجنٹس کے ساتھ انکاؤنٹر میں وہ شہید ہو گئے تھے۔

لیکن حورین یہ بات ماننے کو تیار ہی نہیں تھی کیونکہ جو لاش ان کے گھر آئی تھی وہ بری طرح مسخ شدہ تھی۔سب اس کو سمجھا سمجھا کر تھک گئے تھے لیکن پھر وہی مرغی کی ایک ٹانگ۔

وہ حورین ہی کیا جو کسی کی بات مان لے۔اتنے میں نور کمرے میں کھانا لے کر آ گئی۔

"حورا اگر آج بھی زندہ ہوتے تو کتنا خوش ہوتے کتنا فخر ہوتا انھیں تم پر"

اپنے بھائی کو یاد کرتے ہوئے اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔وہ سنہری بلی جیسی آنکھیں روتے ہوئے لال ہو جایا کرتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

نور میری جان ! اللہ کی رحمت سے ناامیدی کفر ہے اور کفر انسان کو جہنم میں لے جاتا"
"ہے۔مجھے یقین ہے کہ بھائی جہاں بھی ہوں گے بالکل ٹھیک ہوں گے

حور کی بات سن کر نور نے لمبی سانس خارج کی جانتی تھی کہ اس کی بہن لاعلاج ہے۔

"اچھا بس اب سو جاؤ چپ کر کے زیادہ دادی اماں نہ بنا کرو"

نور کی بات سن کر اس نے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا۔ایک ہفتے بعد اسے باقاعدہ آرمی
جوائن کرنی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

تھا۔یہاں بہت defense area پاکستان کے دوسرے بڑے شہر لاہور میں یہ بڑے بڑے گھر تھے۔ان میں ایک دو کنال کے گھر میں وہ چار نفوس داخل ہوئے۔

وہ گھر کسی شہزادے کے محل سے کم نہیں تھا۔اتنا بڑا کہ کوئی بھی انجان شخص اس بھول بھلیاں میں گم ہو جائے۔اس گھر کے سفید ستون دیکھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے کافی تھے۔

وہ چاروں پورچ سے گزرتے ہوئے رہائشی حصے میں داخل ہوئے۔آج تین مہینوں بعد وہ ایک اہم کیس حل کر کے واپس آئے تھے اور ان کی آمد کا کسی کو بھی علم نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"بابا، مما"

ان کو دیکھتے ہی بیلا دوڑتی ہوئی آئی۔وہ ذوریز اور در نجف کی بیٹی تھی۔وہ دونوں میاں بیوی تھے اور بہت کم لوگ اس بات سے واقف تھے۔

"بابا کی جان، میں نے بہت مس کیا اپنی بیٹی کو۔"

ذوریز نے نیچے جھک کر اسے سینے سے لگایا اور گود میں اٹھالیا۔ بیلا پانچ سال کی ایک خوبصورت بچی تھی۔ان دونوں کی کل کائنات۔

بیلا کی آواز سن کر مسٹر اور مسز ابراہیم بھی باہر آ گئے۔

www.novelsclubb.com

"احد، میری جان"

مسز ابراہیم نم آنکھیں لیے آگے بڑھیں اور اس کے گلے لگ گئیں۔وہ صاف گوری رنگت، تیکھے نقوش، کسرتی جسم، اور سبز آنکھوں والا ایک یونانی دیوتا معلوم ہوتا تھا۔اس کے سیاہ بال اور سیاہ ہلکی ہلکی داڑھی مونچھیں اس کی وجاہت میں اضافہ کرتی تھی۔

وہ احد ابراہیم تھا

جس کے لیے اس کا فرض سب کچھ تھا

وطن سے محبت خون میں دوڑتی تھی

وہ مقابل کو چاروں شانے چت کر دیتا تھا

وہ مغرور شہزادہ تھا

وہ گرلز الرجک تھا

لڑکیوں میں ہارٹ بریکر کے نام سے مشہور تھا

www.novelsclubb.com

احد ماں سے ملنے کے بعد باپ سے ملا اور مسز ابراہیم باقی سب سے۔

"بابا حان چاچو کہاں ہیں؟"

بیلا نے باپ سے پوچھا۔

"ہو گا وہ بندر یہیں کہیں۔ قلابازیاں لگا رہا ہو گا ویسے بھی اس کی ہڈیوں کو سکون نہیں ہے"

کشادہ پیشانی، کالی آنکھیں اور بھرے بھرے گال والی وہ منساء وقار تھی

ایک آرمی ڈاکٹر

وہ بلا کی حسین تھی

لیکن بہت خطرناک

اس کا بنایا گیا زہر منٹوں میں کسی کی بھی جان لے سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

ابھی باتوں کا دور چلا ہی تھا کہ ہالے نور کالج سے آ گئی۔

"!بھائیییییییی"

وہ خوشی سے چیختی ہوئی احد کے سینے سے لگ گئی۔وہ چھوٹی سی گڑیا اسے بہت عزیز تھی لیکن اس کی اور حان کی کبھی نہیں بنتی تھی جس کی وجہ سے میجر احد اکثر اوقات پریشان رہتے تھے۔

سب سے مل کر وہ کچن میں گئی چائے بنانے کیونکہ اس کے بھائی کو اس کے ہاتھ کی بنی چائے بہت پسند تھی۔

www.novelsclubb.com

"چوررر،چور،چور،"

اچانک کچن سے چیخنے کی آواز آئی اور سب بھاگتے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گ ئے۔ کچن کافی بڑا تھا اور سلیب کے ساتھ بلیو ہڈی میں ایک شخص کھڑا تھا جس کی پیٹھ نور کی طرف تھی۔

جیسے ہی سب کچن میں داخل ہوئے ہالے نور احد سے چپک گئی۔

"کہاں ہے چور گڑیا؟"

یہ پوچھنے والا ذوریز تھا

وہ شہپر تھا

ایک بہترین ہیکر

پاکستان ائیر فورس کا سب سے قابل فائٹر پائلٹ

اس کی نیلی آنکھوں میں ایک سحر تھا

بلاشبہ وہ ایک ساحر تھا

www.novelsclubb.com

ہالے نور نے ڈرتے ڈرتے سامنے کی طرف اشارہ کیا جہاں عزت مآب کیپٹن حان حارث معصوم سی شکل بنا کر کھڑے تھے جیسے معصومیت کا تو اختتام تھا ان پر لیکن آنکھوں میں شرارتی چمک واضح تھی۔

وہ حان حارث تھا

شوخ و چنچل سا خوش مزاج لڑکا

وہ ایک شارپ شوٹر تھا

اپنے وطن کے لیے سب کچھ قربان کر دینے والا

میجر احد میں جان تھی اس کی

دیکھ لیں بھائی! اس چوہیا نے مجھے چور بنا دیا"۔"

www.novelsclubb.com

واہ کیا معصومیت تھی

اصل معاملہ سب کی سمجھ میں آ چکا تھا۔ہالے نور کو جب بات سمجھ آئی تو اس نے میجر احد کو شکایتی نظروں سے دیکھا۔

کیپٹن حان ! باہر لان کے سو چکر لگا کر آئیں "۔"

میجر احد نے حکم جاری کیا۔بھاری، گھمبیر ٹھہرا ہوا لہجہ تھا ان کا۔

"سوری بھائی میں اس وقت ڈیوٹی پر نہیں ہوں اور آپ یہاں میرے سینئر نہیں ہیں"

صاف ہری جھنڈی دکھائی گئی۔

میجر احد نے آئبرو اچکائی جیسے کہ رہے ہوں کیا واقعی؟

اچانک کسی نے کیپٹن حان کا کان پکڑا

وہ در نجف حسن تھی

جانِ ذوریز

وہ ایک ہیکر تھی

وہ اچھی صرف ان کے لیے تھی جو اسے اچھے لگتے تھے

ہیزل گرے آنکھوں والی ظالم حسینہ

www.novelsclubb.com

آئی بھابی یار کان تو چھوڑ دیں بچے کی جان لیں گی کیا۔ہائے میرا بچارا کان ٹوٹ ہی نہ "

"جائے۔

کیپٹن صاحب کی دہائیاں عروج پر تھیں۔اور باقی سب نے بہت مشکل سے اپنی مسکراہٹ ضبط کی ہوئی تھی۔

"لڑکے تم کبھی باز نہ آنا۔ گڑیا آپ جاؤ اسے ہم دیکھتے ہیں"

در نجف نے پہلی بات حان کو اور دوسری نور کو کہی۔

اچھا اب نہیں کرتا آپ سب کی لاڈلی کو تنگ۔یار اب تو کان چھوڑ دیں میرا بچارا ٹوٹ" "کے گر ہی نہ جائے۔

اس کی ٹھنڈی چس پہ سب نے نفی میں سر ہلایا۔خیر یہ تو ہر بار کا سین تھا۔

اور یہ بھی سچ تھا کہ میجر احد نے اسے کبھی کچھ نہیں کہا تھا۔وہ ان کا بھائی نہیں بیٹا تھا۔بالکل سگی اولاد کی طرح تربیت کی تھی انہوں نے اس کی لیکن وہ ان کا سگا بھائی نہیں تھا۔

ان سب کو ایک ہفتے کی چھٹی ملی تھی۔اب دیکھنا یہ تھا کہ ایک ہفتے بعد کون سا مشن کون سا چیلنج اور کون سی مسٹریز ان کی منتظر ہیں۔

.....

یقینِ محکم

نہیں تھا اپنا مزاج ایسا کہ ظرف کھو کر انا بچاتے

ورنہ ایسے جواب دیتے کہ پھر نہ پیدا سوال ہوتے

www.novelsclubb.com

ایک ہفتہ پر لگا کر اڑ گیا اور خبر ہی نہ ہوئی۔کل حورین کو آرمی جوائن کرنی تھی۔وہ کب سے اپنی ماں اور بہن کو قائل کرنے میں لگی ہوئی تھی کہ وہ بھی اس کے ساتھ چلیں کیونکہ فوج کی جانب سے ان کی رہائش کا انتظام کر دیا گیا تھا لیکن ماں ماننے کو تیار نہیں تھی۔

حور بیٹا! یہ گھر تمھارے ابو نے بنوایا تھا۔اس میں تمھارے بھائی کی یادیں بسی ہیں۔میں "
"کیسے اسے چھوڑ کر چلی جاؤں

ماں نے اپنے دلائل دیے۔

امی میں کب کہ رہی ہوں کہ ہم اس گھر کو بیچ دیں گے۔ہم اس گھر کو بند کر دیں گے یا"
"کرائے پر دے دیں گے لیکن آپ میرے ساتھ جا رہی ہیں۔بس۔

حور اپنے موقف پر ڈٹی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اتنے میں محلے کی ایک عورت ان کے گھر آئی۔نور نے انھیں لوازمات پیش کیے تو وہ کہنے لگی۔

ارے رابعہ بہن! ہمارے ہاں تو لڑکیوں کو تعلیم دینے کا رواج نہیں ہے بس سولہ کی" ہوتے ہی شادی کر دو ورنہ ہاتھ سے نکل جاتی ہیں۔ عورت ویسے بھی نازک ہوتی ہے یہ "فوج کا شعبہ اس کے لیے نہیں بنا

ان کی گل افشانی ابھی جاری تھی کہ حور کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ غصہ تو اسے پہلے ہی تھا اب کسی پہ تو نکلنا تھا۔

خالہ آپ کو کس نے کہا کہ عورت نازک ہوتی ہے"

www.novelsclubb.com

ایک دفعہ حضرت خالد بن ولید نے حضرت ضرار بن ازور کو پانچ سو سپاہیوں کے ساتھ دمشق بھیجا رومیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے۔ حضرت ضرار لڑتے لڑتے بہت آگے نکل گئے اور اپنے ساتھیوں سے جدا ہو گئے۔ وہ تن تنہا کفار میں گھرے ہوئے تھے۔ اتنے میں

ایک نقاب پوش آیا اور ان کفار کو گاجر مولی کی طرح کاٹنے لگا۔ اتنے میں مسلمان بھی وہاں پہنچ گئے۔ حضرت خالد بن ولید کو جب اس نقاب پوش کے بارے میں بتایا گیا تو آپ نے :- اسے بلوایا اور فرمایا

"اے فرزند اسلام! میں تمھاری بہادری سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو؟"

:- اس نقاب پوش نے کہا

"میں ضرار کی بہن خولہ بنت ازور ہوں۔ میں نے جب دیکھا کہ کفار میرے بھائی کو قتل کرنے کے درپے ہیں تو مجھ سے رہا نہیں گیا اور میں میدان جنگ میں کود گئی۔"

www.novelsclubb.com

تاریخ اسلام بھی پڑی ہے عورتوں کی بہادری کی مثالوں سے۔ کبھی اسلام کی تاریخ کھول کر تو دیکھیں۔ کبھی قرآن کو سمجھ کر تو دیکھیں."

حورین نے تو اپنی تقریر کر دی لیکن مجال ہے جو مقابل پر ذرا بھی اپر ہوا ہو۔

ہے ہے! کتنی لمبی زبان ہے اس کی۔ ہماری بیٹیاں تو مجال ہے کسی بڑے کہ سامنے بول"
"پڑیں۔ توبہ توبہ کیا زمانہ آگیا ہے

وہ یہ کہتی ہوئی نکل گئی اور سب جانتے تھے ان کی بیٹیاں کتنی فرمانبردار ہیں۔ خیر لوگوں کی زبانیں تو ہم نہیں پکڑ سکتے۔

www.novelsclubb.com

اب حورین کی توپوں کا رخ ماں کی طرف تھا

امی فیصلہ کر لیں میرے ساتھ جانا ہے یا یہاں رہ کر لوگوں کی باتیں سن نی ہیں۔ بس آج"
"کا دن ہے آپ کے پاس

ہاتھ نچانچا کر خالص لڑاکا عورتوں کی طرح بولی تھی وہ لیکن حد ادب اب بھی قائم تھا۔

اور ماں تو ویسے ہی خاموش ہو گئیں تھیں کیونکہ اب بولنے کے لیے کچھ رہا ہی نہیں تھا۔

****

آج ان سب کا چھٹی کا آخری دن تھا۔ وہ سب اس وقت ذوریز ولا میں اکٹھے ہوئے تھے۔ جو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ وہ ابراہیم ہاؤس جتنا بڑا تو نہیں تھا لیکن اپنے مالک کے اعلیٰ ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

اس گھر میں چار افراد رہتے تھے۔ذوریز، در نجف، بیلا اور منساء۔منساء کے خاندان میں کوئی نہیں تھا۔وہ اور در نجف بہت گھری سہیلیاں تھیں۔اس لیے ذوریز اور در نجف کے اصرار پر وہ ان کے گھر رہنے پر آمادہ ہوئی تھی۔

منساء اور درے رات کے کھانے کی تیاری کر رہے تھے جب وہاں کیپٹن حان حارث صاحب آدھمکے۔اور سلاد کی پلیٹ پر ہلا بول دیا۔

"بندر تم آرام سے بیٹھ نہیں سکتے ایک جگہ"

منساء نے زچ ہونے والے انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں اُلو! میری ہڈیوں کو سکون نہیں ہے"

کیپٹن صاحب نے جوابی کارروائی کی

درے خاموش کھڑی مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ان کی نوک جھوک اسے ویسے بھی بہت پسند تھی۔

"ہا! تم نے مجھے الو کہا؟ کوئی بات نہیں الو دنیا کا سب سے ذہین پرندہ ہے" صفائی دی گئی۔

"لیکن پھر بھی الو ہے" جواب حاضر تھا۔

www.novelsclubb.com

"بالکل جس طرح بندر کے دو دماغ ہوتے ہیں لیکن وہ ہوتا پھر بھی بندر ہی ہے"

تڑخ کر جواب دیا گیا۔

"اگر آپ کے پاس دو دماغ ہوں تو بندر ہونے میں حرج ہی کیا ہے؟"

وہ حان ہی کیا جو چپ ہو جائے۔

"اچھا بس کرو تم دونوں۔ کیا بچوں کی طرح لڑنے لگ جاتے ہو۔ حان تم باہر جاؤ اور منساء تم کھانے کی میز سیٹ کرو"

آخر کار در نجف کو درمیان میں بولنا پڑا ورنہ ان دونوں سے کوئی بعید نہیں تھی کہ ایک دوسرے کے بال نوچ دیتے۔

وہ ایسی ہی تھی۔ ہمیشہ سب کے درمیان صلح کروانے والی۔

"جو حکم بھابھی"

حان صاحب کورنش بجالائے اور اچھلتے کودتے کچن سے غائب ہو گئے۔

منساءا گر اسے بندر کہتی تھی تو غلط نہیں کہتی تھی۔وہ سچ میں بندر تھا۔

اتنے میں میجر احد اور میجر ذوریز بھی آگئے۔ کھانے کا دور چلا۔

کل ہم سب کو کرنل ارتضیٰ نے اسلام آباد ہیڈ کوارٹر بلوایا ہے۔ لگتا ہے کوئی بڑا کیس ہمارا"
"منتظر ہے ورنہ کرنل ارتضیٰ بہت کم ہم سے رابطہ کرتے ہیں

کھانے کے دوران میجر احد نے سب کو مطلع کیا۔وہ سب سوچ میں پڑ گئے آخر ایسا کون سا کیس ہے جس کی وجہ سے کرنل ارتضیٰ کو رابطہ کرنا پڑا لیکن اندازہ سب کو تھا کہ کیا معاملہ ہو سکتا ہے۔

خیر ان سب کے دل قوت ایمانی اور جذبۂ حب الوطنی سے لبریز تھے اور وہ ایک نیا کیس حل کرنے کے لیے پر عزم تھے۔

****

www.novelsclubb.com

آئی ایس آئی ہیڈ کوارٹر میں وہ سب اس وقت کرنل ارتضیٰ کے سامنے موجود تھے۔ایک چوکور میز کے گرد وہ پانچوں بیٹھے تھے اور سربراہی کرسی پر کرنل ارتضیٰ براجمان تھے۔

ان کے دائیں جانب میجر احد بیٹھے تھے اور بائیں جانب میجر ذوریز۔ میجر ذوریز کے ساتھ کیپٹن در نجف حسن بیٹھی تھی اور اس کے ساتھ کیپٹن ڈاکٹر منساء وقار۔ میجر احد کے ساتھ کیپٹن حان حارث بیٹھے تھے۔

وہ شوخ و چنچل سا لڑکا صرف دو موقعوں پر سنجیدہ ہوتا تھا۔

ایک جب بات اس کے وطن کی ہو اور دوسرا تب جب بات قوم کی بیٹیوں کی ہو۔

وہ در نجف اور منساء کو بہت عزیز رکھتا تھا۔ اس وقت ان سب کا دھیان کرنل ارتضیٰ کی طرف تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے آپ سب کو بہت اہم کیس کے سلسلے میں بلوایا ہے"

کرنل ارتضیٰ نے بات شروع کی۔ وہ سب ہمہ تن گوش تھے۔

زی کے نام سے تو آپ سب ہی واقف ہیں۔وہ ایک گینگسٹر ہے۔انڈر ورلڈ کا بے تاج بادشاہ۔وہ ہر قسم کے گناہ میں ملوث ہے۔پھر چاہے وہ قتل وغارت ہو یا خود کش دھماکہ، سمگلنگ ہو یا ہیومن ٹریفکنگ۔اسے نہ آج تک کسی نے دیکھا ہے اور نہ ہی کوئی اسے پکڑ پایا ہے۔آپ لوگوں کے پچھلے ریکارڈ کو دیکھتے ہوئے یہ کیس آپ سب کے حوالے کیا جاتا ہے۔میجر احداس کیس کو لیڈ کریں گے۔

مجھے امید ہے کہ ہر بار کی طرح اس بار بھی آپ سب یہ کیس احسن طریقے سے حل کریں گے اور ملک و قوم کا فخر بنیں گے۔اور ہمیں مزید اپنے کسی ایجنٹ کو گنوانا نہیں پڑے گا۔"

www.novelsclubb.com

"So ,are you guys ready?"

کرنل ارتضیٰ نے کہا تو وہ سب کھڑے ہو گئے۔

"Yes , sir"

ان سب نے بیک وقت کہا۔

"Moral?"

پھر پوچھا گیا۔

"High"

پر جوش آواز بلند ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"Up to?"

پھر پوچھا گیا۔

"Sky".

قوت ایمانی سے لبریز آواز۔

تو پھر ٹھیک ہے آپ سب سے اس کیس کے ختم ہونے پر ملاقات ہو گی۔

www.novelsclubb.com

"You guys may leave now".

وہ سب جانے کے لیے نکل نے لگے۔

"احد! تم رکو"

کرنل ارتضیٰ نے اسے روکا تو وہ باقی سب کو جانے کا کہ کر ان کی طرف متوجہ ہو گیا۔

دیکھو احد جیسا کہ تم جانتے ہو یہ کیس بہت اہم ہے اور مجھے لگتا ہے یہ زی جو کوئی بھی ہے" ہمارے درمیان ہی ہے"۔

کرنل ارتضیٰ نے اپنا خیال ظاہر کیا۔

"سر آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔ کوئی آفیسر یا کوئی ایجنٹ زی ہو سکتا ہے؟"

میجر احد کا انداز سوالیہ تھا۔اور اگر سچ میں ایسا تھا تو یہ ان سب کے لیے لمحۂ فکریہ تھا۔

بالکل میرا تجربہ کہتا ہے کہ ایسا ہی کچھ ہے اس لیے میں نے ایک فیصلہ کیا ہے"۔"

کچھ لمحے کے توقف کے بعد کرنل ارتضیٰ نے کہا۔

"کیسا فیصلہ سر؟"

www.novelsclubb.com

حیرانی سی حیرانی تھی لیکن میجر احد نے ظاہر نہیں ہونے دیا۔

"کیپٹن،یو مے کم ان"

میجر احد نے ایک سرسری نظر دروازے کی طرف ڈالی جہاں ایک تئیس چوبیس برس کی لڑکی فل آرمی یونیفارم میں سر پر حجاب پہنے کھڑی تھی۔

گورا رنگ، کشادہ پیشانی، کانچ سی سبز آنکھیں اور اس کے ہونٹ قدرتی طور پر جامنی رنگ کے تھے۔وہ لڑکی زیادہ خوبصورت تو نہیں تھی لیکن پرکشش تھی۔

اس نے آکر دونوں کو سلیوٹ کیا۔

www.novelsclubb.com

میجر احد میٹ کیپٹن حورین اور کیپٹن حورین یہ ہیں میجر احد۔پاک فوج کا ایک جانا مانا" نام۔آج سے آپ ان کے ماتحت کام کریں گی۔اور چونکہ یہ معاملہ بہت اہم تو اس بات کو

صیغہ راز رکھا جائے گا۔میجر احد آپ اپنی ٹیم کو بھی حورین کے بارے میں نہیں بتائیں گے لیکن ان کو اپنی ٹیم سے کیسے متعارف کروانا ہے یہ آپ کا سر درد ہے"۔

کرنل ارتضیٰ نے اپنی بات مکمل کر کے سوالیہ نظروں سے میجر احد کو دیکھا۔

اوکے سر لیکن مجھے لگتا ہے کہ آپ کو اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنی چاہیے کیونکہ مجھے یہ کہیں سے بھی اس کیس کے قابل نہیں لگتیں"۔

میجر احد نے بہت روکھے انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

حورین کو غصہ تو بہت چڑھا لیکن سینئر کے سامنے چپ رہنے میں ہی عافیت تھی۔البتہ دل میں انھیں اکڑو کا خطاب دینا نہیں بھولی تھی۔

-: میجر احد کی بات سن کر کرنل ارتضیٰ مسکرا پڑے اور ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا احد میرا یقین کرو کیس کے آخر میں تمھیں میرا فیصلہ بالکل ٹھیک لگے گا"۔"

ان کی بات سن کر میجر احد نے گھرا سانس لیا۔یعنی وہ فیصلہ کر چکے تھے تو اب کسی صورت پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

.....

یقینِ محکم

www.novelsclubb.com

وہ چلیں تو زمانہ پلکیں بچھائے

وہ رکیں تو ہیبت سے کہسار گھبرائے

وہ اپنوں کے لیے ہے مثلِ شبنم

دشمنوں کے لیے ہے شکست مسلسل

(از خود)

کرنل ارتضیٰ سے میٹنگ کے بعد وہ سب اس وقت ایک گھر میں موجود تھے جو انھیں فوج کی طرف سے دیا گیا تھا۔ یہ ایک خوبصورتی سے سجایا گیا گھر تھا۔ ایک بڑا سا ہال تھا جس کے ایک طرف اوپن کچن تھا۔ کچن سے تھوڑا ہٹ کر تین کمرے تھے جو ایک ہی قطار میں بنے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

ان میں سے ایک کمرہ درے اور میجر ذوریز کا تھا۔ ایک میجر احد کا اور تیسرا اسٹڈی روم تھا۔ کمروں کے بائیں جانب سیڑھیاں تھیں اور اوپر بھی تین کمرے تھے جن میں سے ایک منساء کا دوسرا حان کا جبکہ تیسرا خالی تھا اور بوقت ضرورت استعمال کیا جاتا تھا۔

گھر میں ایک بیسمنٹ بھی تھا جسے وہ لوگ ٹارچر سیل کے طور پر استعمال کرتے تھے۔

اس وقت میجر ذوریز اور در نجف ہال میں صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ بیلا کو وہ مسٹر اور مسز ابراہیم کے پاس چھوڑ آئے تھے۔

"آپ کو کیا لگتا ہے ریزیہ زی کون ہے؟ ہم اسے کیسے پکڑیں گے؟"

در نجف نے ذوریز سے کہا۔ انداز پر سوچ تھا کیونکہ یہ اب تک کا سب سے مشکل کیس ہونے والا تھا اور وہ کچھ پریشان بھی تھی۔

یہ تو احد کے آنے کے بعد ہی پتہ چلے گا۔اس کے پاس یقینا کوئی نہ کوئی منصوبہ ہو گا۔تم" "فکر نہ کرو۔

ذوریز نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔

. لیکن ریز" درے کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن ذوریز نے بات مکمل نہیں ہونے دی"

میں نے کہا نہ درے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔اس زی کی اب الٹی گنتی شروع" سمجھو"۔

www.novelsclubb.com

اسے درے کہنے کا حق صرف ذوریز کے پاس تھا۔وہ ریز کی درے تھی اور وہ درے کا ریز تھا۔

"کی جوڑی کہاں ہے؟ tom and Jerry اچھا یہ دونوں"

ذوریز نے ہنستے ہوئے بات بدلی۔کیونکہ یہ تو ممکن نہیں تھا کہ وہ دونوں ایک ہی گھر میں موجود ہوں اور خاموشی چھائی ہو۔

حان صاحب اپنے آلات لے کر بیٹھے ہوئے ہیں اور کوئی نیا آلہ ایجاد کرنے کی کوشش" "میں ہیں اور منساء اپنے کیمیکلز کے ساتھ مصروف ہے۔

www.novelsclubb.com

درے نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

ابھی وہ دونوں باتیں کر ہی رہے تھے کہ حان کے کمرے سے چیخ بلند ہوئی۔

وہ دونوں بھاگتے ہوئے اوپر گ ئے۔اتنے میں منساء بھی اپنے کمرے سے نکلی اور وہ لوگ حان کے کمرے کی طرف بڑھے۔

دروازہ کھولا تو ان سب کا منھ کھولے کا کھولا رہ گیا۔عزت مآب کیپٹن حان حارث صاحب بیڈ پر کھڑے ناچ رہے تھے۔

ان کو سمجھنے میں وقت نہیں لگا کہ وہ کوئی نیا گیجٹ بنانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ان سب نے نفی میں سر ہلایا کہ اس کا کچھ نہیں ہو سکتا۔

www.novelsclubb.com

ان کو دیکھتے ہی وہ میجر ذوریز کے گلے لگ گیا۔اس کے ہونٹوں کی مسکراہٹ اور آنکھوں کی چمک دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔اتنے میں کیپٹن حان کی ایک اور چیخ گونجی کیونکہ اس کا کان درنجف کے ہاتھ میں آ چکا تھا۔

"یار بھابی کان تو چھوڑ دیں کسی دن سچ میں ٹوٹ جائے گا بیچارا۔"

حان صاحب کی دہائیاں شروع ہو گئی تھیں۔

"اوئے۔۔یہ یار کس کو کہا؟"

ذوریز نے اس کا دوسرا کان پکڑ کر مڑوڑا۔

www.novelsclubb.com

آآآآ!سب میرے دشمن بنے ہوئے ہیں کسی کو مجھ معصوم پر ترس نہیں آتا"۔"

واہ رے کیپٹن صاحب کی معصومیت۔

اور ذور سے کھینچیں ذوریز بھائی"۔"

حان کی درگت بنے اور منساء خاموش رہے۔ناممکن۔

تم تو چپ کرو چھپکلی"۔حان نے منساء کو ڈپٹا۔"

www.novelsclubb.com

اوے! باز آؤ"۔"

اب در نجف نے اس کے کان پر دباؤ بڑھایا

ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ وہ میجر احد کی غیر موجودگی میں ان کے ہاتھ آیا ہو اور یہ موقع کوئی بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔ اتنے میں باہر گھنٹی بجی۔ ان دونوں کی گرفت اس کے کان پر ڈھیلی ہوئی اور کیپٹن صاحب نے دوڑ لگا دی۔

****

اسلام آباد کا یہ کھنڈر نما علاقہ تھا جہاں بہت سی بوسیدہ عمارتیں موجود تھیں۔ انھیں میں اگر ہم ایک جلے ہوئے گھر میں داخل ہوں تو باہر لوہے کا ایک جلا ہوا دروازہ تھا۔

www.novelsclubb.com

سوکھے پتے جگہ جگہ بکھرے ہوئے تھے۔ کوئی اجڑا دیار معلوم ہوتا تھا۔ سامنے ہی ایک گھر تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ بہت پہلے یہاں آگ لگی ہو۔

اس گھر کے اندر داخل ہوں تو وہاں کا منظر دیدہ زیب تھا۔ہر طرف گارڈز پھر رہے تھے۔ فرش پر ٹائلز لگی ہوئی تھیں۔ اپنے سیکرٹ روم میں بیٹھا زی سیگریٹ کے کش لگا رہا تھا۔ اور اس کا خاص خدمت گار ماہ بیر اس کے پاس کھڑا تھا۔

"سر خبر ملی ہے کہ آئی ایس آئی نے پھر آپ کے خلاف ٹیم تیار کی ہے"

ماہ بیر کی بات سن کر زی کا قہقہہ گونجا۔وہشت زدہ کھوکھلا قہقہہ۔

www.novelsclubb.com

یہ لوگ سبق نہیں سیکھتے اپنے آفیسرز گنوا کر بھی"۔"

بظاہر تو وہ مسکرا رہا تھا لیکن اس کی آنکھیں پر سوچ تھیں۔

"سر اس بار آپ کیسا دشمن چاہتے ہیں؟ پہلے والے تو آسمان ہدف تھے۔"

کمینی سی مسکراہٹ لبوں پر سجا کر اس نے کہا۔ وہ ہامان تھا جس کے ہاتھ میں وقت کے فرعون کی لگامیں تھیں۔ اس کا انجام کیا ہو گا یہ تو وقت ہی بتائے گا۔

"دشمن ظرف والا ہونا چاہیے جس کی دشمنی میں مزا بھی آئے۔ جو میری ٹکر کا ہو۔"

زی نے اپنے دشمن کا نقشہ کھینچا۔

www.novelsclubb.com

پتہ کرو اس بار کون سی ٹیم تیار کی ہے آئی ایس آئی نے"۔"

زی نے حکم دیا تو وہ سر ہلاتے ہوئے چلا گیا۔

****

گھنٹی بجنے پر حان نے دروازہ کھولا تو سامنے میجر احد کھڑے تھے۔اس نے شکر کا سانس لیا اور اندر آنے کا راستہ دیا۔ باقی سب بھی نیچے آ چکے تھے۔سب سے پہلے منساء کی نظر میجر احد کے ساتھ کھڑی لڑکی پر پڑی۔

www.novelsclubb.com

یہ کون ہے میجر؟"اس نے پوچھا۔دل کو جیسے دھڑکا سا لگا تھا۔منساء بہت بری طرح فدا" تھی میجر احد پر کیسے کسی اور کو برداشت کر لیتی ان کے ساتھ۔

یہ بابا کے دوست کی بیٹی ہے مس حورین۔ان کا یہاں بہر یہ یونیورسٹی میں داخلہ ہوا ہے"

"تواب یہ ہمارے ساتھ رہیں گی۔بہت جلد ان کے ہوسٹل کا انتظام کر دیا جائے گا۔

میجر احد نے اسے دیکھے بغیر کہا۔

حان کی شرارتی رگ پھر پھڑک اٹھی۔اچھلتا کودتا حور کے پاس گیا۔

السلام علیکم بھابھی! میرا مطلب حور"۔"

www.novelsclubb.com

میجر احد نے اسے گھوری سے نوازا۔منساء کی آنکھوں میں سرخی اترنے لگی۔در نجف اور ذوریز کے ہونٹوں پر دبی دبی ہنسی تھی اور حور کا دل کر رہا تھا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

اس ہٹلر کی بیوی تو وہ کبھی نہ بنے۔

مجھ ناچیز کو حان حارث کہتے ہیں۔ ویسے تو سب کا لاڈلا ہوں لیکن جتاتا کوئی نہیں سوائے احد بھائی کے"

حان کو رنش بجالایا۔ پھر میجر احد کی طرف مڑا۔

ان کو تو آپ جانتی ہوں گی۔۔۔۔ مسٹر ہارٹ بریکر۔ اتنی پیاری پیاری لڑکیاں ان پر مرتی ہیں اور یہ صاحب کسی کو دیکھتے ہی نہیں۔ اور ایک ہم ہیں۔ جو خود ہی سب کے پاس چلے جاتے ہیں"۔

لیکن پھر بھی کوئی منہ نہیں لگاتی"۔"

منساء نے کہا تو سب اس کی بات پر ہنس پڑے۔اس عرصے میں وہ خود کو کمپوز کر چکی تھی۔حان نے اپنی توپوں کا رخ اس کی طرف کیا۔

"یہ میری دشمن اول منساء وقار۔ہم دونوں یہاں tom and Jerry اور یہ ہیں میری کی جوڑی کے نام سے مشہور ہیں۔"

اب وہ میجر ذوریز کے پاس آیا۔

"یہ جو ہینڈسم آپ کے سامنے کھڑے ہیں انھیں ذوریز حسن کہتے ہیں۔ویسے تو یہ بہت اچھے ہیں بس میرے لیے ہر وقت ہٹلر بنے رہتے ہیں"

یہ کہتے ہوئے اس نے ذوریز کے پاس سے دوڑ لگادی مبادا حور کے سامنے عزت کا فالودہ ہی نہ ہو جائے۔

اور ان کے ساتھ ان کی زوجہ محترمہ درنجف ہیں جو میری ہر شرارت پر میرا کان کھینچنے" "کے لیے ہمیشہ پیش پیش رہتی ہیں

درے نے اسے آنکھیں دکھائی۔ لیکن یہاں پرواہ کسے تھی۔ بہر حال اس کی باتوں نے سب کو مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"منساء، درے مس حور کو ان کا کمرہ دکھاؤ"

میجر احد نے کہا تو حور نے شکر ادا کیا۔ ویسے بھی اس وقت وہ بہت تھکی ہوئی تھی اور آرام کی اشد ضرورت تھی۔

سوال تو بہت تھے لیکن پوچھے کسی نے نہیں کیونکہ وہ سب ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے تھے۔

****

وہ ائیر پورٹ سے چیک آؤٹ کر کے نکلا تو ایک گاڑی کو اپنا منتظر پایا۔ وہ نیلی آنکھوں اور سحر انگیز شخصیت کا حامل ایک جاذب نظر نوجوان تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کی چال میں ایک غرور تھا۔وہ چلتا ہوا گاڑی کے پاس آیا۔ڈرائیور نے اس کے لیے کار کا دروازہ کھولا۔اس کا سامان پہلے ہی رکھ دیا گیا تھا۔وہ کار میں بیٹھا اور اپنی منزل کی جانب بڑھ گیا۔

وہ آتے جاتے مناظر کو دیکھ رہا تھا۔کتنا وقت گزر گیا وہ اندازہ نہ لگا سکا۔ 12 سال پہلے اپنے والدین کی وفات پر اس نے یہاں کبھی نہ آنے کی قسم کھائی تھی۔

آج وہ اپنی قسم توڑ رہا تھا۔بھائی کی محبت اسے کھینچ لائی تھی۔یہ سچ تھا کہ اگر اپنے والدین کے بعد وہ کسی سے محبت کرتا تھا تو وہ اس کا بھائی تھا اور اس کا جگری دوست۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں بھائی تھے لیکن ان میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ہینڈسم دونوں بلا کے تھے۔فرق تھا عادات واطوار کا۔اس کی اچانک آمد پر ان کا کیا حال ہونا تھا یہ سوچ کر ہی وہ محظوظ ہو رہا تھا۔

گاڑی ایک خوبصورت گھر کے آگے آکر رکی۔اس نے باہر نکل کر ڈور بیل بجائی۔جانتا تھا کہ اس کا بھائی یہاں ہی ملے گا۔اور اس کا اندازہ غلط نہیں تھا۔

کچھ دیر بعد دروازہ کھول دیا گیا تھا اور کھولنے والے کوئی اور نہیں کیپٹن حان حارث صاحب تھے۔

www.novelsclubb.com

"زاویار بھائیییییی"

اس کو دیکھ کر وہ بہت خوش ہوا اور کیسے نہ ہوتا۔

وہ زاویار حسن تھا

میجر ذوریز حسن کا جڑواں بھائی

ایک مشہور بزنس ٹائیکون

ایچ۔کے کمپنی کا مالک

اس کی آنکھیں بالکل اپنے بھائی جیسی تھیں لیکن شکل دونوں کی مختلف تھی۔حان نے وہیں کھڑے کھڑے اسے گلے لگایا۔

www.novelsclubb.com

او یار یہیں کھڑے رکھنے کا ارادہ ہے یا اندر بھی لے کر جاؤ گے"۔"

زاویار نے اس کے بال بگاڑتے ہوئے کہا۔

"آئیں نہ بھائی۔اپنا ہی گھر سمجھیں۔"

پورے بتیس دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا اور اچھلتا کودتا اندر چلا گیا۔آخر سب کو اطلاع بھی تو دینی تھی۔

زاویار بھی چلتا ہوا اس کے پیچھے آ گیا۔

احد بھائی،ذوریز بھائی،بھابی،مینڈک کی(منساء)دیکھو تو کون آیا ہے"۔"

اندر آتے ہی اس کا باجا پھر شروع ہو گیا تھا۔زاویار کی آمد سب کے لیے سرپرائز تھی۔

وہ سب ہی بہت خوش تھے۔ان سے ملنے کے بعد وہ احد کی طرف مڑا اور وہی ہوا جس کا اسے ڈر تھا۔

پہلے اس کے منہ پر ایک مکا پڑا اور پھر تو منو مکوں کی بارش ہو گئ۔

بد تمیز۔بد دماغ، پاگل، بے وفا آدمی بتا کر نہیں آسکتا تھا۔ہم سب تو سوتیلے ہیں" تیرے"۔

وہ چپ چاپ مار کھاتا رہا۔اچھا تھا کہ دل کا غبار نکل جاتا۔

اس کی اچھی خاصی دھلائی کرنے کے بعد آخر کار ان کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا۔

وہ دونوں بچپن کے دوست تھے ایک دوسرے کے جگری یار اور دوستوں میں تو یہ سب چلتا ہے۔

وہ کچھ دیر بیٹھا تھا اور دوبارہ آنے کا وعدہ کر کے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

یہ ایک طرح سے اچھا ہی تھا کیونکہ کوئی کتنا ہی اپنا کیوں نہ ہو فرض کے معاملے میں کوئی سمجھوتا نہیں۔

یقینِ محکم

فرض ہوتے ہیں آنسوؤں کے سجدے

بلند جب آزمائش کی آذان ہوتی ہے

بڑا مشکل ہے ضبط کا وضو سنبھالنا

بڑی لمبی یہ صبر کی نماز ہوتی ہے

ماضی

www.novelsclubb.com

مسٹر اور مسز ابراہیم آج سے بیس سال پہلے ایک چار مرلے کے گھر میں رہتے تھے۔ان کے ساتھ ان کے بھائی اور بھابھی مسٹر اور مسز حسن بھی رہتے تھے۔ان کی ایک بہن بھی

تھی جو اپنے بھائیوں کی لاڈلی تھی۔ لیکن نا جانے کیوں مسز حسن اس چھوٹی سی گڑیا سے خار کھاتی تھیں۔

اس وقت احد تین سال کا تھا اور اس کے دو کزنز زوریز اور زاویار اس سے تین مہینے چھوٹے تھے۔ احد سب سے زیادہ اپنی پھپھو کے قریب تھا۔ سارا دن گھر میں پھپھو پھپھو کرتا پھرتا رہتا تھا۔

خوشی اور غم کچھ بھی مستقل نہیں رہتا۔ مسٹر حسن ایک آرمی آفیسر تھے۔ ان دونوں وہ ایک بہت اہم مشن پر تھے۔ جو کہ انڈر ورلڈ کے سربراہ ڈان ڈیول کے خلاف تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ کوئی اور نہیں مسز حسن کا بھائی تھا۔ اس کیس کے شروع ہوتے ہی ان کی ہستی بستی زندگی کو نظر لگ گئی تھی۔

اس سب کا سب سے زیادہ اثر احد نے لیا تھا کیونکہ وہ اپنے چاچو سے بہت انسپائر تھا۔

****

زاویار کے جانے کے بعد وہ سب اپنے میٹنگ روم میں جمع ہوئے۔آج سے انھوں نے باقاعدہ اس کیس کا آغاز کرنا تھا۔

میجر احد سر براہی کرسی کے ساتھ کھڑے تھے۔دائیں طرف ذوریز تھا اور ساتھ در نجف۔بائیں طرف حان بیٹھا تھا اور ساتھ منساء۔میجر احد نے بات کا آغاز کیا۔

السلام علیکم ایوری ون! جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ یہ مشن زی کے خلاف ہے۔"
کوئی نہیں جانتا وہ کون ہے اور کہاں سے آیا ہے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ اسلام آباد کے باہر
اس کا ایک فارم ہاؤس ہے اور وہ زیادہ تر وہیں رہتا ہے۔ فی الحال اس کا مقصد ہماری نوجوان
نسل کو تباہ کرنا ہے جس کے لیے وہ یونیورسٹیز میں ڈرگز سپلائی کرتا ہے۔ خاص طور پر
"ہوسٹل میں رہنے والے طلبہ و طالبات اس سے بہت متاثر ہوئے ہیں

میجر احد بول رہے تھے اور وہ سب ہمہ تن گوش تھے۔ بلاشبہ ان کی آواز میں سحر تھا کہ
سننے والا سنتا ہی رہ جائے۔

www.novelsclubb.com

میجر ذوریز اور کیپٹن در نجف، آپ دونوں زی کے فارم ہاؤس کا پتہ لگائیں گے کہ اسلام"
آباد کے باہر وہ کہاں ہے اور اس کی سیکیورٹی وغیرہ۔ کیپٹن حان اور ڈاکٹر منساء آپ دونوں

بحریہ یونیورسٹی جائیں گے اور وہاں پر ان لوگوں کو گرفتار کریں گے جو ڈرگز سپلائی کرتے ہیں۔اس سلسلے میں مس حورین آپ کی مدد کر سکتی ہیں۔

اور وہاں آپ لوگ ٹیچرز کی حیثیت سے جائیں گے۔اس کے علاوہ ڈاکٹر منساء آپ کو ایسا "کیمیائی مادہ تیار کرنا ہے جو کچھ دیر کے لیے انسان کو مفلوج کر دے۔

میجر احد نے سب کو ان کی ذمہ داریاں بتائیں۔

ہائے! ان کی زبان سے میرا نام کتنا پیارا لگتا ہے"۔"

www.novelsclubb.com

منساء صرف یہ سوچ ہی سکی۔

اس کا ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا میجر احد نوٹ کر چکے تھے اس لیے ان کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

"کسی کا کوئی سوال؟"

ایک نظر سب کو دیکھ کر انھوں نے پوچھا۔

"سر آپ کیا کریں گے؟"

حان صاحب اور خاموش رہیں یہ تو ناممکن سی بات تھی۔ میجر احد ایک لمحے کے لیے چپ ہو گئے اور جب بولے تو ان کی آواز میں چٹانوں جیسی سختی تھی۔

وقت آنے پر بتاؤں گا"۔"

اور سب جانتے تھے کہ جس کام میں سب سے زیادہ جان کا خطرہ ہو گا وہ وہی کام کریں گے لیکن کچھ کہنے کی ہمت کسی میں نہیں تھی۔

****

حورین ابھی سو کر اٹھی تھی اور کافی تروتازہ محسوس کر رہی تھی۔ ابھی وہ اسی کشمکش میں تھی کہ باہر جائے یا نہیں۔ اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔

www.novelsclubb.com

ا

س نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔ باہر میجر احد کھڑے تھے۔انھیں اندر آنے کا راستہ دیا اور دروازہ بند کر دیا۔

مس حورین! یقیناً آپ یہاں اپنی نیندیں پوری کرنے کے لیے نہیں آئیں۔ جس مقصد" "کے لیے آپ یہاں آئی ہیں اس پر بات کریں؟

وہی طنزیہ انداز۔ وہ ایسا تھا تو نہیں۔ پتہ نہیں اس لڑکی کے سامنے آنے پر وہ خود کو روک نہیں پاتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جی سر"

وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔

کل آپ بحریہ یونیورسٹی جائیں گی ایک سٹوڈنٹ کی حیثیت سے۔اور وہاں پر سرکردہ "ڈرگ مافیا کا پتہ لگائیں گی۔کیپٹن حان اور ڈاکٹر منساء آپ کے ساتھ ہوں گے۔"

اپنی بات کہ کر وہ جیسے آئے تھے ویسے چلے گئے۔حور دروازہ بند کر کے مڑی۔اسے رہ رہ کر غصہ آرہا تھا۔

ہنہہ! سڑو نہ ہو تو۔یقیناً آپ یہاں سونے کے لیے نہیں آئیں۔اللہ پوچھے آپ سے " میجر"۔

www.novelsclubb.com

میجر احد کو کوستے ہوئے وہ دروازے کی طرف مڑی تھی کہ وہ کسی بلائے ناگہانی کی طرح سینے پر ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔

حورین کو بالکل اندازہ نہیں ہوا وہ کب وہاں آئے۔

اس نے بے اختیار زبان دانتوں تلے دبائی۔اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

ایک اور بات، غلطی سے بھی غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ بھروسہ ابھی مجھے" آپ پر نہیں ہے"۔

ایک بار پھر درشتی سے اپنی بات کہتے ہوئے یہ جا وہ جا۔

www.novelsclubb.com

اپنے کمرے کی کھڑکی سے منساء نے انھیں باہر نکلتے ہوئے دیکھا تھا اور چھن سے کچھ اندر ٹوٹا تھا۔

شاید وہ اس کا دل تھا۔

****

اب ہم چلتے ہیں اس کھنڈر نما علاقے میں جہاں زی نے اپنا بسیرا کیا ہوا تھا۔ وہ اپنے جم میں ٹریڈ مل پر دوڑ رہا تھا جب ماہ بیر اس کے پاس آیا۔

باس اس غدار کا پتہ چل گیا ہے جس نے فوج کو ہماری مخبری کی تھی۔ وہ اس وقت ٹارچر سیل میں موجود ہے"۔

ماہ بیر نے اسے اطلاع دی۔ اس کے چہرے کے سخت تاثرات مزید پتھریلے ہو گئے۔ بغیر کچھ کہے وہ ٹارچر سیل کی طرف چل نکلا۔ وہاں پر پہنچ کر اس نے ایک نظر اس آدمی کو دیکھا۔

اس کی سرد، وحشت زدہ آنکھوں میں دیکھ کر کوئی بھی خوف سے کانپنے لگ جائے۔

"زی! مجھے م م م معاف کر دو۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔"

ڈر کے مارے اس کی گھگی بندھ گئی۔

www.novelsclubb.com

زی کی عدالت میں غداری کی سزا صرف موت ہے"۔"

اتنا کہ کر وہ ٹول باکس کی طرف مڑا۔اس میں سے ایک ہتھوڑا اور کافی سارے کیل نکالے۔اس کے پاس آ کر ایک کیل اس کے ہاتھ میں گاڑھ دیا۔

"آآآآہ"

اس کی دل خراش چیخیں پورے سیل میں گونج اٹھیں۔

اس نے ایک ایک کر کے اس کے دونوں بازوؤں اور ہاتھوں میں کیلیں گاڑھ دیں۔جب اس کھیل سے اس کا دل بھر گیا تو اپنی جیب سے بلیڈ نکالا اور اس کی شہ رگ کاٹ دی پھر اس کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔

اس سب میں ماہ بیر کھڑا سکون سے ساری کارروائی دیکھ رہا تھا۔

آخر اس کو درندہ بنانے کے پیچھے سارا ہاتھ اسی کا تو تھا۔ کیا بدلے کی آگ میں کوئی اس قدر بھی سفاک ہو سکتا ہے کہ اپنے ہی دوست کی زندگی برباد کر دے جتنا وہ تھا؟

.....

یقینِ محکم

وطن پہ کٹ وہ مرتے ہیں وفا جن کی وراثت ہو

لہو مٹی کو دیتے ہیں وفا جن کی وراثت ہو

بھلے سے جان یہ جائے بھلے سامان سب جائے

نہیں پروا کوئی ان کو وفا جن کی وراثت ہو

ملک قائم رہے یہ بس سدا دائم رہے یہ بس

نہ کچھ اور چاہیں وفا جن کی وراثت ہو

یہ ہیں اقبال کے شاہین یہ ہیں قائد کے معمار

محافظ ہیں وطن کے وہ وفا جن کی وراثت ہو

یہ گولی کھائیں سینے پر دیں جان ہنس ہنس کر

نہ مرنے سے وہ گھبرائیں وفا جن کی وراثت ہو

ذوریز اور در نجف اس وقت گاڑی میں سوار تھے۔اسلام آباد کے مضافات میں وہ ہر گھر، ہر بنگلہ اور ہر فارم ہاؤس چیک کر چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

لیکن زی کا گھر نہ وہاں تھا نہ انھیں ملا۔وہ لوگ کافی آگے نکل گئے تھے جب انھیں وہ کھنڈر نما علاقہ نظر آیا۔کسی احساس کے زیر اثر وہ اس طرف بڑھے۔

ایک بنجر گھر میں انھیں کچھ ہل چل سی محسوس ہوئی۔ابھی وہ اسی کشمکش میں تھے کہ اندر جائیں یا نہیں کہ انھیں ایک باوردی گارڈ نکلتا ہوا نظر آیا۔

وہ لوگ بلی کی سی چال چلتے ہوئے اس گھر کے قریب گ ئے۔

ریزوہ دیکھیں۔اندر جانے کا راستہ"۔"

درے نے سرگوشی کی سی آواز میں ذوریز کو مخاطب کیا۔

www.novelsclubb.com

ذوریز نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔وہاں ایک جگہ کھدائی کر کے سرنگ بنائی گئی تھی جو گھر کے اندر جاتی تھی۔

کااشارہ کیااوروہ لوگ اندر کود گئے لیکن شومئ thumbs up میجر ذوریز نے قسمت سامنے ہی دو گارڈز کھڑے تھے۔

انھوں نے ایک ایک گارڈ کو پکڑااوران کی گردن توڑ دی۔ پھر انھیں کالباس پہن کر اندر داخل ہوئے۔

اندر ایک الگ ہی دنیا آباد تھی۔ ہر جگہ گارڈز کا جم غفیر موجود تھا۔

زی بلاشبہ ایک ظالم شخص تھا۔اس کی رسی اللہ نے دراز کی ہوئی تھی۔اور ظالم کو تو اپنی حفاظت کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے کیونکہ مظلوم کے ساتھ تو اللہ ہوتا ہے لیکن ظالم کی رسی جب کھینچی جاتی ہے پھر اس کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہوتا۔

وہ لوگ پورے اعتماد سے چلتے ہوئے آگے بڑھے اور ان کے درمیان جا گھسے۔ پھر گارڈز کے ادھر ادھر ہوتے ہی ہر جگہ سپائے کیمرا ز نسب کر دیے۔

جب وہ ہال میں ہر جگہ کیمرا ز لگا چکے تو وہاں سے نکلنا ہی بہتر لگا۔ جب کہ کمروں کے اندر وہ چاہ کر بھی نہیں گھس سکے۔

اور جس طرح آئے تھے چپ چاپ اسی طرح نکل گئے۔ گاڑی میں بیٹھ کر انھوں نے سکون کی سانس لی۔

www.novelsclubb.com

ویسے میجر! اگر ہم پکڑے جاتے تو کیا ہوتا؟" درے نے جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔"

کیاہوتا؟مر جاتے تو شہید ہوتے۔بچ گ ئے تو غازی کہلائے۔میرے لیے اس سے زیادہ فخر کی بات کوئی ہو ہی نہیں سکتی کہ میں شہید کہلاؤں"۔"

میجر ذوریز کے الفاظ تھے یا صور وہ سمجھ نہ سکی۔ہاں یہ سچ تھا کہ وہ موت سے نہیں ڈرتی تھی لیکن اپنے کسی عزیز کو مرتے دیکھنا اصل موت سے زیادہ بھیانک ہے۔

وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کا مجازی خدا پھر مرنے مارنے کی باتیں کرے اس لیے اچھے بچوں کی طرح چپ ہو کر بیٹھ گئ۔

www.novelsclubb.com

****

بحریہ یونیورسٹی کا یہ ہال نما لیکچر تھیٹر تھا جہاں بی بی اے کی کلاس ہو رہی تھی۔مارکیٹنگ ڈپارٹمنٹ کے طلبہ اپنی جگہوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔اسی جماعت میں لاسٹ رو میں ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس کا پڑھائی پر بالکل دھیان نہیں تھا۔

مس نازش! آپ کا دھیان کہاں ہے؟اگر پڑھنا نہیں ہوتا تو یونی آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"۔

سر جبران نے اس کی کلاس لگائی۔وہ کوئی بوڑھے لیکچرر نہیں تھے۔یہ کوئی چھبیس ستائیس سال کے قریب عمر ہو گی۔یونی کی آدھی سے زیادہ لڑکیوں کا کرش تھا ان پر۔

www.novelsclubb.com

لیکن مجال ہے جو یہ بندہ کسی کو دیکھ بھی لے۔ابھی اصلیت سے کوئی واقف نہیں تھا اس لیے۔

سوری سر"۔"

نازش نے منمناتے ہوئے کہا۔

گیٹ لاسٹ فرام مائی کلاس"۔"

دھاڑتی ہوئی آواز آئی۔

"لیکن سر"

www.novelsclubb.com

نو کمنٹس پلیز"۔"

سر جبران کلاس کی طرف متوجہ ہو گ ئے۔نازش بھی چپ چاپ کلاس سے نکل گئ۔ چلتے ہوئے وہ یونی کی پچھلی طرف آ گئ۔

کی لیکچرر تھیں،وہ دونوں anatomy کچھ دیر بعد سر جبران اور میم سحر ش،جو کہ بھی وہاں آ گئے۔انھیں دیکھتے ہی اس کے لبوں سے شکوہ نکلا۔

آپ نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ حان بھائی"۔"

وہ حور تھی۔ان لو گوں بس اتنا بتایا گیا تھا کہ اس کیس میں وہ ان کی مد د گار ہے۔ایک خبری

۔

آئم سوری گڑیا! یہ سب میری ڈیوٹی کا حصہ تھا"۔"

انتہائی عاجزانہ لہجہ تھا کیپٹن حان کا۔ منساء جو کہ میم سحرش کا کردار ادا کر رہی تھی، دیکھ کر عش عش کر اٹھی۔

حور آپ یہ بتاؤ کہ کچھ پتہ چلا ڈرگز کے بارے میں یا ان کے کسی آدمی کے بارے میں"؟"

منساء نے استفسار کیا۔

www.novelsclubb.com

جی! میرے ساتھ جو لڑکا بیٹھا تھا، ایشان، اس کے پاس سفید رنگ کا پاؤڈر تھا۔ غالباً وہ" ڈرگز تھیں"۔

حورین کو اب تک جو پتہ چلا اس نے بتایا۔

"گڈ! آپ اس پر نظر رکھو اور کچھ بھی پتہ چلے تو ہمیں فوراً آگاہ کر دینا۔ اب آپ جاؤ اس سے پہلے کہ کوئی آپ کو یہاں دیکھے۔"

حان نے کہا تو وہ فوراً سر ہلا کر وہاں سے چلی گئی۔

"

www.novelsclubb.com

"آپ کو کچھ پتہ چلا ڈاکٹر منساء؟

حان اب اس کی طرف متوجہ ہوا۔ وہ بس نفی میں ہی سر ہلا سکی۔

ہمم! میں نے پرنسپل آفس چیک کیا ہے۔وہاں سے پتہ چلا ہے کہ پرنسپل بھی اس سب" میں شامل ہے۔آج رات یہاں سے دو ٹرک سرحد پار جائیں گے۔ان میں سے ایک میں ڈرگز ہوں گے اور دوسرے میں اسلحہ"۔

کیپٹن حان نے اطلاع دی۔

پھر تو جلد از جلد میجر احد کو اطلاع دینی پڑے گی کیپٹن اور یہ کام آپ کریں گے"۔"

www.novelsclubb.com

منساء نے سرگوشی نما آواز میں کہا۔ان دونوں کو ایک دوسرے سے اللہ واسطے کا بیر سہی لیکن اپنے فرض کے معاملے میں وہ کبھی سمجھوتا نہیں کرتے تھے۔

****

زی اپنے خاص خدمت گار ماہ بیر کے ساتھ ایک کلب میں موجود تھا۔ وہ اپنے مخصوص حلیے میں تھا۔ بلیک ڈنر سوٹ کے ساتھ بلیک ماسک جس کے ایک طرف سنہری حروف لکھا گیا تھا۔ Z سے

آج وہ یہاں ایک بہت اہم ڈیکنگ کے کیس میں آیا تھا جو کہ ڈر گز کے حوالے سے تھی۔ ابھی ان لوگوں کو بیٹھے کچھ دیر ہی گزری تھی کہ اچانک پولیس کا چھاپہ پڑا۔

www.novelsclubb.com

زی اور ماہ بیر نے پچھلے راستے سے فرار ہونے کی کوشش کی تو کچھ پولیس اہلکاروں نے ان پر گولیاں چلائیں۔ اچانک ایک نوجوان وہاں آیا اور پولیس اہلکاروں پر گولیاں چلانا شروع کر دیں۔

سن لوگوں کا دھیان بٹتے ہی وہ زی کو ایک محفوظ مقام پر لے گیا۔ یہ جگہ ان لوگوں سے کافی دور تھی۔

زی نے ایک نظر اس نوجوان کو دیکھا۔ بلو قمیض کے نیچے گھسی ہوئی جینز پہن رکھی تھی۔ کھلا گریبان۔ بکھرے بال۔ ملگجا حلیہ۔ بڑھی ہوئی شیو۔ بھوری آنکھوں میں سرخی اتری ہوئی تھی۔

"کیا نام ہے تمہارا؟ کیا کام کرتے ہو؟ اور مجھے کیوں بچایا؟"

www.novelsclubb.com

زی نے کب سے ذہن میں مچلتا ہوا سوال پوچھ لیا۔

میرا نام رستم ہے۔دہاڑی دار مزدور ہوں اور رہی بات آپ کو کیوں بچایا تو ایک انسان کی "
"مدد کرنا دوسرے انسان کا اخلاقی فرض ہے نا؟

"ہمم! گھر میں کون کون ہے تمھارے؟"

زی نے پھر سوال کیا۔

کوئی نہیں ہے صاحب۔دو وقت کی روٹی کے لیے مارا مارا پھر رہا ہوں۔یہ نشے کی لت "
بھی بڑی بری چیز ہے۔ساری جمع پونجی خرچ کرنے پر مجبور کر دیتی ہے"۔

www.novelsclubb.com

رستم نے اپنی آنکھ میں آیا ہوا آنسو صاف کیا۔

"میرے لیے کام کرو گے؟"

زی نے اسے پیش کش دی۔ جانے کیوں یہ لڑکا اسے بہت بھایا تھا۔ پہلی ہی ملاقات میں ایک عجیب سی انسیت ہو گئی تھی اس سے۔

"آپ سچ کہہ رہے ہیں صاحب؟ لیکن مجھے کرنا کیا ہو گا؟"

اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک در آئی تھی۔

کام مشکل نہیں ہے۔ کل اس پتے پر آجانا"۔"

زی نے اپنا کارڈ نکال کر اسے دیا جس پر صرف ایک اڈریس ہی درج تھا۔ اتنے میں ماہ بیر بھی وہاں آگیا۔

بہت شکریہ صاحب! میں کل آجاؤں گا۔اب اجازت دیں"۔"

خالص خوش آمدانہ انداز تھااس کا۔یہ کہ کر وہ وہاں سے چلا گیا۔

ماہ بیر پتہ کرواس کے بارے میں آیا کہ جو یہ کہ رہا ہے وہ سچ بھی ہے کہ نہیں"۔"

زی نے حکم دیااور وہ لوگ وہاں سے چلے گئے۔

ان کے جاتے ہی رستم نے اپنی جیب سے موبائل نکالااور کچھ نمبر ڈائل کر کے کان سے لگایا۔

"Major Ahad speaking, mission successful".

لائن کی دوسری طرف بیٹے میجر ذوریز نے اوکے کا سگنل دیااور میجر احد نے فون رکھ دیا۔

ایسے ہی تو ہوتے ہیں یہ فوج والے۔نہ جانے کب، کہاں، کس حلیے میں ہمارے آس پاس ہوں ہمیں خبر ہی نہیں ہوتی۔دن رات نجانے کتنی ہی مشقتیں برداشت کرتے ہیں تاکہ ہم سکون سے سو سکیں۔اور اگر اس سب کے باوجود بھی ہم یہ کہیں کہ فوج ہمارا بجٹ کھاتی ہے تو تف ہے ہم پہ۔

www.novelsclubb.com

یقینِ محکم

عمر بھر ملنے نہیں دیتیں اب تو یہ رنجشیں

وقت ہم سے روٹھنے کی ادا تک لے گیا

-:ماضی

مسز حسن ہمشہ سے نور سے خار کھاتی تھیں۔جب وہ سیکینڈ ائیر میں تھی تو ایک روز اسے گھر آنے میں دیر ہو گئی۔ مسز حسن کو موقع مل گیا اس پر بد چلنی کا الزام لگانے کا۔

وہ ایک حاسد طبیعت کی عورت تھیں۔ مسٹر حسن اور مسٹر ابراہیم دونوں جانتے تھے کہ ان کی بہن بے قصور ہے لیکن وہ اسے مزید بے عزت ہوتا نہیں دیکھ سکتے تھے۔

www.novelsclubb.com

انھوں نے اٹھارہ سالہ نور کا نکاح پچیس سالہ میر سے کروا دیا جو ان کا ایک کولیگ تھا اور نہایت شریف انسان تھا۔کچھ وقت تو سکون سے گزر گیا۔

کچھ عرصے بعد نور کے ہاں ایک بیٹے کی پیدائش ہوئی۔ان دنوں اس کا اپنے بھائیوں کے گھر آنا جانا ناہونے کے برابر تھا۔

مسٹر حسن ان دونوں ڈان ڈیول کے کیس میں پھنسے ہوئے تھے جب نور کے ہاں ایک بیٹی نے جنم لیا جو ہو بہو اپنی ماں کا عکس تھی۔

وہ بچی اس گھر کی پہلی رحمت تھی۔

www.novelsclubb.com

بیٹیاں سب کے مقدر میں کہاں ہوتی ہیں؟

گھر خدا کو جو پسند ہو وہاں ہوتی ہیں

مسٹر ابراہیم نے اس ایک سال کی بچی کا نکاح اپنے نو سال کے بیٹے سے کر دیا۔ کیونکہ نور کو اس کے پیدا ہوتے ہی اس کے مستقبل کی فکر لگ گئی تھی۔ اکثر بیٹیوں کی قسمت ان کی ماؤں جیسی ہوتی ہے اور نور نہیں چاہتی تھی کہ کبھی کوئی اس کی بیٹی پر بد چلنی کا الزام لگائے۔

اس طرح وہ بچی احد ابراہیم سے منسوب ہو گئی۔ مسز حسن کو اس بات نے آگ لگا دی۔

وہ چاہتی تھیں کہ نور کی بیٹی کا نکاح ان کے بیٹے زاویار سے ہو اور وہ اسے ہمیشہ اپنی کنیز بنا کر رکھیں۔

www.novelsclubb.com

لیکن اللہ کے فیصلوں میں کب انسان کا اختیار ہوتا ہے۔ بے شک وہ جو کرتا ہے بہترین کرتا ہے۔

ان دونوں مسز حسن کو ان کے بھائی ڈان ڈیول نے بلوایا اور ان کے شوہر کے خلاف کان بھرنے شروع کر دیے۔ دراصل وہ تمام وہ ثبوت جو مسٹر حسن نے اپنی دن رات کی محنت سے اکٹھے کیے تھے وہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔

بھائی کی محبت شوہر کی وفا پہ غالب آ گئی۔ مسز حسن نے اپنی زندگی کی سب سے فاش غلطی کر دی۔ وہ سارے ثبوت اسے لا کر دے رہے۔

ایک غدار کبھی کسی کا سگا نہیں ہو سکتا۔ جو شخص اپنی سرزمین سے ہی وفا نہ کر سکے وہ کسی اور سے کیا کرے گا۔

www.novelsclubb.com

مسٹر اور مسز حسن اپنی گاڑی میں سوار عدالت کی طرف جا رہے تھے جب کچھ لوگوں نے ان کی گاڑی کو گھیرا اور ان کے جسم گولیوں سے چھلنی کر دیے۔ وہ دونوں موقع پر ہی دم توڑ گئے۔

اس واقعے کا سب سے زیادہ اثر زاویار نے لیا۔ اس نے قسم کھائی کہ وہ دوبارہ یہاں نہیں آئے گا۔

لیکن ڈان ڈیول کا قصہ یہیں ختم نہیں ہوا تھا۔ اس سے ان کے پورے خاندان کو خطرہ تھا۔ مسٹر ابراہیم نے میر کو کہا کہ وہ نور اور بچوں کو لے کر کہیں اور چلا جائے۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد وہ کہاں گئے کسی کو خبر تک نہ ہوئی۔ نور کے جانے کے بعد سب سے زیادہ بدلا ؤ احد کی شخصیت میں آیا۔

جہاں ہر وقت وہ شرارتیں کرتا رہتا تھا اس کی جگہ سنجیدگی نے لے لی۔لبوں پر جیسے قفل لگ گیا تھا۔اس سب میں اگر اسے کسی نے سنبھالا تھا تو وہ ذوریز تھا۔

سنجیدگی ذوریز کی شخصیت کا خاصہ تھی۔وہ صرف اپنے رب کے سامنے روتا تھا۔اس سب میں وہ خود بہت ٹوٹ گیا تھا لیکن کسی کے سامنے خود کو ظاہر کرنا اس نے سیکھا ہی کب تھا؟

****

www.novelsclubb.com

کیپٹن حان میجر احد کو اطلاع دینے کے بعد منساء کے پاس آیا۔ان دونوں کو رات کو یہاں واپس آنا تھا۔وہ لوگ حورین کو مطلع کرنے کے بارے میں سوچ ہی رہے تھے کہ اچانک لیکچر ہال سے شور بلند ہوا۔

وہ لوگ جلدی سے اس جانب گ ئے۔ وہاں سو سے زیادہ لڑکیاں تھیں جو حجاب نہ لینے کی مہم چلانے لگی تھیں۔ جگہ جگہ میرا جسم میری مرضی کے پوسٹرز نظر آرہے تھے۔

اتنے میں وہاں حورین بھی آ گئ۔ یہ سب دیکھ کر اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ وہ فوراً ڈائس کے پاس آئی، مائک پکڑا اور بولنا شروع ہوئی۔

"گڈ ایوننگ ایوری ون! آپ سب یہاں جس احتجاجی مہم کے لیے اکٹھی ہوئی ہیں اس کے مطلق میرا ایک سوال ہے۔ کیا آپ کو پتہ ہے کہ ایک وبائی مرض دنیا میں کب آتا ہے؟

www.novelsclubb.com

"نہیں پتہ؟ میں بتاؤں؟

حورین نے ایک نظر وہاں موجود سب لڑکیوں کو دیکھا پھر بات شروع کی۔

ایک وبائی مرض دنیا میں تب آتا ہے جب بے حیائی عام ہو جائے۔جب گھر گھر میں زنا" ہو رہا ہو۔تم لوگ کرو میرا جسم میری مرضی،اللہ بھی کہے گا میری قدرت میری مرضی۔ پھر آجائے گی کوئی کرونا وائرس جیسی وبا۔پھر پڑیں گے دنیا کو لالے۔آپ جسے فیشن کہتے ہیں میں اسے بے حیائی کہتی ہوں۔

عورت کا مطلب ہوتا ہے پردہ،چھپی ہوئی یا پردے میں رہنے والی۔ایک بار اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھو کیا تم لوگ عورت کہلانے کے قابل ہو؟

www.novelsclubb.com

ایک لڑکی کو اپنی نسوانیت اور وقار کی خود حفاظت کرنی ہوتی ہے۔میں یہ نہیں کہتی کہ میری طرح حجاب پہننے لگ جاؤ یا برقع پہن لو۔لیکن کم از کم اتنا تو کرو کہ جو لباس پہنو اس میں جسم واضح نہ ہو۔

انسان اپنے ماں باپ کا حق چاہ کر بھی ادا نہیں کر سکتا۔ کم از کم اتنا تو کر سکتے ہو کہ آپ کی وجہ سے کوئی ان کی تربیت پر انگلی نہ اٹھائے۔

فیشن ضرور کرو لیکن ایک حد میں رہ کر۔اس حد کو پار مت کرو ورنہ اپنی نسوانیت، عزت، وقار سب کچھ گنوا دو گی۔اور ایک آخری بات

حورین نے ایک اچٹتی نظر پورے ہال پر دوڑائی۔ان سب کی نظریں جھکی ہوئی تھی لیکن سب اس کو غور سے سن رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

لگائی ہیں وہ اس کی حفاظت کے لیے لگائی ہیں restrictions اسلام نے عورت پر جو اس کو کسی کا پابند کرنے کے لیے نہیں"۔

حور اپنی بات کر کے وہاں رکی نہیں تھی۔وہ سب ایک دوسرے سے شرمندہ تھیں۔خود سے شرمندہ تھیں۔حور کی سوچ نے حان اور منساء سمیت سب کو متاثر کیا تھا۔وہ دونوں جیسے آئے تھے چپ چاپ ویسے ہی چلے گئے۔

****

ذوریز اور درنجف اس وقت گھر میں بیٹھے ہوئے تھے اور کچھ ریکارڈنگ چیک کر رہے تھے۔جو کیمرا زوہ زی کے گھر نسب کر کے آئے تھے ان سے کچھ خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا۔وہاں بس گارڈز کی آمد و رفت ہی دیکھنے کو ملتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اتنے میں میجر احد بھی وہاں آ گئے۔ میجر ذوریزان کو دیکھتے ہی اٹھ گ ئے اور بغیر کچھ کہے اپنے کمرے میں چلے گئے۔

میجر احد نے ایک نظر در نجف کو دیکھا تو اس نے کندھے آچکا دیے جیسے کہ رہی ہو خود ناراض کیا ہے خود ہی مناؤ۔

میجر احد نے ایک لمبا سانس لے کر خود کو پر سکون کیا اور کمرے کی جانب بڑھ گ ئے۔

میجر ذوریز آنکھیں بند کیے صوفے پر نیم دراز تھے جب دروازے پر دستک ہوئی۔ انھوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ میجر احد خود ہی دروازہ کھول کر اندر آگ ئے۔

ذوریز یار میری بات تو سنو"۔"

میجر احد نے التجائی انداز میں کہا۔

کیا سنوں میں؟ ہاں! بول کیا سنوں؟ میں لگتا ہی کیا ہوں تیرا۔اس کے پاس پہنچ کر بھی" بتانے کی کیا ضرورت تھی۔آ کر بتا دیتا"۔

میجر ذوریز تو پھٹ ہی پڑے۔

میجر احد نے زی کے پاس جانے سے پہلے انھیں نہیں بتایا تھا جس کی وجہ سے وہ ناراض تھے۔میجر احد نے خود بھی یہ فیصلہ آخری وقت پر لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اچھا بس اب زیادہ نخرے نہ کر۔اور اپنا منھ سیدھا کر"۔"

میجر احد نے ڈانٹا۔

بیٹا جب تیری محبوبہ کو پتہ چلے گا نہ تیری اس حرکت کا تب پوچوں گا میں تجھ سے"۔"

میجر ذوریز نے دھمکایا۔

"کون محبوبہ؟"

www.novelsclubb.com

میجر احد نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"حان اور کون؟"

برجستہ جواب آیا۔

ان دونوں کا قہقہہ پورے کمرے میں گونجا۔وہ ایسے ہی تھے۔زیادہ دیر ایک دوسرے سے ناراض نہیں رہ سکتے تھے۔ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم تھے وہ۔

"اچھا یہ بتاؤ کس بات کو لے کر پریشان ہو؟"

ذوریز نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"۔میں؟کسی بات کو لے کر نہیں"

صاف انکار کیا گیا۔

"جھوٹ کس سے بول رہے ہو؟ مجھ سے یا خود سے؟"

میجر ذوریز بخشنے کے موڈ میں نہیں تھے۔

یار حورین کو لے کر پریشان ہوں۔"

"اس کو دیکھ کر کسی بہت اپنے کی یاد آتی ہے لیکن سمجھ نہیں آتا کس کی؟

www.novelsclubb.com

آخر انھوں نے اپنا مسلہ بیان کیا۔

"اوہو! کہیں پہلی نظر میں محبت تو نہیں ہو گئی؟"

میجر ذوریز نے تنگ کرتے ہوئے کہا۔

"زیادہ حان بننے کی ضرورت نہیں ہے۔تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کسی کی امانت ہوں۔احد ابراہیم مر تو سکتا ہے لیکن امانت میں خیانت نہیں کر سکتا"۔

میجر احد نے خفگی سے کہا۔اب چپ ہونے کی باری میجر ذوریز کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ذوریز! یہ محبت کیا ہوتی ہے؟"

کچھ توقف کے بعد میجر احد نے پوچھا۔

سچ بتاؤں تو مجھے نہیں پتہ کہ محبت کیا ہوتی ہے۔ لیکن اتنا ضرور جانتا ہوں کہ اس کے تین" ستون ہوتے ہیں۔

پہلا عزت

دوسرا بھروسہ

اور

تیسرا وفا

www.novelsclubb.com

جہاں ان میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو تو وہ محبت نہیں غلط فہمی ہوتی ہے اور اس کا ختم ہو جانا ہی بہتر ہے"۔

میجر ذوریز نے ایک جذب سے اپنی بات مکمل کی۔

اتنے میں میجر احد کے فون کی گھنٹی بجی۔ کیپٹن حان نے انہیں رپورٹ بھیجی تھی جو انھیں "آگے ہیڈ کوارٹر فارورڈ کرنی تھی۔ اس لیے وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

.....

یقینِ محکم

جور کے تو کوہِ گراں تھے ہم،

جو چلے تو جاں سے گزر گئے

رہ یار ہم نے قدم قدم

تجھے یاد گار بنا دیا

www.novelsclubb.com

حان، منساءاور حورین تینوں اس وقت اپنے اپنے کمروں میں تھے۔وہ کچھ دیر بعد ریڈ کے لیے نکلنے والے تھے۔منساء، حورین کے کمرے میں آئی تو وہ کچھ لکھنے میں مصروف تھی۔

اس کو دیکھ کر مسکرائی اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"یہ کیا کر رہی تھی تم؟"

منساء نے پوچھا۔آج اس کی سوچ جان کر اسے خود شرمندگی ہو رہی تھی کہ اس نے کیا سوچا تھا اور وہ کیا نکلی۔

"کچھ خاص نہیں۔آپ بتائیں سب خیریت ہے؟"

پہلے کچھ دن منساء کا رویہ بہت سرد رہا تھا اس کے ساتھ۔اس لیے اس نے محتاط انداز میں پوچھا۔

ہاں! تمھاری سوچ نے مجھے کافی متاثر کیا تھا آج۔تم ایسی لگتی تو نہیں ہو"۔"

منساء نے اپنے دل کی بات کہی تو حور ہولے سے مسکرادی۔

جانتی ہو منساء، جو لوگ بہت خاموش رہتے ہیں، کسی سے زیادہ گھلتے ملتے نہیں ہے،" صرف اپنی دنیا میں مگن رہتے ہیں وہ میرے جیسے ہوتے ہیں۔

ان کا وجود اپنے آپ میں ایک سمندر ہوتا ہے۔اتنا وسیع جسے کوئی عبور نہ کر سکے۔اتنا گہرا جسے کوئی ماپ نہ سکے اور اس قدر خاموش کہ طوفان بھی لرز اٹھے۔

ان پر لوگوں کا ہر رویہ اثر انداز ہوتا ہے۔چاہے وہ ان کی ذات کے ساتھ ہو یا ان کے اپنوں کے ساتھ۔وہ ظاہر نہیں کرتے بس خاموشی سے ان لوگوں کو اپنی نظر میں گرتا ہوا دیکھ رہے ہوتے ہیں"۔

حور نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

کسی نے بالکل سچ کہا ہے۔۔۔۔لوگ وہ نہیں ہوتے جو وہ نظر آتے ہیں اور جو وہ ہوتے ہیں وہ اکثر چھپا کر رکھتے ہیں۔

اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔وہ حان تھا۔

چلیں لیڈیز،ریڈ کے لیے دیر ہو رہی ہے"۔"

حان نے انھیں آگاہ کیا تو وہ دونوں چپ چاپ آٹھ گئیں۔

****

وہ چھے لوگ اس وقت بحریہ یونیورسٹی کی لائبریری کے پچھلے حصے میں پہنچے۔وہاں دو ٹرک موجود تھے۔جس کے آس پاس آٹھ لوگ تھے۔

میجر احد، میجر ذوریز اور منساء نے ان لوگوں پر حملہ کیا جو ٹرک کے قریب تھے۔ حان نے پرنسپل کو پکڑا۔ وہ مجبور آدمی تھا لیکن پھر بھی کسی کی زندگی سے کھیلنا کہاں کا قانون ہے؟

درنجف اور حورین نے ایشان کو پکڑا جو کوئی شاگرد نہیں بلکہ زی کا آدمی تھا۔

اس نے حور کو مارنے کے لئے قدم بڑھائے تو درنجف نے ٹانگ اڑا کر اسے گرا دیا۔ اس کا دھیان بٹا تو حورین نے اس کے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف پکڑ کر اس کی گردن کی مخصوص نبض دبا دی جس سے وہ بے ہوش ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"نائس'

درنجف نے توصیفی انداز میں کہا تو حور نے سر کو خم کر کے داد وصول کی۔

حان اور ذوریز پرنسپل اور زی کے آدمی کو لے کر وہاں سے چلے گئے۔ منساء اور در نجف کو وہاں کا پھیلاوا سمیٹنا تھا۔

حورین کو یہاں سے ہوسٹل جانا تھا۔ ہوسٹل وارڈن ایک سیکرٹ ایجنٹ تھی اس لیے حور کو زیادہ فکر نہیں تھی۔ اس کیس میں وہ بھی ان کی ایک ساتھی تھی۔

ابھی وہ راستے میں ہی تھی جب ایک درخت کے پیچھے سے کسی نے اس کا بازو پکڑ کر کھینچا۔ اس سے پہلے کہ وہ چیختی اس شخص نے اس کا ارادہ بھانپ کر اس کی منہ پر ہاتھ رکھ کر اسکی آواز کا گلا گھونٹ دیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کر کیا رہی تھیں مس حور! کتنا غیر ذمہ دارانہ رویہ تھا آپ کا۔ اگر کسی کو بھی آپ کے آرمی آفیسر ہونے پر ذرا بھی شک ہو جاتا تو جانتی ہیں کیا ہوتا؟"

میجر احد غرائے۔ انھوں نے اسے ایشان کی شہ رگ دباتے ہوئے دیکھ لیا تھا اس لیے اس پر چڑھ دوڑے۔

"ایک منٹ میجر! میں نے ایسا کچھ نہیں کیا جس سے اس کیس پر اثر پڑتا اور آئندہ مجھ سے اس انداز میں بات مت کیجئے گا"۔

www.novelsclubb.com

حورین نے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑوایا اور تن فن کرتی وہاں سے چلی گئی۔ میجر احد تو اس دھان پان سی لڑکی کی جرأت دیکھ کر حیران رہ گئے۔ پھر سر جھٹک کر وہاں سے چلے گئے۔

****

حورین ہوسٹل پہنچی تو ہر طرف تاریکی کا راج تھا۔ وہ اپنے کمرے میں آئی اور دروازے کو کنڈی لگادی۔ اس کی روم میٹ اپنے بھائی کی شادی پر ایک مہینے کے لیے گئی ہوئی تھی اس لیے وہ اس کی طرف سے پُر سکون تھی۔

وہ دروازے سے پشت لگا کر بیٹھتی چلی گئی۔ آنکھوں سے آنسوں متواتر بہہ رہے تھے۔

میجر احد کو تو وہ بہادری سے جواب دے آئی تھی لیکن اپنے دل کا کیا کرتی جو اس ستمگر کی طرف ہمکتا چلا جاتا تھا۔ حورین داؤد بھی پہلی نظر کی محبت کا شکار ہوئی تھی۔

لیکن اس نے یہ بات ماننے میں بہت دیر لگادی۔وہ فوراً اٹھی اور غسل خانے جا کر وضو کیا۔ پھر عشاء کی نماز ادا کی۔

اس کی کانچ سی سبز آنکھوں میں آنسوں اب بھی جاری تھے۔اس نے نماز ادا کرنے کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔

کچھ دیر خالی خالی نظروں سے اپنے ہاتھوں کو دیکھتی رہی۔

"اللہ"

www.novelsclubb.com

زبان سے صرف ایک لفظ ادا ہوا۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

اللہ تعالیٰ! آپ نے کیوں مجھ سے میرے بابا کو چھین لیا۔ کیا جن لڑکیوں کے سروں پر" باپ کا سایہ نہیں ہوتا وہ انسان نہیں ہوتیں؟ ان کے سینے میں دل نہیں ہوتا؟ جس کا جب دل چاہے انھیں کچھ بھی کہہ کر چلا جائے۔

یہ کہاں کا انصاف ہے میرے مالک؟ میرے مولا تو قادر ہے۔ میرے بھائی کو مجھے لوٹا دے۔ جو میرے ساتھ بدزبانی کرنے والوں کی زبان کاٹ سکے۔ جو میری طرف غلط نظر سے دیکھنے والوں کی آنکھیں نکال سکے۔

اے روز جزا و سزا کے مالک! مجھے میرا بھائی لوٹا دے۔ میرے یقین کو یقینِ محکم کا درجہ "عطا فرما۔ بے شک میں کبھی تیرے در سے مایوس و ناکام نہیں لوٹی۔

www.novelsclubb.com

دعا مانگ کر اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔اللہ کے سامنے اپنے دل کا حال بیان کرنے کے بعد وہ کافی پر سکون محسوس کر رہی تھی۔دوسری طرف میجر احد تھے جن کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔شاید انھیں اپنے رویے کی بدصورتی کا احساس تھا اس لیے۔

.....

یقینِ محکم

فنا فی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے

جسے منا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

وہ مرد نہیں جو ڈر جائے

حالات کے خونی منظر سے

جس حال میں جینا مشکل ہو

www.novelsclubb.com

اس حال میں جینا مردی ہے

ہمارے جسم زخموں سے چور سہی

تم اپنا شکستہ تیر گنو

خود اہل ترکش بولیں گے

یہ بازی کس نے ہاری ہے

یہ بازی حق کی بازی ہے

یہ بازی تم ہی ہارو گے

گھر گھر سے مجاہد نکلے گا

تم کتنے مجاہد مارو گے ؟

www.novelsclubb.com

وہ سب لوگ اس وقت ٹارچر سیل میں موجود تھے جہاں ایشان کو رکھا گیا تھا۔وہ اصل میں راکا ایجنٹ تھا جو زی کے ساتھ مل کر پاکستان میں بدامنی اور انتشار پھیلانے کا کام کرتا تھا۔

ا

س وقت وہ ایک کرسی سے بندھا بیٹھا تھا اور اوپر پیلے رنگ کی ٹارچر لائٹ جل رہی تھی۔ چار لوگ اس کے پیچھے کھڑے تھے جب کہ میجر احد ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر اس کے سامنے بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

ایک سوال پوچھوں گا۔زی کا آگے کا کیا منصوبہ ہے۔سچ سچ بتانا ورنہ انجام کے ذمہدار تم خود ہوگے"۔

سرد آواز اور روح کو چیر دینے والی سرد آنکھوں سے میجر احد نے پوچھا۔

"معلوم نہیں۔ کون زی؟ تم کس کی بات کر رہے ہو؟ میں نہیں جانتا۔"

وہ صاف مکر گیا۔

میجر احد نے منساء کو اشارہ کیا۔ وہ اور در نجف آگے آئیں اور بجلی کے جھٹکے دینے والی مشین اس کے جسم کے ساتھ سیٹ کر دی۔

www.novelsclubb.com

اور اسے بجلی کے جھٹکے دینے شروع کر دیئے۔

اب بول"۔"

میجر احد غرائے۔

نہیں معلوم"۔"

پھر وہی جواب آیا۔

جب لگاتار تیسری بار بھی وہ نہیں مانا تو میجر احد آگے آئے اور اتنی زور سے اس کے منہ پر تھپڑ مارا کہ وہ کرسی کے ساتھ زمین پر گر گیا۔

اوراس کے دودانت ٹوٹ گ ئے۔میجر احد گھٹنوں کے بل اس کے پاس زمین پر بیٹھے اور اسے بالوں سے پکڑا۔

گرفت اتنی شدید تھی کہ اس کی آنکھیں باہر نکل آئیں۔

بتاتاہوں۔ وہ لاہور بندر گاہ سے کچھ آرمی آفیسرز کو ہندوستان بھیجنے والا ہے۔وہاں ان" کی برین واشنگ کی جائے گی اور انھیں دہشت گرد بنایا جائے گا"۔

وہ ایک ہی سانس میں سب کچھ بول پڑا۔

www.novelsclubb.com

میجر احد نے حان کو اشارہ کیا کہ وہ اسے لے جائے۔

ذوریز! تم آج لاہور کے لیے نکلو گے۔ان آفیسرز کو بچانا تمھارا کام ہے۔حان،در نجف" ."اور منساء تمھارے ساتھ ہوں گے۔تب تک میں یہاں کا کام سنبھالتا ہوں

میجر احد نے حکم جاری کیا۔باقی سب بھی بغیر چوں چراں کیے مان گئے۔

****

جب زی کو اس ٹرک کے پکڑے جانے کی خبر ملی تو وہ غصے سے آگ بگولا ہو گیا۔وہ تن فن کرتا یونیورسٹی پہنچا۔

www.novelsclubb.com

پرنسپل تو ویسے ہی غائب تھا، اس کے دفتر سے ان کے کالے کارناموں کے ریکارڈ بھی غائب تھے۔

آج اس نے ماسک نہیں پہنا تھا کہ کہیں کوئی اس کو پہچان نہ لے اور یہ اس کی پہلی غلطی تھی۔

وہ پرنسپل آفس سے توڑ پھوڑ کر کے نکلا تھا اور راستے میں ایک لڑکی سے ٹکرا گیا۔

چھچھورا"۔"

www.novelsclubb.com

بے اختیار اس کے منہ سے نکلا۔ زی جو اس لڑکی سے معافی مانگنے لگا تھا اس کی بات سن کر اس کا دماغ گھوم گیا۔

وہ اس کو کھری کھری سنانے کے لئے پلٹا تھا کہ گنگ رہ گیا۔

اس کی آنکھیں کسی بہت اپنے سے ملتی تھیں۔ لیکن کس سے وہ سمجھ نہ سکا۔اس کی نیلی آنکھوں میں ایک تحیر ابھرا۔

پھر اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹک دیا۔

وہ لاکھ برا سہی لیکن شراب اور شباب سے کوسوں دور تھا۔ وہ اپنی گاڑی میں آکر بیٹھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ماہ بیر بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

ماہ بیر !اس یونیورسٹی کے سی سی ٹی وی کیمرا زچیک کرو۔ ابھی جو لڑکی مجھ سے ٹکرائی تھی" اس کی ڈیٹیلز نکال کر مجھے بھیجو۔ اور اس کو اٹھوالو"۔

زی نے حکم صادر کیا۔

ماہ بیر کو اچھنبا ہوا۔ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ زی نے کسی لڑکی کو اٹھوانے کا حکم دیا ہو۔

ورنہ وہ تو عورت زات کو تکلیف دینے کے خلاف تھا۔

اوکے باس"۔"

www.novelsclubb.com

ماہ بیر بس اتنا ہی کہ سکا۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ پہلی نظر میں محبت کر بیٹھا تھا۔ لیکن اس لڑکی میں کچھ ایسا ضرور تھا جس نے اسے اچھا خاصا ڈسٹرب کر دیا تھا۔

وہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ کون ہے۔ اور اگلے دن اس لڑکی کو کڈنیپ کر لیا گیا تھا۔

****

وہ چاروں رات کے وقت ابراہیم ہاؤس پہنچے۔ یہیں رہ کر انھوں نے آگے کا لائحہ عمل تیار کرنا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ سب بہت تھکے ہوئے تھے جس کی وجہ سے جلدی سو گئے۔ صبح فجر کی نماز کے بعد در نجف باہر لان میں آ گئی۔

اتنے میں وہاں زاویار بھی آ گیا۔ وہ ابھی کل ہی کام سے لوٹا تھا۔اس کو دیکھتے ہی درے کی پیشانی پر ناگواری کے بل نمودار ہوئے۔

وہ ہیزل گرے آنکھوں والی ظالم حسینہ اس کو دیکھتے ہی راستہ بدل لیتی تھی۔ اسلام آباد میں تو اس سے ملنا درے کی مجبوری تھی۔ لیکن اب یہاں پر اس کا شوہر بھی موجود نہیں تھا۔

"

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم! کیسی ہو؟

زاویار نے آگے بڑھ کر بڑے ادب سے اسے مخاطب کیا۔

وعلیکم السلام"۔"

درے نے صرف سلام کا جواب دیا۔

"عموماً دوسروں کے سوالوں کے جواب دینا ہمارا اخلاقی فرض ہے۔"

www.novelsclubb.com

زاویار نے اسے شرم دلانی چاہی۔

جو لوگ مجھے اچھے نہیں لگتے مجھ سے چاہ کر بھی ان کے ساتھ اچھا نہیں بنا جاتا"۔"

اس نے زاویار کو اس کی اوقات بتائی۔

ہاں! تمھیں تو بس میرا بھائی اچھا لگتا ہے"۔"

زاویار نے جل کر کہا۔

"کوئی شک؟"

www.novelsclubb.com

آئبر واچکا کر پوچھا گیا۔

نجف! وہ ایک گھٹیا آدمی ہے"۔"

زاویار کو نہیں پتہ چلا کہ اس نے کتنا غلط لفظ استعمال کیا تھا اپنے جان سے پیارے بھائی کے لیے۔ وہ ذوریز کو بے تحاشہ چاہتا تھا لیکن اپنی محبت کے معاملے میں خود غرض ہو گیا تھا۔

-: درے کو غصہ تو بہت چڑھا لیکن پھر سکون سے بولی

-: قرآن مجید میں سورۃ النور کے اندر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے"

اور نیک مردوں کے لیے نیک عورتیں ہیں اور نیک عورتوں کے لئے نیک مرد ہیں۔"

برے مردوں کے لیے بری عورتیں ہیں اور بری عورتوں کے لئے برے مرد ہیں"۔

یہ میرے اللہ کا وعدہ ہے کہ انسان خود جیسا ہو گا اس کا ہم سفر بھی ویسا ہو گا۔

"اب یہ بتاؤ گھٹیا تم میرے شوہر کو کہ رہے تھے یا مجھے؟

درے نے منھ توڑ جواب دیا۔

"You need better".

آخری کوشش کی گئی۔

"I have the best one"

www.novelsclubb.com

ترکی بہ ترکی جواب دیا گیا۔

زاویار کے پاس بولنے کے لیے کچھ بچا ہی نہیں تھا۔

در نجف وہاں سے جا چکی تھی اور وہ وہیں کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔

کچن کی کھڑکی سے ان کی ساری باتیں ذوریز نے سنی تھیں۔ جہاں اسے اپنے بھائی پر افسوس ہوا وہیں اپنی بیوی پر فخر ہوا

www.novelsclubb.com

بلاشبہ اسے باوفا عورتوں میں سے ایک عورت کی ہمراہی نصیب کی گئی تھی۔

یقینِ محکم

محبت کی تمنا ہے تو وہ وصف پیدا کر

جہاں سے عشق چاہتا ہے وہاں تک نام پیدا کر

اگر سچا ہے میرے عشق میں تو اے ابنِ آدم

نگاہِ عشق پیدا کر حسن ظرف پیدا کر

میں تجھ کو تجھ سے اور سب سے زیادہ چاہوں گا

مگر شرط یہ ہے تو اپنے اندر میری جستجو پیدا کر

نہ بدلوں تیری خاطر ہر چیز تو کہنا

تو اپنے اندر انداز وفا تو پیدا کر

www.novelsclubb.com

میجر احد کا حورین سے کوئی رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔وہ بہت پریشان ہو گئے تھے۔ کیونکہ ایسا پہلے تو کبھی نہیں ہوا۔

اچانک ان کے ذہن میں ایک جھماکہ ہوا۔زی مینشن میں کچھ گارڈز ایک لڑکی کو بے ہوش کر کے لے کر جا رہے تھے۔اور اسے ایک کمرے میں بند کر دیا۔

میجر احد کو سمجھنے میں وقت نہیں لگا کہ وہ لڑکی حور ہے۔ انھوں نے فوراً ستم کا لباس پہنا اور زی مینشن روانہ ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

اس جگہ کے بارے میں انھیں پہلے ہی علم تھا لیکن ایسے ظاہر کیا جیسے وہ یہاں پہلی بار آئے ہیں۔وہ یہاں وہاں دیکھ کر چل رہے تھے کہ کچھ گاڈز نے انھیں پکڑا اور زی کے سامنے لا کھڑا کیا۔

باس! یہ آدمی مشکوک معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے علاقے میں اسے پہلے کبھی نہیں"
"دیکھا۔

گارڈز نے زی کو اطلاع دی تو اس نے ایک نظر سامنے کھڑے میجر احد کو دیکھا اور انھیں
جانے کا اشارہ کیا۔

بیٹھو رستم!"۔"

www.novelsclubb.com

زی نے انھیں بیٹھنے کا کہا۔

شکریہ صاحب!"۔"

رستم دونوں ہاتھ جوڑتا بیٹھ گیا۔

"تو تم تیار ہو کام کرنے کے لیے؟"

زی نے پوچھا۔

جی صاحب! آپ حکم کریں"۔"

www.novelsclubb.com

رستم نے اٹل انداز میں کہا۔

ہمممم! باہر کچھ ٹرک کھڑے ہیں جن میں بہت قیمتی بندوقیں ہیں۔وہ ایک ملک سے " دوسرے ملک سمگل کی جاتی ہیں۔ تمھارا کام ہے انھیں باحفاظت سرحد تک پہچانا۔اگر مجھے تمھارا کام پسند آیا تو تمھیں اچھا معاوضہ ملے گا اور اگر کام ٹھیک نہیں ہوا ".....تو

اتنا کہ کرزی نے اپنا بلیڈ رستم کے سامنے رکھ دیا۔مطلب صاف تھا۔غداری کی سزا صرف موت ہے۔

ٹھیک ہے صاحب!کام ہو جائے گا"۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہ کر میجر احد اٹھ گ ئے۔زی نے ان کے سامنے نوٹوں کی ایک گڈی پھینکی۔میجر احد وہ اٹھا کر نکل گئے۔

کمرے سے نکل کر انھوں نے آس پاس نظر دوڑائی۔فی الحال وہاں بہت سے گارڈز تھے۔ وہ اکیلے ان کا مقابلہ تو کر سکتے تھے لیکن اس طرح بنا بنایا کام بگڑ جاتا۔

حورین سے ملنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے وہ وہاں سے نکل گئے۔

****

www.novelsclubb.com

وہ چاروں اس وقت ابراہیم ہاؤس کے تہ خانے میں موجود تھے۔میجر ذوریز سر براہی کرسی کے پاس کھڑے تھے۔انھوں نے ایک نظر سب کو دیکھ کر بات کا آغاز کیا۔

السلام علیکم ! جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں ہمیں اس پاک سرزمین کے محافظوں کو بچانا"
"ہے۔ جو کہ اس ملک کا اثاثہ ہیں۔ ہمیں لاہور بندرگاہ پر چھاپہ مارنا ہے۔

انھوں نے اس علاقے کا نقشہ میز کے درمیان میں رکھا۔

ہم آرمی اور رینجرز کے ساتھ وہاں جائیں گے۔ میں اور در نجف یہاں سے حملہ کریں"
گے اور ان کا دھیان بٹائیں گے "۔

انھوں نے نقشے پر ایک لال دائرے پر پینسل رکھ کر بتایا۔

www.novelsclubb.com

کیپٹن حان حارث اور ڈاکٹر منساء، آپ دونوں پیچھے کی طرف سے حملہ کریں گے اور ان"
سپاہیوں کو بچائیں گے "۔

انھوں نے ایک سبز رنگ کے دائرے کی طرف اشارہ کیا جہاں سے ان دونوں کو حملہ کرنا تھا۔

یاد رہے ہمارے لیے ایک ایک سپاہی کی جان قیمتی ہے۔"

Is that clear?"

میجر ذوریز نے بلند آواز میں پوچھا۔

"Yes, sir".

سب نے یک زبان کہا۔ پھر وہ لوگ پیچھے کے راستے سے نکل گ ئے۔

لاہور بندر گاہ پر پہنچ کر فوج اور رینجرز کے کچھ جوان بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔

وہ ایک چھوٹا سا بند گھر تھا جہاں سو سے زائد آرمی آفیسرز کو نیم مردہ حالت میں زنجیروں سے باندھ کر رکھا گیا تھا۔

تیس کے قریب گارڈز ہر وقت پہرا دینے کے لیے وہاں موجود ہوتے تھے۔

میجر ذوریز کے حکم پر اس گھر کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا تھا۔ آرمی اور رینجرز کی بڑی تعداد نے ان پر حملہ کیا۔

وہ گارڈز زیادہ دیر تک ان کا مقابلہ نہ کر سکے اور پسپا ہو گئے۔آرمی اور رینجرز نے ان سپاہیوں کو باہر نکالا اور ایمبولینس میں لٹایا۔

میجر ذوریز اور کیپٹن حان الگ الگ اس جگہ کا راؤنڈ مار رہے تھے جب ایک شخص کو دیکھ کر ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔وہ ایک لمحے کے لیے بالکل ساکت ہو گئے۔

انھیں کچھ پل لگے تھے تصدیق کرنے میں پھر وہ بھاگتے ہوئے اس شخص کے پاس گئے۔

www.novelsclubb.com

اٹھو! آنکھیں کھولو! دیکھو تم ایسا نہیں کر سکتے"۔"

میجر ذوریز کی آنکھیں نم ہو گئیں۔انھیں وہ شخص بہت عزیز تھا۔

آج کسی کے یقین کو یقینِ محکم کا درجہ ملا تھا۔کسی کو اس کے صبر کا پھل ملنے والا تھا۔لیکن کیا سچ میں ایسا تھا؟ یہ تو وقت نے بتانا تھا۔

"!ٹھاہ"

اچانک فضا میں گولی کی آواز گونجی۔ہر چیز ساکت ہو گئ۔وہ ایک گارڈ تھا جو زندہ بچ گیا تھا" اور اس نے گولی چلائی تھی۔

www.novelsclubb.com

میجر ذوریز کو تو کچھ نہیں ہوا البتہ اس شخص کو گولی لگ گئ تھی۔

میجر ذوریز کی آنکھوں میں خون اترا۔وہ انتہائی طیش کے عالم میں پیچھے مڑے۔

!ٹھاہ

!ٹھاہ

!ٹھاہ

انھوں نے اس گارڈ کا سینہ گولیوں سے بھون دیا۔

گولیوں کی آواز سن کر حان، منساءاور درنجف بھی اندر آگ ئے۔ میجر ذوریز کو صحیح سلامت دیکھ کر انھوں نے سکون کا سانس لیا۔

میجر ذوریز نے اس شخص کو بانہوں میں اٹھایا اور باہر کی طرف بھاگے۔

وہ شخص کوئی اور نہیں بلکہ عالیان داؤد تھا۔ کیپٹن عالیان داؤد۔ حورین داؤد کا بڑا بھائی۔ اگر حورین کہتی تھی اس کا بھائی زندہ ہے تو وہ غلط نہیں تھی۔

اس کا اپنے رب پر یقینِ محکم ہی تھا جو اس کو ناامید نہیں ہونے دیتا تھا۔

حان! ایمبولینس لاؤ جلدی"۔"

میجر ذوریز دھاڑے۔ حان بھاگ کر ایمبولینس لایا اور عالیان کو اس میں لٹایا گیا۔

میجر ذوریز کارواں رواں اپنے دوست کی سلامتی کے لیے دعا گو تھا۔

لیکن وہ سب اس بات سے بے خبر تھے کہ اصلی امتحان تو اب شروع ہونا تھا۔

****

میجر ذوریز اور در نجف واپس اسلام آباد آ گئے تھے۔ جبکہ منساء اور حان ابھی لاہور میں ہی تھے۔

انھیں ایک شخص سے کچھ معلومات لینی تھیں اس لیے ابھی وہ وہیں تھے۔ کرنل ارتضیٰ کو حورین کی گمشدگی کی خبر دے دی گئی تھی۔

تبھی وہ آج میجر احد سے ملنے آئے تھے۔ میجر ذوریز اور در نجف بھی وہیں موجود تھے۔

احد! مجھے تم سے اس لاپرواہی کی امید نہیں تھی۔تم جانتے ہو حورین اس کیس کے لیے" کتنی ضروری تھی پھر بھی تم نے اسے گنوادیا"۔

کرنل ارتضیٰ نے ڈپٹتے ہوئے کہا۔

سر وہ ایک کیپٹن ہے, ایک مارخور, اس کے فرض میں شامل ہے اپنے وطن کے لیے" سب کچھ قربان کر دینا۔اور زی کو پکڑنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم میں سے کوئی ہر وقت اس کے آس پاس رہے۔اس کی ہر حرکت پر نظر رکھنے کے لیے"۔

www.novelsclubb.com

میجر احد نے پُر سکون انداز میں کہا لیکن فکر مند تو وہ بھی تھے۔اپنے احساسات کو چھپانا انھیں باخوبی آتا تھا۔

کرنل ارتضیٰ نے میجر ذوریز اور درنجف کو دیکھا جو کمر پر ہاتھ باندھے آرام سے کھڑے تھے۔

"تم لوگوں کو حیرت نہیں ہوئی یہ جان کر کہ حورین ایک آرمی کیپٹن ہے؟"

کرنل ارتضیٰ اپنی حیرت نہ چھپا سکے تو پوچھ بیٹھے۔انھوں نے تو سب کو حورین کے بارے میں بتانے سے منع کیا تھا تو انھیں اس کے بارے میں جان کر حیرت کیوں نہیں ہوئی۔

www.novelsclubb.com

درے نے اچٹتی نظر میجر احد پر ڈالی۔

نہیں سر! ہم سب شروع دن سے ہی حورین کی حقیقت سے واقف تھے"۔"

درے نے گویا دھماکہ کیا۔

وہ احد ابراہیم تھا جو "سنو سب کی، کرو من کی" کے فلسفے پر عمل کرتا تھا لیکن آج تک ذوریز اور حان کے علاوہ کوئی یہ جان نہیں سکا تھا۔

کرنل ارتضیٰ نے شکوہ کناں نظروں سے میجر احد کو دیکھا۔

میجر احد ابراہیم! مجھے جلد از جلد یہ کیس ختم چاہیے"۔"

سرد سپاٹ انداز میں حکم جاری کر کے وہ نکل گئے۔

وہ بھول گئے تھے کہ وہ احد ابراہیم تھا۔

وہ ایک لیڈر تھا۔

وہ سب کو ساتھ لے کر چلنا جانتا تھا۔

اس کے لیے اس کی ٹیم کا ہر ایک فرد قیمتی تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کی سحر انگیز سبز آنکھوں میں ایک جنون تھا۔

کچھ کر گزرنے کا جنون۔

ہی تھی کہ وہ اب تک ناقابل تسخیر تھا۔ leadership spirit یہ اس کی

He was a leader and he proved it.

**********"

یقینِ محکم

www.novelsclubb.com

ایسا بے حس کہ پگلتا نہ تھا باتوں سے

آدمی تھا۔۔۔یا کوئی تراشا ہوا پتھر

دکھ ہی ایسا تھا کہ رویا تیرا محسن ورنہ

غم چھپا کر اسے ہنستا ہوا اکثر دیکھا

رستم نے بہت کم عرصے میں زی کا اعتماد جیت لیا تھا اور یہ بات ماہ بیر کو ہضم نہیں ہو رہی تھی۔اس نے بارہا زی کو اس سے متنفر کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔اور اندر ہی اندر بل کھا کر رہ گیا۔

آج بھی زی نے کروڑوں روپے کے ڈرگز رستم کے ساتھ مل کر سرحد پار پہنچائے تھے اور ماہ بیر کو کان وکان خبر نہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

جب اسے معلوم ہوا تو وہ دندناتا ہوا زی کے سر پر پہنچ گیا۔

"باس! آپ کو نہیں لگتا کہ آپ اس رستم پر کچھ زیادہ ہی بھروسہ کرنے لگ گئے ہیں؟"

اس نے اپنا لہجہ حتیٰ المقدور شائستہ رکھا۔

باس میں ہوں یا تم؟ مجھے مت سکھاؤ کہ کس پر بھروسہ کرنا چاہیے اور کس پر نہیں"۔"

زی نے طیش میں آکر کہا۔

زی کو اپنا آپ ایک کٹھ پُتلی لگنے لگا تھا جو صرف ماہ بیر کے اشاروں پر چلتا تھا۔اس لیے اس نے دانستہ ماہ بیر سے کنارہ کشی اختیار کر لی تھی۔

لیکن باس"۔۔۔۔۔"

ماہ بیر نے کچھ کہنا چاہا تو زی نے روک دیا۔

"تمھیں ایک کام کہا تھا۔ وہ ہوا کہ نہیں؟"

زی نے سرد انداز میں پوچھا۔

"ہاں باس! کوئی میجر احد ہے۔ وہ اور اس کی ٹیم آپ کے خلاف ثبوت تلاش کرنے میں سرگرم عمل ہے"۔

www.novelsclubb.com

ماہ بیر نے بتایا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا کہ زی اس کے ہاتھ سے نکلتا جا رہا ہے۔

ہاہاہا!اس بار تو دشمن سیج میں ظرف والا ملا ہے۔اب اس کھیل میں مزہ آئے گا"۔"

زی کا کھوکھلا قہقہہ گونجا۔

ماہ بیر وہاں سے نکل گیا۔اسے ابھی اپنا نیا منصوبہ ترتیب دینا تھا۔

باس!کام ہو گیا"۔"

www.novelsclubb.com

رستم نے اطلاع دی۔

زی نے اسے گہری نظروں سے دیکھا۔ نا جانے کیوں یہ شخص اپنا اپنا سا لگتا تھا۔

ٹھیک ہے۔ تم جاؤ اب۔ اگر مجھے ضرورت پڑی تو تمھیں بلوالوں گا"۔"

زی نے رستم کو جانے کا حکم دیا اور خود کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا۔

****

میجر احد، زی کے کمرے سے نکلتے ہوئے حورین کے کمرے میں پہنچے۔ سپائے کیمرا سے وہ حورین کے کمرے کا پتہ لگا چکے تھے۔

انھوں نے "سیکرٹ کی" سے حورین کے کمرے کا دروازہ کھولا۔ اندر آکر چٹخنی لگادی۔

حورین اس وقت کمرے کے بیچوں بیچ کھڑی ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی جب کوئی اندر داخل ہوا۔

"ککون؟"

ایک لمحے کے لیے حورین بھی ڈر گئی۔

www.novelsclubb.com

تمھاری موت"۔"

بھوری آنکھوں سے شعلے لپک رہے تھے۔میجر احد کو غصہ آرہا تھا کہ وہ دو دن سے یہاں قید ہے اور اس نے اب تک رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔

اور اب نجانے یہاں کھڑے ہو کر کیا ڈھونڈ رہی تھی۔

"دیکھو میرے پاس مت آنا۔تم جانتے نہیں ہو میں کون ہوں؟"

اب حورین خود کو کمپوز کر چکی تھی۔اس لیے نڈر ہو کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"اچھاااا! چلو بتاؤ کون ہو تم؟"

انھیں اس کا یہ نڈر انداز بہت بھایا تھا۔وہ ایک قدم آگے بڑھے اور اسے گردن سے پکڑ کر دیوار سے لگا دیا۔

اب کہیں تو اپنا غصہ نکالنا تھا۔

کیا ہوا؟ڈرگی کیپٹن حورین داؤد؟ چچچ"۔"

انداز صاف مزاق اڑانے والا تھا۔اب کی بار حورین کے چودہ کیا پندرہ طبق روشن ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کون ہو تم؟"

بالآخر اس نے ہمت کر کے پوچھ ہی لیا۔

میجر احد ابراہیم"۔"

اس کی گردن سے ہاتھ ہٹا کر وہ بولے اور سکون سے اس کے سر پر بم پھوڑا۔

ایسے ہی تو ہوتے ہیں یہ مار خور۔

نظروں کے سامنے ہو کر بھی نظروں سے اوجھل۔

باخبر ہو کر بھی بے خبر۔

اپنوں کے لیے گلزار بھی، دشمن کے لیے تلوار بھی۔

www.novelsclubb.com

"!میجر"

بے آواز اس کے لب ہلے۔

جی مس حورین! میجر احد ابراہیم، حد ہے آپ کی لاپرواہی کی بھی۔ بندہ رابطہ ہی کر لیتا" ہے۔ لیکن آپ نے تو ہم سب کو پریشان کرنے کا ٹھیکہ اٹھا رکھا ہے"۔

وہ چاہ کر بھی مجھے لفظ استعمال نہ کر سکے۔ انھیں سمجھ نہ آئی کہ وہ غصہ کس بات پر ہیں؟ اس کے غائب ہونے پر یا اس کے زی کے پاس ہونے پر؟

www.novelsclubb.com

حورین میں ایک کشش تھی جو انھیں اپنی طرف متوجہ کرتی تھی اس لیے وہ اکثر جھنجھلا جاتے تھے۔

سوری سر! مجھے بہت ہائی ڈوز دے کر بے ہوش کیا گیا تھا۔ابھی ہوش آیا ہے"

"اور۔۔۔۔۔۔

حورین ابھی بول رہی تھی کہ انھوں نے اس کی بات درمیان میں کاٹ دی۔

بس کیپٹن! مجھے یہ جھوٹے بہانے نہیں سننے"۔"

حورین کا تو منہ ہی کھل گیا۔

چنگیز خان"۔"

وہ دل ہی دل میں خود سے مخاطب ہوئی لیکن وہ زبان سے نکل گیا۔

"کچھ کہا آپ نے؟"

میجر احد نے غصے سے پوچھا۔

نہیں آپ کے کان بج رہے ہیں"۔"

www.novelsclubb.com

وہ اپنی جون میں لوٹ آئی تھی۔

خیر ! یہ پینڈٹ اور واچ لیں۔ پینڈٹ میں کیمرا لگا ہوا ہے اور واچ میں بگز لگے ہوئے " ہیں۔ انھیں کبھی خود سے جدا مت کرنا۔ اور یہ سپائے کیمرا زاور موبائل فون رکھو۔ ان کا کیا کرنا ہے آپ خود سمجھدار ہیں"۔

یہ کہ کر وہ جانے کے لیے مڑے اور حورین بھی اپنا رخ بدل گئ۔

ہنہ ! ہلاکو خان۔۔۔۔ پتہ نہیں سمجھتے کیا ہیں خود کو"۔"

حورین بغیر دیکھے ہی بولنا شروع ہو گئ تھی۔ وہ ہر بار انھیں ایک نئے نام سے نوازتی تھی۔ میجر احد پیچھے کھڑے اس کی گوہر افشانیاں سن رہے تھے۔ بے اختیار ان کے لبوں پر مسکراہٹ آئی جسے وہ دبا گئے۔

غلطی سے بھی غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیپٹن"۔"

سرد انداز میں اپنی بات کہہ کر یہ جا وہ جا۔

حورین نے فوراً اپنی زبان دانتوں تلے دبائی۔نہ جانے کیوں ان کے سامنے اس کے ستارے گردش میں آجاتے تھے۔جب بھی ان کے بارے میں کچھ الٹا سیدھا بولتی تھی تو پکڑی جاتی تھی۔

وہ آہستہ سے پیچھے مڑی لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔

شکر الحمدللہ"۔"

اس نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہااور باتھ روم میں گھس گئ۔

****

حورین نے آہستہ سے ڈورناب گھمایا۔ تھوڑاسادروازہ کھول کر دیکھاتواکادکاگارڈز نظر آئے۔

اس نے اپنے اندازے کے مطابق دائیں طرف جانے کافیصلہ کیا۔واپس کمرے کادروازہ احتیاط سے بند کیا۔کمرے میں آکرارد گرد دیکھا۔

ایک کرسٹل بال اٹھائی۔دروازہ کھول کر گارڈز کے مخالف سمت پھینکی۔آواز سن کر وہ گارڈز محتاط ہو گئے اور اس طرف آئے۔حورین نے ان کے قدموں کی آواز قریب آتے سنی تو دروازے کی اوٹ میں چھپ گئ۔

جیسے ہی اسے لگا کہ وہ گارڈز دور چلے گئے ہیں تو وہ بغیر آواز پیدا کیے نکلی اور مخالف سمت بھاگ گئ۔یہ سب کام صرف تین منٹ میں ہوا۔

اسے راستے میں ایک کمرہ نظر آیا۔وہ بغیر سوچے سمجھے وہاں چلی گئ۔یہ اس کی خوش قسمتی تھی یا بد قسمتی لیکن وہ زی کے سیکرٹ روم میں موجود تھی۔یہ اس کا پچھلا دروازہ تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے آس پاس نظر دوڑائی۔ایک دیوار گیر شیلف تھی جس پر بہت سی کتابیں پڑی تھیں۔ایک راکنگ چیئر تھی جس کے سامنے ایک میز اور دو کرسیاں لگائی گئی تھیں۔

لال رنگ کی مدہم روشنی اس جگہ کو وہشت زدہ بنا رہی تھی۔ حورین بک شیلف کے پاس آئی۔ایک کتاب اسے بہت عجیب لگی۔اس نے اس کتاب کو نکالنا چاہا تو بک شیلف پیچھے ہٹ گئی اور ایک دروازہ نمودار ہوا۔

دوسری طرف زی کو سگنل مل گیا تھا کہ کوئی اس کے سیکرٹ روم میں داخل ہوا ہے۔وہ سارے کام چھوڑ کر رستم کے ساتھ زی پیلس کے لیے نکلا۔

حورین اس کمرے میں داخل ہوئی تو وہ ایک جم روم تھا۔ہر طرف سفید رنگ کا پینٹ کیا گیا تھا۔اس کے پاس وقت بہت کم تھا۔اس لئے جلدی سے وہاں سپائے کیمرا زلگائے اور نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

دوسرے کمرے میں واپس آکر وہاں بھی سپائے کیمرا زلگائے۔اچانک اس کی نظر ٹیبل کے اندر موجود ایک خفیہ دراز پر پڑی۔

بظاہر دیکھنے میں وہ ٹیبل کا ڈیزائن معلوم ہوتا تھا۔لیکن وہ صرف نظر کا دھوکا تھا۔اس نے جلدی سے وہ دراز کھولی۔

اندر ایک نیلے اور سفید رنگ کی ڈائری پڑی ہوئی تھی۔اس نے وہ کھولی اور صفحے الٹنے لگی۔ جب ایک جگہ ٹھٹھک کر رک گئی۔

www.novelsclubb.com

اپریل،32022

"یعنی آج سے دو دن بعد کی تاریخ"

اس نے خود کلامی کی۔نیچے کچھ کوڈورڈز لکھے ہوئے تھے۔اس نے جلدی سے موبائل میں تصویر لی اور ڈائری رکھ کر دراز بند کر دی۔

لیکن شومئ قسمت۔۔۔۔زی وہاں پہنچ چکا تھا۔اس کو دیکھ کر ایک لمحے کے لیے وہ سہم گئ۔میجر احد کو دیکھ کر اسے کچھ حوصلہ ہوا لیکن ان کا لال بھبوکا چہرہ دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہو گئے۔

"تم لڑکی! یہاں کیا کر رہی ہو؟"

www.novelsclubb.com

زی نے وحشت زدہ سرد آنکھوں سے پوچھا۔

وہ میں راستہ بھٹک کر یہاں آ گئی تھی"۔"

حورین نے بروقت بہانہ بنایا۔

"انٹرسٹنگ! لیکن تم تو کمرے میں لاک تھی۔اور گارڈز نے تمھیں روکا نہیں؟"

زی نے جیسے اس کی بات سے مزہ لیا۔

لیکن کمرے کا دروازہ تو کھلا ہوا تھا اور وہاں کوئی گارڈز بھی نہیں تھے"۔"

انتہائی بودا بہانا بنایا تھا حورین نے۔

ہمممم"۔"

زی نے ہنکارا بھرا۔اس کا یہ نڈر انداز کسی کی یاد دلا گیا تھا۔

رستم!اس جگہ پر جن گارڈز کی ڈیوٹی تھی انھیں ٹارچر سیل میں بند کر دو"۔"

زی نے حکم دیا تو میجر احد نکل گئے۔انھیں حورین پر غصہ بھی آ رہا تھا اور اس کی فکر بھی ہو رہی تھی۔وہ ظاہر نہیں کرتے تھے لیکن انھیں اس کی پرواہ تھی۔

میجر احد کے جانے کے بعد زی حور کی طرف مڑا۔

"زندگی یاموت؟"

زی نے اپنابلیڈ نکال کر حورین کے چہرے پر پھیرا۔

موت"۔"

وہ بے خوف ہو کر بولی۔ایسالگا جیسے ماسک کے اوپر اس کی نیلی آنکھیں مسکرائی ہوں۔

www.novelsclubb.com

"سانپ یا بچھو؟"

پھر سوال آیا۔اب کے حورین خوف زدہ ہونے لگی۔

بچھو"۔"

وہ کمال کی اداکارہ تھی جو اپنا ڈر ظاہر نہیں ہونے دے رہی تھی۔

"I like it".

زی نے ستائشی انداز میں کہا۔اور بک شیلف کی طرف مڑا۔وہاں سے ایک چوکور ڈبہ اٹھایا۔

اس میں ایک کالے رنگ کا بچھو تھا۔

وہ لا کر حورین کے بازو پر چھوڑ دیا۔وہ پھر بھی ڈھیٹ بن کر کھڑی رہی مانو پتھر کی مورت ہو۔

وہ بچھو ایک بازو سے ہوتا ہوا دوسرے بازو پر پہنچا اور کہنی سے زرا نیچے اسے ڈنگ مارا۔ حورین وہیں بے ہوش ہو کر گر گئی۔اتنے میں وہاں میجر احد بھی آ گئے۔

زی نیچے بیٹھا اور بچھو کو پکڑ کر ڈبے میں بند کر دیا۔

رستم !اسے کمرے میں بند کر دو اور ڈاکٹر کو فون کرو۔زی کی اجازت کے بغیر اس کے کمرے میں گھسنے کی اتنی سزا تو بنتی ہے"۔

www.novelsclubb.com

زی نے ایک نظر بے ہوش پڑی حورین کو دیکھ کر کہا۔ میجر احد آگے بڑھے اور اسے بانہوں میں اٹھالیا۔

"باس! اسے کچھ ہو گا تو نہیں؟"

بالآخر وہ پوچھے بنا نہ رہ سکے۔

یہ بچھو زیادہ زہریلا نہیں تھا۔ لیکن اگر وقت پر علاج نہ کیا جائے تو جان بھی جا سکتی ہے"۔"

www.novelsclubb.com

زی نے ایسے بتایا جیسے اخبار سنا رہا ہو۔

میجر احد کا دل تو کیا کہ اس کا حشر نشر کر دیں۔ لیکن یہ جوش سے نہیں ہوش سے کام لینے کا وقت تھا۔ میجر احد حورین کو لے کر نکل گئے۔

پیچھے زی کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ یہ دوسری لڑکی تھی جس نے اسے متاثر کیا تھا۔

.....

یقینِ محکم

ہمتیں ابھی جھکی نہیں

میرے حوصلے ابھی بلند ہیں

مجھے ہار جیت سے غرض نہیں

میری جنگ تھی سو میں لڑ گیا

www.novelsclubb.com

میجر احد نے حورین کو کمرے میں لٹا کر جلدی سے ڈاکٹر کو فون کیا۔ جیسے ہی لیڈی ڈاکٹر آئی اس نے حورین کو زہر کا تریاق دیا۔

وہ زی کی فیملی ڈاکٹر کی حیثیت رکھتی تھی۔ زی جب بھی کسی کو کوئی چھوٹی سزا دیتا تھا تو اسے کسی زہریلے کیڑے سے کٹواتا تھا۔ اس لیے اس کے پاس ہر زہر کا تریاق موجود ہوتا تھا۔

اب یہ خطرے سے باہر ہیں۔ انھیں کچھ دیر میں ہوش آجائے گا"۔"

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ انداز میں کہا۔

میجر احد نے دنیا جہاں سے بے گانہ حورین پر ایک ترحم بھری نظر ڈالی اور ڈاکٹر کو لے کر نکل گئے۔

حورین کو جب ہوش آیا تو اس نے خود کو اکیلا پایا۔اس کو اچانک وہ ڈائری یاد آئی۔اس نے جلدی سے وہ تصویر نکالی جو اس نے ڈائری میں سے لی تھی۔

B630SM3422

حورین نے اس کوڈ کو ڈی کوڈ کرنا چاہا۔

"۔۔کیا ہو سکتا ہے؟630"

www.novelsclubb.com

اس نے خود کلامی کی۔

سوچو حور سوچو"۔"

وہ بے چینی سے کھڑی ہو گئی اور ادھر ادھر چکر لگانے لگی۔

"630, 630۔۔۔۔۔۔"

وہ ایک ہاتھ کی مٹھی بنا کر دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر مارنے لگی۔

"630۔۔۔"

اچانک اس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا۔

ہاں یہ وقت ہو سکتا ہے۔۔۔۔6:30ساڑھے چھے"۔"

"،اب اس کا کیا مطلب ہے؟3422"

وہ ایک بار پھر الجھ گئ۔اس نے دوبارہ تصویر کو دیکھا۔اس کی نظر تاریخ پر پڑی۔

22_4_3

www.novelsclubb.com

یعنی 3اپریل،2022۔۔۔۔مطلب آج سے دو دن بعد کی تاریخ"۔

"SM--

"افففف اب یہ کیا بلا ہے؟

اس نے جھنجھلا کر سوچا۔

"یہ یقیناً کوئی جگہ ہو گی۔"

"SM....."

www.novelsclubb.com

اس کے دماغ میں جھماکہ ہوا۔

"سینٹورس مال"

اوہ مائی اللہ! اور بی کا مطلب بلاسٹ ہو گا۔ مجھے جلد از جلد میجر احد کو بتانا ہو گا"۔"

وہ ابھی کھڑی سوچ ہی رہی تھی کہ کلک کی آواز آئی۔ اس نے جلدی سے موبائل بیڈ کے نیچے چھپایا۔ اور دروازے کے پیچھے سے زی کا چہرہ نمودار ہوا۔

اوہ! تو تمھیں ہوش آیا، یہ ایک چھوٹی سی سزا تھی میری مرضی کے بغیر کمرے سے نکلنے" "کی۔ امید ہے تمھیں عقل آ گئی ہو گی۔

زی نے اس کے صبیح چہرے کی طرف دیکھ کر کہا۔

میں وہ کروں گی جو میرا دل چاہے گا۔میں کسی کے حکم کی محتاج نہیں ہوں"۔"

اس نے زی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

"ہمم!,دیکھتے ہیں؟"

زی نے ہنکارا بھرا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے یہاں لانے کا مقصد؟"

حور نے سینے پر ہاتھ باندھ کر کہا۔

میری مرضی"۔"

زی نے کندھے اچکائے۔وہ اسے یہ نہ کہ سکا کہ وہ اسے کسی بہت اپنے کی یاد دلاتی تھی۔

مجھے شاپنگ پر جانا ہے۔میرے پاس کپڑے نہیں ہیں"۔"

حور نے جیسے حکم دیا۔زی تو اس لڑکی کی جرأت دیکھ کر حیران تھا جو اس سے سوال پر سوال کر رہی تھی اور اس پر حکم بھی چلا رہی تھی

۔

اور مزے کی بات یہ تھی کہ وہ بھی اس کے سوالوں کے جواب دے رہا تھا۔اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اب تک جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا۔لیکن اس لڑکی میں کچھ تو خاص تھا۔

"رستم لے جائے گا تمھیں۔اور کچھ؟"

زی نے آئیر واچ کائی۔حور خاموش رہی۔

"تم حجاب کیوں لیتی ہو؟"

بہت غیر متوقع سوال تھا۔

حجاب صرف کپڑے کا ایک ٹکڑا نہیں ہے۔یہ ایک طرزِ زندگی ہے۔عزت کا لباس"

ہے۔

ایک نصیحت ہے۔

قرآن کی آیت ہے۔

www.novelsclubb.com

والدین کی تربیت ہے۔

اسلام سے محبت ہے۔

"پھر میں یہ کیوں نہ لوں؟

.حورین نے سوال کیا تو زی سچ میں لاجواب ہو گیا اور بغیر کچھ کہے چلا گیا

****

آج میجر احد کو اپنی ٹیم سے ملنے جانا تھا لیکن زی نے ایک نیا کام ان کے حوالے کر دیا تھا۔

حورین بی بی کو شاپنگ کروانے کا کام۔

www.novelsclubb.com

انھیں کوفت ہوئی لیکن پھر یہ سوچ کر کہ اس سے بات کرنے کا موقع مل جائے گا وہ گاڑی میں اس کا انتظار کرنے لگ گ ئے۔

حورین گاڑی میں آکر بیٹھی۔

چلو ڈرائیور"۔"

ڈرائیونگ سیٹ پر میجر احد کو بیٹھا دیکھ کر اس نے جان بوجھ کر کہا۔اگر گاڑی میں مائیکرو فونز نہ لگے ہوتے تو وہ اسے کھری کھری سنا دیتے لیکن فی الحال ضبط کر کے رہ گئے۔

شاپنگ مال پہنچ کر اس نے لیا تو کچھ نہیں البتہ ان کا وقت بہت ضائع کیا۔زی کے گارڈز آس پاس موجود تھے اس لیے احتیاط لازم تھی۔

"تم نے کچھ لینا ہے یا نہیں؟ کیوں اپنا اور میرا وقت برباد کر رہی ہو ہاں؟"

میجر احد نے غصے سے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔

اب کچھ پسند آئے گا تو ہی لوں گی نا"۔"

معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے جواب دیا گیا۔

میجر احد نے اس کا بازو دبوچا اور اسے ایک دکان پر لے گئے۔ پھر اپنی مرضی سے اس کی شاپنگ کی۔ جو پسند آتا گیا وہ اٹھاتے گئے۔

آدھے گھنٹے بعد وہ اس کی شاپنگ کروانے میں کامیاب ہو چکے تھے۔

اب آپ نے میرے لیے اتنی مشقت کی ہے تو معاوضہ تو ملنا چاہیے آپ کو"۔"

یہ کہتے ہوئے اس نے ایک پرچی ان کے کرتے کی جیب میں رکھی اور اسے تھپتھپاتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئ۔

میجر احد الجھ کر رہ گئے۔

حورین کو زی پیلس چھوڑنے کے بعد وہ اپنے گھر آئے اور اس کاغز کو کھول کر دیکھا۔

اس میں ایک کوڈ کوڈی کوڈ کیا گیا تھا۔اب میجر احد کو حورین کی شاپنگ کا مقصد سمجھ میں آیا۔وہ شاپنگ دراصل ان سے ملنے کا ایک بہانہ تھی۔

انھیں خود پر غصہ آیا، وہ حورین سے دوبارہ ملنے کیوں نہ گئے"۔

****

میجر ذوریز نہار ہے تھے اور درے ان کی الماری سیٹ کر رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی۔ باہر میجر احد کھڑے تھے۔

درے نے انھیں اندر آنے کا راستہ دیا۔

."درے! ذوریز کہاں ہے؟ مجھے تم دونوں سے ایک اہم بات کرنی ہے"

میجر احد نے کہا۔

وہ ابھی نہار ہے ہیں۔بس آتے ہی ہوں گے کچھ دیر تک"۔"

در نجف نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے!جب وہ آئے تو مجھے بلا لینا"۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہ کر میجر احد جانے لگے تو ان کی نظر الماری کے سب سے نچلے خانے پر پڑی۔ وہاں کوئی سیاہ رنگ کا کپڑا پڑا تھا۔

میجر احد ٹھٹھک کر رک گئے۔ نیچے جھک کر وہ کپڑا اٹھایا۔ وہ سیاہ ہڈی اور سیاہ پینٹ تھی۔

میجر احد اور درے کی نظریں ملیں۔ درے نے نیچے جھک کر دیکھا۔ وہاں سیاہ بوٹ، سیاہ دستانے اور سیاہ ماسک پڑا تھا جس کے اوپر سنہری حروف میں زی لکھا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ سب وہ چیزیں تھیں جو بلیک ایگل قتل کرنے کے وقت استعمال کرتا تھا۔ تو کیا ذوریز ہی زی ہے؟

وہ اتنے وقت سے سب کی آنکھوں میں دھول جھونک رہا تھا۔زی سے ذوریز۔کیا کرنل ارتضیٰ کا شک صحیح تھا؟

اگر ایسا تھا تو ان کے ساتھ بہت بڑی مائنڈ گیم کھیلی گئی تھی۔

ان سب چیزوں کا یہاں ہونا تو یہ ہی ظاہر کرتا تھا کہ ذوریز آستین میں چھپا وہ سانپ تھا جو اپنوں میں رہ کر ان کی جڑیں کھوکھلی کرتا تھا۔

میجر ذوریز نہا کر باہر آئے۔

"کیا ہوا تم دونوں ایسے کیوں کھڑے ہو؟"

www.novelsclubb.com

ان دونوں کو مراقبے میں کھڑا دیکھ کر وہ استفسار کر بیٹھے۔

"یہ سب کیا ہے ذوریز؟"

میجر احد نے بے تاثر لہجے میں کہا۔

ذوریز نے ایک نظر ان دونوں کی طرف دیکھا۔ کیا نہیں تھا وہاں پر؟ بے اعتباری، بے یقینی، مان ٹوٹنے کی کرچیاں، دکھ، تکلیف، اذیت اور نہ جانے کیا کیا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ! تو تم لوگوں کو میری حقیقت پتہ چل گی آخر؟"

ذوریز نے مسکراتے ہوئے کہا۔ان دونوں کا جیسے سکتہ ٹوٹا۔

طے یہ پایا کہ ذوریز حسن کو اس گھر میں نظر بند کر دیا جائے گا اور اس کا فیصلہ کرنل ارتضیٰ کریں گے۔

.....

یقینِ محکم

میں سناؤں کس کو یہ حال دل

میں دکھاؤں کس کو یہ درد و غم

میں ہوں ایسی حالت زار میں

کہ خود اپنا مجھ کو گماں نہیں

www.novelsclubb.com

****

منساءاور حان اس وقت لاہور کے ایک مشہور ہوٹل کے کمرے میں بیٹھے تھے۔انھیں ایک شخص کا انتظار تھا جس سے کوئی معلومات لینی تھی۔

"حان! کیا سچ میں ذوریز بھائی ہی زی ہیں؟"

منساء نے بہت آزردہ لہجے میں پوچھا۔

"نہیں انھیں یقیناً پھنسایا جا رہا ہے۔"

حان نے اس سے زیادہ خود کو تسلی دی۔پریشان تو سب ہی تھے میجر ذوریز کو لے کر۔

"مجھے درے کی بہت فکر ہے حان اس نے رو رو کر اپن برا حال کر لیا ہے"

منساء خود بھی روہانسی ہو گئی تھی۔

"فکر مت کرو! اللہ سب بہتر کرے گا چھپکلی۔بس اس پر یقین رکھو"

www.novelsclubb.com

حان کو وہ اداس بالکل اچھی نہیں لگی اس لیے اس کو تنگ کرنے کی خاطر چھپکلی کہا۔

"ہا! میں چھپکلی؟"

منساء نے اپنی طرف اشارہ کیا۔

ہاں! تم چھپکلی"۔"

وہ اس کا دھیان بٹانے میں بہت حد تک کامیاب ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

تم بندر"۔ "

تم الو"۔"

تم گرگٹ"۔"

تم چڑیل"۔"

تم بھوت"۔"

ان دونوں نے ایک دوسرے کے اوپر گولہ باری شروع کر دی تھی۔

www.novelsclubb.com

تم سوکھی لکڑی"۔"

تم موٹے سانڈ"۔"

"میں موٹا؟"

حان کو تو صدمہ ہی لگ گیا تھا۔اس کی آنکھیں باہر آنے کو تھیں۔

ہاں بالکل"۔"

www.novelsclubb.com

منساء نے شانے اچکائے۔

خوف خدا کرو لڑکی۔لوگ ترستے ہیں ایسی باڈی کے لیے جسے تم موٹا کہہ رہی ہو"۔"

منساء نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا تھا کہ ایک شخص دستک دے کر اندر آیا۔اس نے حان سے مصافحہ کیا۔

حان نے ہاتھ ملا کر اس کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

کہو کیا خبر ہے"۔"

منساء نے بات کا آغاز کیا۔

میم !ماہ بیر زی سے چھپ کر لڑکیوں کو سمگل کرنے کا کام کرتا ہے جو پچھلے پانچ سال" سے جاری ہے۔یہ سب کام اسلام آباد کے ریڈ لائٹ ایریا سے ہو رہا ہے"۔

اس نے ایک یو۔ایس۔بی ڈرائیو ان کے سامنے رکھی۔

باقی کی معلومات اس میں ہے"۔"

اور یہ کہ کر وہ نکل گیا۔

"اب ہمیں بھی نکلنا چاہیے۔"

www.novelsclubb.com

حان نے کہا اور وہ لوگ کمرے سے باہر آ گئے۔ reception پر پہنچ کر حان کو کچھ یاد آیا۔

اوہو! میرا فون اوپر رہ گیا۔ تم چیک آؤٹ کر کے گاڑی میں بیٹھو میں ابھی آیا"۔"

اپنی بات کہہ کر وہ بھاگ گیا اور منساء ارے ارے ہی کہتی رہ گئی۔

حان اپنا فون لے کر کمرے سے باہر نکلا تو ایک لڑکی سے اس کا زبردست تصادم ہوا۔ وہ گجے حلیے میں تھی۔ حان نے اسے دیکھا تو ساکت رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ ہالے نور تھی۔

میجر احد کی بہن۔

سر پر دوپٹہ نہیں۔

پاؤں میں جوتا نہیں۔

یہ وہ ہالے نور تو نہیں تھی جسے وہ جانتا تھا۔

حان! پلیز مجھے بچالو۔وہ درندہ میری عزت لوٹنا چاہتا ہے"۔"

وہ ہاتھ جوڑ کر التجا کرتے ہوئے بولی۔آنکھوں میں آنسوں جاری تھے۔حان کا تو خون کھول اٹھا۔

www.novelsclubb.com

اسے غصہ بہت کم آتا تھا لیکن جب آتا تھا تو سب کو ہلا کر جاتا تھا۔اتنے میں پیچھے سے ایک آدمی نمودار ہوا۔

اے ہیرو!اس چھوکری کو میرے حوالے کردے ورنہ اچھا نہیں ہوگا"۔"

وہ آدمی بدتمیزی سے بولا۔حان نے آؤدیکھا نہ تاؤمار مار کر اسے ادھ موا کر دیا۔لوگوں نے بڑی مشکل سے حان کو اس سے الگ کیا۔

کچھ دیر بعد پولیس بھی وہاں پہنچ چکی تھی۔

آپ کو ہمارے ساتھ پولیس سٹیشن چلنا ہوگا"۔"

www.novelsclubb.com

ایک آفیسر نے آکر حان سے کہا۔اس نے اپنا آرمی بیج دیکھایا۔

سوری سر"۔"

اس اہلکار نے فوراً سیلیوٹ کیا۔

"اس کو اتنا مارو کہ آئندہ کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی بھی جرأت نہ کرے"

حان نے آرڈر دیا۔اور ہالے نور کا ہاتھ پکڑ کر نکل گیا۔منساء کو وہ میسج کر چکا تھا کہ ٹیکسی لے کر چلی جائے اسے کچھ دیر لگے گی۔

www.novelsclubb.com

حان نے ہالے نور کا ہاتھ پکڑا اور اسے گاڑی کے پاس لے گیا۔اس کو فرنٹ سیٹ پر بیٹھا کر خود ڈرائیو کرنے لگا۔اپنا غصہ اس نے کیسے قابو کیا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا۔

ہالے نور اپنی انگلیاں چٹخانے لگی۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیسے اپنی صفائی دے۔حان نے اس سے کچھ نہیں پوچھا تھا اور یہ ہی بات اسے بے چین کر رہی تھی۔

ابراہیم ہاؤس کے باہر گاڑی روکنے کے بعد حان نے کہا۔

اپنے باپ، بھائی اور شوہر کے علاوہ آئیندہ کسی پر بھروسہ مت کرنا۔مجھ پر بھی نہیں۔" کیونکہ نامحرم مرد پر بھروسہ کرنا عورت کی سب سے بڑی بے وقوفی ہوتی ہے"۔

حان نے ونڈ سکرین سے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن تم تو میرے محافظ ہو؟"

کاش وہ ایک نظر اسے دیکھ لیتا۔ہالے نور کے دل نے شدت سے خواہش کی۔

میں کوئی فرشتہ نہیں ہوں جو بہک نہیں سکتا۔ویسے بھی تنہائی میں دو نامحرم لوگوں کے "
"شیطان ہوتا ہے۔ بہکنے میں وقت ہی کتنا لگتا ہے؟

حان نے طنز کرتے ہوئے کہا۔

"اگر نامحرم مخلص ہو تو؟"

نہ جانے کس احساس کے تحت وہ پوچھ بیٹھی۔

نامحرم کبھی مخلص نہیں ہوتا اور جو مخلص ہو وہ نامحرم رہنے نہیں دیتا"۔"

ہالے نور کے پاس کہنے کے لیے کچھ نہیں بچا تھا۔وہ خاموشی سے گاڑی سے اتر گئی اور حان زن سے کار بھگا کر لے گیا۔

یہ وہ شخص تھا جس سے اس نے کبھی سیدھے منھ بات نہیں کی تھی۔اور آج وہی شخص اس کا محافظ بنا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس انسان کو ہالے کا بھائی مسجد کے باہر سے اٹھا کر لایا تھا۔اس کا اصل کسی کو معلوم نہیں تھا۔لیکن ہالے نور یہ ضرور کہ سکتی تھی کہ اس کی رگوں میں ایک غیرت مند باپ کا خون دوڑتا ہے۔

****

میجر احدر اکنگ چیئر پر بیٹھ کر جھول رہے تھے۔ذوریز کے الفاظ بار بار ان کے کانوں میں گونج رہے تھے۔

اوہ! تو تم لوگوں کو میری حقیقت پتہ چل گی آخر"۔"

ان کی آنکھیں لال انگارا ہو رہی تھیں۔اگر ذوریز ہی زی تھا تو کیا اسی لیے وہ رستم پر اتنا مہربان تھا۔

حور کو تو وہ کچھ خاص نہیں جانتا تھا لیکن اس کا کیپٹن ہونا تو اس کے علم میں تھا۔ کیا اسی لیے اس نے حور کے بازو پر بچھو چھوڑا تھا۔

کیا ان کا ساتھ وہ ان کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے دے رہا تھا۔ سوچ سوچ کر ان کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا لیکن کوئی سرا ہاتھ نہیں آ رہا تھا۔

یہ پزل ابھی مکمل نہیں تھا۔ کچھ تھا جو مسنگ تھا۔ لیکن کیا؟ یہ سمجھ سے بالا تر تھا۔ اور اگر ذوریززی نہیں تھا تو اس نے جھوٹ کیوں بولا؟ سوال بہت تھے لیکن جواب کوئی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

آخر کار انھوں نے ذوریز سے دو ٹوک بات کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھے اور ذوریز کے کمرے کی طرف چل دیئے۔

ابھی کمرے کا دروازا کھولا ہی تھا کہ میجر ذوریز جائے نماز پر بیٹھے نظر آئے۔آنسو لڑیوں کی صورت ان کے گال بھگو رہے تھے۔وہ دعا مانگنے میں اتنے محو تھے کہ ان کی موجودگی سے بے خبر تھے۔

"میرے مالک! تو تو جانتا ہے میں بے قصور ہوں۔ میں تیرا ایک حقیر سا بندہ ہوں۔مجھے اس آزمائش میں سرخرو کر۔ مجھ پر اتنا بوجھ نہ ڈال جتنا مجھ میں اٹھانے کی سکت نہیں ہے۔

اے روز جزا و سزا کے مالک! میری بے گناہی ثابت کر دے۔تو جانتا ہے میں احد اور درے کی آنکھوں میں اپنے لیے بے اعتباری دیکھ کر ٹوٹ گیا تھا۔اسی لیے ان کے خدشے کی تصدیق کی میں نے۔

www.novelsclubb.com

اے رب ذوالجلال! مجھے صراط مستقیم پر چلا۔میری آزمائش آسان کر دے۔کچھ شک نہیں کہ تو ہر چیز پر قادر ہے"۔

میجر ذوریز نے دعا منگ کر چہرے پر ہاتھ پھیرا اور میجر احد جیسے آئے تھے ویسے ہی خاموشی سے چلے گئے۔

زی کی طرف سے کچھ دن انڈر گراؤنڈ رہنے کا آرڈر ملا تھا مگر اس کے بعد وہ زی پیلس جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔اب یہ پہیلی وہیں جا کر سلجھنی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

پر بم بلاسٹ ہونا تھا۔آرمی اور sentorias mall آخر وہ دن بھی آن پہنچا جب رینجرز کے اہلکار بھی وہاں موجود تھے۔

میجر ذوریز کے واقعے سے پہلے زی انھیں بتا چکا تھا کہ یہ خود کش دھماکہ ہو گا۔رستم زی کے رائٹ ہینڈ کی حیثیت رکھتا تھا تو یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ انھیں اپنے ناپاک عزائم سے بے خبر رکھتا۔

میجر ذوریز تو نظر بند تھے۔حان اور منساء کل ہی اسلام آباد پہنچے تھے۔

www.novelsclubb.com

اب میجر احد،در نجف،حان اور منساء کو ہی مل کر کچھ کرنا تھا۔آرمی اور رینجرز اس وقت سول ڈریسز میں موجود تھے۔

"ایوری ون"

میجر احد نے تالی بجا کر سب کو متوجہ کیا۔

"ہمیں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو یہاں سے باہر نکالنا ہے۔آج چونکہ اتوار ہے تو لوگوں کا رش بھی زیادہ ہے۔کل تین لوگ ہیں جن کے پاس خودکش بم ہیں۔

"now move ہمیں انھیں روکنا ہے۔

میجر احد حکم جاری کر کے چلے گئے۔

حان نے کچھ ہی دیر میں آدھا مال خالی کروا دیا تھا۔ میجر احد گراؤنڈ فلور پر، کیپٹن منساء سیکنڈ فلور پر جب کہ کیپٹن در نجف تھرڈ فلور پر دیکھ رہے تھے۔

میجر احد نے دیکھا ایک شخص بہت محتاط انداز میں ادھر ادھر دیکھ کر بیت الخلا میں جا رہا تھا۔ وہ انھیں مشکوک لگا۔

میجر احد اس کے پیچھے بیت الخلا میں گئے۔ وہ شخص اپنی جیکٹ پہن رہا تھا جب میجر احد نے اسے پیچھے سے دبوچ لیا۔ اس جیکٹ میں بم فٹ تھا۔

www.novelsclubb.com

انھوں نے اس کی گردن کی مخصوص نبض دبا کر اسے بے ہوش کیا اور اس کی جیکٹ اتار کر بم ڈفیوز کیا۔

"Major Ahad Ibrahim here! Situation is under control".

انھوں نے اپنے کان میں لگے ائیر پیس سے سب کو آگاہ کیا۔

دوسرے فلور پر منساء پھر رہی تھی جب اس نے ایک حاملہ عورت کو کچھ مشکوک پایا۔

وہ اس کے پیچھے ایک دکان کے چینجنگ روم میں گئی جب اس نے دیکھا کہ وہ اپنے پیٹ کے ساتھ بم باندھ رہی تھی۔

منساء نے اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر پیچھے سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اور وہ بم ایک طرف پھینک دیا۔

پھر اسے کلوروفارم سے بے ہوش کر کے وہ بم ڈفیوز کیا۔

"Captain Minsa Waqar speaking, situation is under control".

اس نے بھی اپنے کان میں لگے ائیر پیس سے سب کو اطلاع دی۔

www.novelsclubb.com

تیسرے فلور پر آؤٹو درنجف ہر انسان کو باریک بینی سے جانچ رہی تھی جب اسے ایک ستون کے پیچھے سے ہلچل محسوس ہوئی۔

وہ وہاں گئی تو ایک آدمی ایک پانچ سالہ بچی کو ہریس کر رہا تھا۔ وہ زبردستی اسے ایک جیکٹ پہننے کا کہہ رہا تھا اور وہ بچی مسلسل انکار کر رہی تھی۔

درے کو اس بچی میں بیلا نظر آئی۔ وہ ایک آفیسر نہیں ایک ماں بن کر سوچنے لگی۔

جہاں بات اولاد کی ہو وہاں ماں سے بڑا مجاہد کوئی نہیں ہوتا۔

درے طیش کے عالم میں اس شخص کی طرف لپکی۔ اور اس کے سر کی پشت پر اپنی بندوق کا دستہ دے مارا۔

وہ آدمی لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا۔ پھر اس نے مڑ کر درے کے منہ پر مکہ مارا۔ خون کی ایک لکیر اس کے منہ سے نکلنے لگی۔

درے نے پیچھے مڑ کر اس پر لاتوں اور گھونسوں کی بارش کر دی اور اس کو ادھ موا کر دیا۔

وہ بچی بہت سہم گئی تھی۔ درے نے اسے سینے سے لگایا۔

"آپ ٹھیک ہو بیٹا؟"

www.novelsclubb.com

انتہائی محبت سے اس نے پوچھا۔ وہ بچی اپنا سر بھی اس بات میں نہ ہلا سکی۔ پھر وہ اسے لے کر اس کی ماں کی ماں کے پاس چلی گئی۔

"Captain Dur e Najaf here! Mission successful".

اپنے کان میں لگے ائیر پیس سے اس نے اطلاع دی۔

وہ سب اس وقت مال کے باہر کھڑے تھے۔جو لوگ اس کام میں ملوث تھے انھیں فوج اپنے ساتھ لے گئی تھی۔

ویسے بندر! تم نے اتنے سارے لوگوں کو اتنے کم وقت میں باہر کیسے نکالا"۔"

www.novelsclubb.com

منساء سے رہا نہیں گیا تو پوچھ بیٹھی۔

وہ کیا ہے نا چھپکلی، ہماری عوام کھانے پینے کی بہت شوقین ہے۔ میں نے بس یہ بات" پھیلائی کہ سامنے موجود پارک میں مفت کا کھانا مل رہا ہے۔ اور مفت کی چیز کون چھوڑتا ہے بھلا؟ بس آدھی سے زیادہ عوام نکل گئی باہر"۔

حان نے گردن اکڑا کر بہت فخر سے اپنا کارنامہ بتایا۔ لیکن جو بھی تھا بات تو سچ تھی۔

وہ سب اپنے گھر کے لیے نکل گ ئے۔ آج کرنل ارتضیٰ کے سامنے میجر ذوریز کی پیشی تھی۔ کون جانے کیا فیصلہ ہونے والا تھا۔

لیکن کون جانے؟

www.novelsclubb.com

ایک لفظ محبت ہے

اسے کر کے دیکھو تم

بر باد نہ ہو جاؤ تو

میرا نام بدل دینا

ایک لفظ مقدر ہے

اس سے لڑ کر دیکھو تم

ہار نہ جاؤ تو

میرا نام بدل دینا

www.novelsclubb.com

ایک لفظ وفا کا ہے

زمانے میں نہیں ملتا

گر کہیں سے ڈھونڈ کر لاؤ تو

میرا نام بدل دینا

ایک لفظ جدائی ہے

اسے سہ کر دیکھو تم

گر ٹوٹ کر نہ بکھر جاؤ تو

میرا نام بدل دینا

کرنل ارتضیٰ آج ان کے گھر آئے تھے۔ میجر ذوریز کو ٹارچر سیل میں رکھا گیا تھا۔

کھلا گریبان، آستین کے بٹن کھلے ہوئے، سلوٹ زدہ کپڑے، آنکھوں کے نیچے حلقے، سرخی مائل نیلی آنکھیں، بکھرے بال، وہ اس میجر ذوریز سے بہت مختلف تھے جن کے چہرے کا سکون ان کی شخصیت کا خاصہ تھا۔

یہ تو کوئی مفلوک الحال شخص لگ رہا تھا۔ کرنل ارتضیٰ ان کے سامنے کرسی پر آ کر بیٹھ گئے۔

میجر احدان کے پیچھے سینے پر ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔ وہ بظاہر تو پُر سکون تھے لیکن آنکھوں میں اضطراب واضح دکھائی دے رہا تھا۔

"کیا تم ہی زی ہو؟"

کرنل ارتضیٰ نے استفسار کیا۔ میجر ذوریز خاموش رہے۔

www.novelsclubb.com

میں کچھ پوچھ رہا ہوں مسٹر ذوریز حسن"۔"

اب کی بار انھوں نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کیا لگتا ہے سر؟"

انھوں نے الٹا سوال کیا۔

"میری چھوڑو، تم اپنی بات کرو، کیا تم ہی زی ہو؟"

www.novelsclubb.com

کرنل ارتضیٰ نے تیسری بار اپنا سوال دہرایا۔

جی میں ہی زی ہوں"۔"

اگر وہ بولتے کہ میں زی نہیں ہوں تو بقول ان کے کوئی ان کی بات پر یقین نہیں کرتا۔اس لیے کسی کے سامنے الفاظ ضائع کرنے کا فائدہ؟

اچھا اگر تم ہی زی ہو تو یہ اجڑی ہوئی حالت کیوں بنائی ہوئی ہے۔زی کو تو اپنے گناہوں پر کبھی ندامت نہیں ہوئی"۔

انھوں نے طنز کرتے ہوئے کہا۔اب کی بار چپ ہونے کی باری میجر ذوریز کی تھی۔

www.novelsclubb.com

شطرنج کی بساط بچھ چکی تھی۔شہ مات کس کے حصے میں آنی تھی وہ پاک پروردگار اس کا فیصلہ کر چکا تھا۔لیکن آزمائش کی بھٹی سے گزر کر خالص کندن بن نے میں ابھی وقت تھا۔

سب کی آزمائش مختلف تھی۔سب کا انعام مختلف تھا۔لیکن آزمائش شرط تھی۔اس بند کمرے میں میجر ذوریز کی قسمت کا کیا فیصلہ ہوا تھا یہ ان تین نفوس کے علاوہ صرف اللہ جانتا تھا۔

میجر احد اور کرنل ارتضیٰ کمرے سے نکل آئے تھے۔اور پیچھے میجر ذوریز سر پکڑ کر بیٹھ گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

****

در نجف اس وقت بیڈ کی پائینی سے ٹیک لگائے اپنی زندگی کے سود و زیاں کا حساب لگا رہی تھی۔

اس نے زندگی میں کبھی ماں کا پیار نہیں دیکھا کیوں کہ اس کی پیدائش کے وقت ان کا انتقال ہو گیا تھا۔اس کے بابا نے اسے ہمیشہ ہاتھ کا چھالہ بنا کر رکھا تھا۔

اس کی ہر بات کو سر آنکھوں پر رکھا۔ہر چھوٹی بڑی خواہش پوری کی۔وہ آٹھ سال کی تھی جب ان کا انتقال ہو گیا۔اور وہ زمانے کے بے رحم شکنجے میں آ گئی۔

باپ کے بغیر ایک بیٹی کی کوئی زندگی نہیں ہوتی۔یہ دنیا ہر وقت اسے نوچنے کے لیے تیار رہتی ہے اور وہ اس کی زندہ مثال تھی۔

ان کے جانے کے بعد وہ اس دنیا کا مکروہ چہرہ دیکھنے کے قابل ہوئی اور اپنے تایا تائی کی سرپرستی میں آ گئی۔

اس کے ساتھ بہت برا سلوک کیا جانے لگا لیکن صد شکر کہ اس کی پڑھائی نہیں رکوادی گئی۔ان کا لوفر بیٹا ہر وقت اسے اپنی ایکس۔رے کرتی نظروں سے دیکھا کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

لیکن اس وقت وہ کسی کو کچھ بھی بتاتی تو اس کا اپنا کردار مشکوک ہو جاتا۔ہمارے معاشرے میں بیٹیوں کی غلطی معاف نہیں کی جاتی۔

بیٹیوں کا کردار ایک ایسا آئینہ ہوتا ہے جس پر ہلکی سی خراش بھی اس کو بد نما کر دیتی ہے۔ غلطی کسی کی بھی ہو، قصوروار عورت ہی ٹھہرائی جاتی ہے۔

اور یہ سب تو ازل سے ہوتا آرہا ہے۔

در نجف خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک باوقار لڑکی تھی۔ وہ ان لوگوں میں سے تھی جن کے ساتھ بیٹھ کر آپ دنیا کے ہر موضوع پر گفتگو کر سکتے ہیں لیکن وہ اپنی حدود جانتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اور دوسروں کو بھی ان کی حدود میں رکھنے کا فن اسے آتا تھا۔

وہ ایک بعزت دار لڑکی تھی۔ عزت کرنا اور کروانا جانتی تھی۔

جیسے تیسے کر کے اس نے انٹر کیااور اس کے بعد یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔اس کی تائی اور ان کے بیٹے نے بہت مخالفت کی لیکن وہ بھی اپنے نام ایک تھی

ایڈمیشن لے کر ہی دم لیا۔اور یہاں سے اس کی زندگی کے نئے باب کا آغاز ہوا۔

وہ،ذوریزاور احد کلاس فیلوز تھے۔اور خوش قسمتی سے ایک ہی بیچ میں تھے۔ان کے بیچ میں کل سات لڑکے اور سات لڑکیاں تھیں۔

www.novelsclubb.com

احد،درے کو بالکل اپنی چھوٹی بہن کی طرح سمجھتا تھا۔اس کے انداز میں درے کے لیے ہمیشہ بڑے بھائیوں کا سامان جھلکتا تھا۔

ذوریز کا لیا دیا انداز درے کو ہمیشہ اپنی جانب متوجہ کرتا تھا۔وہ دونوں دل ہی دل میں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے اور پسند کب محبت میں بدلی ان دونوں کو خبر نہ ہوئی۔

گریجویشن کے بعد ان تینوں نے پی۔ایم۔اے جوائن کیا۔منساء اور حان ان لوگوں سے ایک سال جونئیر تھے۔حان میجر احد کے توسط ان کی ٹیم میں شامل ہوا۔

جبکہ منساء ایک سلجھی ہوئی اور محبتوں کے لیے ترسی ہوئی لڑکی تھی۔اسے نہ ماں کی محبت ملی اور نہ باپ کی شفقت۔پھر ایک پلین کریش میں ان کی موت ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

منساء ایک بہت قابل ڈاکٹر تھی۔اپنی تنہائی سے گھبرا کر اس نے پی۔ایم اے جوائن کیا۔یہاں اس کی ملاقات درنجف سے ہوئی۔اس طرح ان دونوں کی دوستی ہوئی اور درے کے توسط وہ ان کی ٹیم میں شامل ہوئی۔

پی۔ایم اے سے پاس آؤٹ ہونے کے بعد ذوریزاور در نجف نے شادی کا فیصلہ کیا۔

ذوریزاپنے گھر والوں کے ساتھ میرا رشتہ لے کر آرہا ہے۔خبردارا گر آپ نے منع کیا" تو۔آپ کا وہ چھچھورا بیٹا زیادہ دن کر کھلی ہوا میں سانس نہیں لے سکے گا"۔

درے نے دوٹوک انداز میں اپنی تائی کو بہت کچھ باور کروادیا تھا۔اس کی بات میں چھپی دھمکی وہ باخوبی سمجھ گئیں تھیں کیونکہ اپنے بیٹے کی حرکتوں سے وہ اچھی طرح واقف تھیں۔

www.novelsclubb.com

اس طرح سادگی سے ان دونوں کا نکاح ہوا۔شادی کے ڈیڑھ سال بعد اللہ نے انھیں اپنی رحمت سے نوازا تھا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی ہر چھوٹی بڑی بات سے واقف تھے۔ بیلا کی پیدائش کے بعد درے کو لگا کہ اب ان کی زندگی سے اندھیرے کے بادل چھٹ گئے ہیں۔

انھوں نے بہت سے کیسز ایک ساتھ حل کیے۔ بہت بار موت کے منہ سے واپس آئے۔ لیکن اب ایک نئی آزمائش نے ان کی دہلیز پر دستک دی۔

"اللہ! کیا میری زندگی سے مصیبتیں کبھی ختم نہیں ہو سکتیں؟"

www.novelsclubb.com

ایک بے نام آنسو چپکے سے اس کی آنکھ سے نکلا اور کنپٹی میں جذب ہو گیا۔

کچھ سوچ کر وہ اٹھی۔ اسے ریڈ لائٹ ایریا جانا تھا معصوم لڑکیوں کو بازیاب کروانے۔

****

چندا بائی کے کوٹھے میں ایک نوجوان داخل ہوا۔ سنہری آنکھیں، گھنی داڑھی مونچھیں، گورا رنگ، گلے میں رنگ برنگی مالائیں پہنی ہوئی تھیں، بلو جینز کے اوپر وائٹ شرٹ، وہ صوفے پر پھیل کر بیٹھا تھا۔

اس کے سامنے ایک ادھیڑ عمر عورت کھڑی تھی۔ جس نے انڈین سٹائل کی گلابی رنگ کی ساڑھی پہنی تھی۔ وہ عورت اپنی فٹنس کے حساب سے ستائیس اٹھائیس برس کی لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہاں تو چندا بائی! کوئی نیا مال آیا یا نہیں"۔ اس نے خباثت سے چیونگم چباتے ہوئے کہا۔"

صاحب! آج ہی ایک دم تازہ "مال" آیا ہے۔ لیکن لڑکی زرا نخرے والی ہے۔ ابھی تیار" نہیں ہے اس کام کے لیے"۔

اس نے اپنے گلے میں موجود ہار پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا۔

میں منھ مانگی قیمت دینے کو تیار ہوں"۔"

اس نوجوان نے ترپ کا پتہ پھینکا جو سیدھا نشانے پر لگا۔

ٹھیک ہے! میں آپ کو اس کے کمرے میں لے چلتی ہوں"۔"

یہ کہ کر وہ اس نوجوان کے ساتھ چل پڑی۔

زیادہ تر لوگ اپنے نفس کے غلام ہوتے ہیں۔ان کو اس چیز سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ وہ چیز ان کو فائدہ دے گی یا نقصان۔انھیں بس اپنے نفس کی تسکین چاہیے ہوتی ہے۔

زمانے کی قسم, بے شک انسان سر تا پا خسارے میں ہے"۔ (العصر 1,2)"

چندا بائی نے دروازہ کھولا تو ایک لڑکی گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی تھی۔اس نے اس نوجوان کو اندر بھیجا اور خود دروازہ بند کر کے چلی گئ۔

اس لڑکی نے گھٹنوں پر سے سر اٹھایا۔اس کی کالی آنکھوں میں نمی تھی۔

دیکھو میرے پاس مت آنا۔ورنہ انجام اچھا نہیں ہو گا"۔"

اچانک وہ لڑکی بپھری شیرنی کی طرح دھاڑی۔

ریلیکس منساء! یہ میں ہوں درے"۔"

اس نے اپنی داڑھی مونچھیں ہٹائیں اور اپنی آواز نارمل کی۔ورنہ چندا بائی سے وہ مردانہ آواز میں بات کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تھینک گاڈ! تم آ گئی۔ورنہ پتہ نہیں مجھے ان لوگوں کو کب تک جھیلنا پڑتا۔"

منساء کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑے۔

"تم بتاؤ کچھ پتہ چلا ان لڑکیوں کے بارے میں؟"

درے نے کام کی بات کی۔آج کل وہ ویسے بھی زیادہ بولنے سے گریز کرتی تھی۔

ہاں! وہ لوگ کل رات کو یہاں سے لڑکیاں نکالیں گے اور حور کی معلومات کے مطابق" ان کو سری لنکا سمگل کریں گے"۔

منساء نے اب تک کی معلومات فراہم کی۔

"اوران کور کھا کہاں گیا ہے؟"

درے نے ان لڑکیوں کے بارے میں استفسار کیا۔

اس کوٹھے کے تہہ خانے میں جو کہ چندا بائی کے کمرے سے ہو کر نکلتا ہے"۔"

یہ سب کچھ انھوں نے سپائے کیمرا ز سے دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہمم! مطلب ہمیں کل رات یہاں ریڈ کرنی ہے۔میں میجر احد کو اطلاع دیتی ہوں"۔"

یہ کہ کر وہ باتھ روم میں گھس گئی۔

منساء کو اس کا یہ لیا دیا انداز بہت چبھا تھا لیکن وہ اس کے ذہنی دباؤ سے باخوبی واقف تھی۔

اس لیے سر جھٹک کر اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

.....

نادان ہوں، ناسمجھ ہوں، بے کار ہی سمجھو

دل روتا ہے، ہونٹ ہنستے ہیں، فنکار ہی سمجھو

www.novelsclubb.com

آج بہت دنوں بعد میجر احد کو موقع ملا تھا حور سے ملنے کا۔وہ رستم کے مخصوص حلیے میں گئے جب راستے میں انھیں ماہ بیر ملا۔

دونوں کے منھ کے زاویے ایک ساتھ بگڑے ایک دوسرے کو دیکھ کر۔پھر ایک دوسرے کو گھورتے ہوئے نکل گئے۔

کیوں کہ وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو پسند نہیں کرتے تھے۔

میجر احد، حور کے کمرے میں گئے۔وہ اس وقت سو رہی تھی۔اس کو دیکھتے ہی ناگواری کے بل ان کے ماتھے پر نمودار ہوئے۔

وہ سب اتنی ٹینشن میں تھے اور یہاں محترمہ خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی۔

بھئی غصہ آنا تو فطری تھا۔

وہ فوراً اس کے پاس گئے اور ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کرنا چاہا تو ایسا محسوس ہوا جیسے کسی گرم انگارے کو چھو لیا ہو۔

انھیں تشویش لاحق ہوئی۔ وہ فوراً زی کے سیکرٹ روم میں گئے اس سے ملنے لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

اگر ذوریز، زی نہیں ہے تو یہ زی ہے کون؟ اور گیا کہاں؟ اسے زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا؟

وہ واپس حور کے کمرے میں آئے اور ڈاکٹر کو کال کی۔ڈاکٹر نے آتے ہی ضروری علاج کیا۔

"سب ٹھیک تو ہے ناڈاکٹر؟"

ڈاکٹر نے انھیں عجیب سی نظروں سے دیکھا۔بے چینی ان کے انگ انگ سے جھلک رہی تھی۔

فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔جو زہر ان کو دیا گیا تھا یہ اس کا سائیڈ ایفیکٹ ہے۔میں نے "ڈرپ لگا دی ہے۔یہ صبح تک ٹھیک ہو جائیں گی۔

ڈاکٹر نے اپنے پروفیشنل انداز میں کہا اور چلی گئی۔

میجر احد کا یہاں رکنا ٹھیک نہیں تھا ورنہ وہ اسے اکیلے چھوڑ کر کبھی نہ جاتے۔

لیکن وہ ایک آرمی آفیسر تھے۔دل سے نہیں دماغ سے سوچتے تھے۔

وہ حور کے کمرے سے نکل گئے کیونکہ ابھی زی کو ڈھونڈنا زیادہ اہم تھا۔

****

www.novelsclubb.com

چودھویں کا چاند آج جوبن پر تھا۔ جہاں یہ رات بہت سے لوگوں کے لیے مسرت کا باعث تھی وہیں اسلام آباد کے ریڈ لائٹ ایریا میں واقع چندا بائی کے کوٹھے پر بہت سی لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کے منصوبے بنائے جارہے تھے۔

جب ایک لڑکی کی عزت کا سودا کر دیا جائے تو وہ زندہ درگور ہو جاتی ہے۔ یہاں موجود درندوں کے بھی کچھ یہی عزائم تھے۔ لیکن کاتب تقدیر نے کچھ اور ہی فیصلہ کیا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

چندا بائی کے کوٹھے پر اس وقت رقص و سرور کی محفلیں عروج پر تھیں۔ ترکتے نیم عریاں بدن اور ہوس زدہ نظریں ہر طرف دیکھی جاسکتی تھیں۔

وہ سب اس وقت حرام مشروب کے نشے میں بری طرح غرق تھے۔اس بات سے بے خبر کہ لقمۂ اجل بن نے بس کچھ ہی دیر لگنی تھی۔

اچانک فضا میں گولیوں کی تڑتڑاہٹ گونجی۔ہر طرف افراتفری پھیل گئی تھی۔

کچھ رقاصائیں جو جان بچا کر بھاگ نے کے چکر میں تھیں انھیں لیڈی کانسٹیبلز نے پکڑ لیا تھا

۔

کچھ بگڑے ہوئے امیر زادے جو اس وقت ہوش میں تھے، انھوں نے مزاحمت کی لیکن پولیس کے شکنجے میں آ گئے۔

البتہ چندا بائی وہاں سے فرار ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

منساء اور در نجف چندا بائی کے کمرے میں پہنچیں۔ منساء نے ایک شو پیس کھسکایا اور دیوار کے پیچھے سے ایک دروازہ برآمد ہوا۔

دروازہ کھولتے ہی سیڑھیاں نظر آئیں جو نیچے کی طرف جاتی تھیں۔

میجر احد اور کیپٹن حان بھی باہر سے سب کلئیر کر کے وہاں آ نکلے۔

درے اور منساء نیچے گئیں تو وہاں کا منظر دیکھ کر ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

بہت سی لڑکیاں وہاں نیم مردہ حالت میں تھیں۔ان کی حالت قابلِ رحم تھی۔کپڑوں کے نام پر ان کے جسم پر صرف چیتھڑے تھے۔

ان کو دیکھ کر انسانیت کے مردہ ہونے کا گمان ہوتا تھا۔ یہ سب ان زمینی خداؤں کی اجارہ داری کا نتیجہ تھا جو بھول گئے تھے کہ ایک ذات آسمانوں پر بھی ہے۔

وہ ظالم کی رسی دراز تو رکھتا ہے لیکن جب پکڑ کرنے پر آئے تو پھر کچھ بھی نہیں بچتا۔ جو فرعون کو دریا میں غرق کر سکتا ہے اور نمرود کو مچھر کے ذریعے ہلاک کر سکتا ہے اس کے لیے کیا ناممکن ہے؟

www.novelsclubb.com

لیکن کوئی سمجھے تب نا۔ لیکن کوئی سمجھے تو۔

وہ لوگ جلدی سے آگے بڑھیں اور وہاں موجود پردوں سے ان کے بدن ڈھانپنے لگیں۔

اتنے میں وہاں میجر احد اور کیپٹن حان بھی آگئے۔

ان کو جلدی سے نکالو یہاں سے اور پولیس وین میں بٹھاؤ، ہری اپ"۔"

www.novelsclubb.com

میجر احد دھاڑے۔

ان لڑکیوں سے یہاں پر حیوانوں سے بدتر سلوک کیا جاتا تھا۔ یہ وہ لڑکیاں تھیں جنھیں ورغلا کر، محبت کے جال میں پھنسا کر یا پھر نوکری کا لالچ دے کر یہاں لایا جاتا تھا۔

ایک لڑکی کا کردار بنانے میں اس کے باپ اور بھائی کا بہت بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ جہاں ذرا سی نظر چوک جائے وہاں بنی بنائی عزت خاک میں مل جاتی ہے۔

www.novelsclubb.com

ایک مرد کو اپنے گھر کی عورتوں کو اتنا اعتماد ضرور دینا چاہیے کہ کوئی بھی نامحرم اسے ورغلا نہ سکے۔وہ اپنا ہر مسلہ بغیر ڈرے بتا سکے۔

ان لڑکیوں کو پولیس کی مدد سے وہاں سے نکالا گیا۔

میجر احد اور منساء ایک دفعہ ایک دفعہ دوبارہ وہاں چیک کرنے آئے۔اتنے میں ایک ہیولا دروازے کے پیچھے سے نکلا اور باہر کی جانب لپکا۔

منساء نے اس کی ٹانگ پر گولی چلائی اور وہ ہیولا لڑکھڑا کر گر گیا۔

وہ کوئی اور نہیں چندا بائی تھی۔ منساء نے اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا۔

"اسے لے جاؤ یہاں سے۔اس کا معاملہ بعد میں دیکھتے ہیں۔"

میجر احد نے چندا بائی کو دیکھ کر آرڈر دیا۔

منساءاسے لے کر وہاں سے چلی گئی اور میجر احد اگلا لائحہ عمل سوچنے لگے اس بات سے بے خبر کہ ابھی ایک اور طوفان ان کا منتظر ہے۔

****

www.novelsclubb.com

وہ چاروں اس وقت اپنے گھر میں موجود تھے۔ میجر احد دوہری اذیت کا شکار تھے۔

ایک طرف ان کے جان سے عزیز دوست پر دہشت گرد ہونے کا الزام لگا تھا تو دوسری طرف حور جوزی پیلس میں موجود تھی۔ خراب طبیعت نے اس کے چہرے کی ساری شادابی نچوڑ لی تھی۔

میجر احد آگے کا لائحہ عمل بتانے لگے تھے کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ وہ لوگ چونک گئے۔ یہ ایک فطری عمل تھا۔ کیونکہ رات کے دس بجے کوئی بھی شریف النفس انسان کسی کے گھر نہیں آتا۔

میجر احد نے دروازہ کھولا۔ باہر پولیس کھڑی تھی۔ وہ ٹھٹھک گئے لیکن جلد ہی خود کو کمپوز کر لیا۔

"جی کس سے ملنا ہے آپ کو؟"

میجر احد نے آئیبرو آچکا کر پوچھا۔ حان، منساء اور درے بھی وہاں آگئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کیپٹن حان حارث یہیں رہتے ہیں؟"

ایس۔پی احتشام نے پوچھا۔

جی میں ہی کیپٹن حان حارث ہوں"۔"

www.novelsclubb.com

حان نے آگے بڑھ کر جواب دیا۔

آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔ ہمارے پاس آپ کے خلاف اریسٹ وارنٹ ہے"۔"

ایس۔پی احتشام نے مطلع کیا۔

www.novelsclubb.com

"ایک منٹ! کس جرم کی پاداش میں لے کر جا رہے ہیں آپ کیپٹن حان حارث کو؟"

اب کی بار درے آگے بڑھ کر بولی۔

ایم۔این۔اے فرقان جبیل نے اپنے بیٹے روحیل فرقان پر جان لیوا حملہ کرنے اور "
ڈرگز کی سمگلنگ کرنے کے جرم میں ان کے خلاف ایف۔آئی۔آر کٹوائی ہے"۔

www.novelsclubb.com

ایس۔پی احتشام کی بات سن کر حان کے ذہن میں جھماکہ ہوا۔اسے فوراً سمجھ آگئی تھی کہ
یہ روحیل فرقان کون ہے۔

ایک منٹ"۔"

میجر احد نے کچھ سوچ کر کرنل ارتضیٰ کا نمبر ملایا۔ان کو ساری بات بتا کر فون ایس۔پی احتشام کی طرف بڑھایا۔۔

دوسری طرف انھوں نے نجانے کیا کہا لیکن پولیس وہاں سے چلی گئی تھی۔شرط یہ رکھی گئی تھی کہ حان کو ایک ہفتے کے اندر اندر اپنی بے گناہی کا ثبوت دینا ہو گا۔

www.novelsclubb.com

"یہ روحیل فرقان کا کیا چکر ہے؟"

میجر احد نے حان کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

حان چاہتا تھا کہ ہالے نور کی ذات کا پردہ رہ جائے لیکن اب یہ ممکن نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے میجر احد کو صاف صاف بتا دیا تھا کہ کیسے اس نے ہالے نور کو روحیل فرقان سے ہوٹل میں بچایا۔

میجر احد پر گڑھوں پانی گر گیا۔ جس بہن پر انھیں خود سے زیادہ مان تھا اس نے ہی ان کی عزت کی پرواہ نہیں کی۔ زندگی میں پہلی بار ان کے کندھے جھکے تھے۔ ورنہ ان کی بہن تو ان کا غرور تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ سوچنا بھی نہیں چاہتے تھے کہ اگر حان نہ ہوتا تو ان کی بہن پر کتنی بڑی قیامت ٹوٹ پڑتی۔وہ حان کے بے حد مشکور تھے۔

در نجف کے دل میں حان کی عزت کہیں گنا بڑھ چکی تھی۔

اور منساء۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے شاید آج پہلی بار حان کو غور سے دیکھا تھا۔اور اس کے دیکھنے کا نظریہ ہی بدل گیا۔ وہ لاکھ شوخ و چنچل سہی لیکن لڑکیوں کی عزت کے معاملے میں اس سے زیادہ سخت مزاج بھی کوئی نہیں تھا۔میجر احد بھی نہیں۔۔۔۔۔

یقینِ محکم

حیادار زمانے کا گناہگار شخص ٹھہرا میں

پرہیز گاروں سے درخواست ہے پرہیز کیجئے

چندا بائی اس وقت آئی۔ایس۔آئی ہیڈ کوارٹر کے جیل میں قید تھی۔منساءاور حان بھی وہیں تھے۔اوران کی ذمہداری چندا بائی سے سچ اگلوانا تھی۔

"کیوں کیا یہ سب؟کیا ملا اتنی لڑکیوں کی زندگی برباد کر کے؟"

حان نے سپاٹ انداز میں پوچھا۔

سکون"۔"

یک لفظی جواب آیا۔

"کیا مقصد تھا اس سب کے پیچھے؟"

www.novelsclubb.com

پھر سوال آیا۔

بدلہ"۔"

پھر سے یک لفظی جواب۔

"زی کون ہے؟"

منساء کا سوال غیر متوقع تھا۔اب کے چندا بائی چپ ہو گئ۔

www.novelsclubb.com

معلوم نہیں"۔"

کچھ دیر بعد اس نے نظریں چراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کو زرا یاد کرواؤ زی کون ہے؟"

حان نے منساء کو کہا اور خود کمرے سے نکل گیا۔

"تمھیں نہیں پتا کہ زی کون ہے؟"

منساء اس کے سامنے آئی اور اس سے استفسار کیا۔

www.novelsclubb.com

نہیں"۔"

چندا بائی ابھی بھی اپنے موقف پر ڈٹی ہوئی تھی۔

منساء سائڈ پر لگے درازوں کے پاس گئی اور سب سے اوپر والا دراز کھولا۔اس میں سے ایک شیشی نکالی جس میں سیاہ رنگ کا مائع تھا۔

اس کو سیرنج میں بھر کر چندا بائی کی گردن میں لگا دیا۔چوں کہ چندا بائی کے ہاتھ کرسی سے بندھے ہوئے تھے اس لیے وہ کوئی مزاحمت نہ کر سکی۔اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا جسم مفلوج ہونے لگا۔

www.novelsclubb.com

ابھی بھی وقت ہے سوچ لو،اگر ہماری مدد کرنے کے لیے راضی ہو جاتی ہو تو میں اس زہر کا تریاق دے دوں گی ورنہ۔۔۔۔۔"

اس ورنہ کے پیچھے چھپی دھمکی سے وہ واقف تھی۔منساء نے ایک سفید رنگ کا محلول اس کے سامنے رکھا جو یقیناً اس زہر کا تریاق تھا۔

چندا بائی حقیقتاً ڈر گئی تھی۔اس نے جلدی سے اپنی پلکیں جھپکائیں گویا اس کی بات ماننے کا عندیہ دیا ہو۔

منساء نے وہ سفید محلول اس کے بازو میں انجیکٹ کر دیا۔اتنے میں حان بھی دروازہ کھول کر اندر آ گیا۔

www.novelsclubb.com

آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ پوچھا۔منساء نے پلکیں جھپکنا کر اس کو تسلی دی۔

تھوڑی دیر بعد چندا بائی واپس ٹھیک ہو گئی تھی۔گویا اس کیمیائی مادے کا اثر ختم ہو گیا تھا۔

"اب بتاؤ، کیوں کیا یہ سب؟"

حان نے پھر اپنا سوال دہرایا۔

بدلہ لینے کے لیے۔ میرے بابا ایک اینٹی کرپشن کمپنی میں ملازمت کرتے تھے۔ ایک" دفعہ ان کے پاس ایک مشہور سیاست دان کے خلاف کیس آیا

اس کی طرف سے انھیں بہت دھمکیاں ملی کیوں کہ ان کے پاس اس کے خلاف کافی ثبوت تھے۔ لیکن وہ پیچھے نہ ہٹے۔

میرے بابا بہت انصاف پسند انسان تھے۔وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم سے بہت متاثر تھے۔

جب وہ لوگ انھیں بازنہ رکھ سکے تو آخری حربے کے طور پر ہمارے گھر کچھ غنڈوں کو بھجوادیا۔ان غنڈوں نے میرے ماں باپ کو گولیوں سے بھون دیا اور میری عزت تار تار کردی۔پھر مجھے اس کوٹھے میں چھوڑ کر چلے گئے۔

میرے اندر انتقال کی آگ جل رہی تھی۔اس دن میں نے قسم کھائی کہ اگر میری عزت "محفوظ نہیں رہ سکی تو کسی اور لڑکی کی عزت بھی محفوظ نہیں رہنے دوں گی۔

www.novelsclubb.com

چندا بائی کی کہانی سن کر حان اور منساء کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

تمھارے ساتھ جو ہوا وہ غلط تھا لیکن تم نے جو کیا وہ زیادہ غلط تھا۔ تمھیں چاہیے تھا کہ " فوج میں شامل ہو کر اپنے والدین کو انصاف دلواتی لیکن تم نے ایسا نہیں کیا۔

"ابھی بھی وقت ہے، اگر ہماری مدد کرو گی تو ہو سکتا ہے کہ تمھاری سزا کچھ کم ہو جائے۔

حان کی بات سن کر چندا بائی کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ لیکن اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

"کیسی مدد؟"

ایک لمحہ لگا تھا چندا بائی کو فیصلہ کرنے میں۔

www.novelsclubb.com

"ہمیں بتادو کے زی کون ہے؟"

یہ ایک ایسا سوال تھا جس کا جواب ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل رہا تھا۔

میں نہیں جانتی، میں سچ میں نہیں جانتی۔مجھے ماہ بیر کی طرف سے آرڈرز ملتے تھے۔"
لیکن اس کا بھی صرف نام جانتی ہوں۔اسے کبھی دیکھا نہیں ہے"۔

اوران لوگوں کی آخری امید بھی دم توڑ گئی۔وہ لوگ جانے لگے تو منساء اچانک رکی اور مڑ کر چندا بائی کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

میں نے تمہیں کوئی زہر نہیں دیا تھا۔وہ ایک کیمیکل تھا جو میں نے خود بنایا تھا۔اس کی وجہ "
"سے انسان پندرہ منٹ تک مفلوج ہو جاتا ہے اور بعد میں خود ہی ٹھیک ہو جاتا ہے۔

چندا بائی کے چہرے پر بے یقینی سی بے یقینی تھی۔

"اور وہ اینٹی ڈوٹ؟"

اس کے لب پھڑ پھڑائے۔

وہ گلوز کا پانی تھا"۔"

www.novelsclubb.com

منساء نے کندھے اچکائے۔ یہ ان آرمی والوں کا طریقہ تھا سچ اگلوانے کا۔

****

حور کی طبیعت اب قدرے بہتر تھی۔وہ نماز پڑھ رہی تھی جب دروازہ کھلا۔کوئی خاموشی سے اندر آیا اور پنجوں کے بل اس کے پاس بیٹھ گیا۔

حور سکون سے اپنی نماز ادا کر رہی تھی۔اس کے چہرے پر حوروں کی سی پاکیزگی تھی۔وہ سراپا نور تھی۔

اس نے دعا مانگ کر چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اپنے پاس بیٹھے وجود پر ایک نگاہِ غلط ڈال کر آگے بڑھ گئی۔وہ زی تھا۔

"تم نماز کیوں پڑھتی ہو؟"

زی کا سوال غیر متوقع تھا۔ کم از کم وہ اس سے اس سوال کی امید نہیں رکھتی تھی۔

"کیوں کہ یہ اللہ کا حکم ہے؟"

اس نے پر سکون ہو کر جواب دیا اور بیڈ پر بیٹھ گئ۔ زی بھی اس کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔

"جب انسان کو اللہ نظر نہیں آتا تو اسے مانتا کیوں ہے؟"

www.novelsclubb.com

یہ ایسا سوال تھا جو ہر انسان کے ذہن میں کبھی نہ کبھی ضرور آتا ہے۔

جب انسان کو درد نظر نہیں آتا تو اسے محسوس کیوں کرتا ہے؟"

حورین نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

اللہ نظر نہیں آتا لیکن وہ اپنی نشانیوں سے محسوس کیا جاتا ہے۔ وہ اپنی نشانیوں سے پہچانا جاتا ہے۔"

حورین نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔ اس کا اللہ پر یقین اتنا محکم تھا کہ کوئی بھی چیز، کوئی بھی شخص اسے کبھی لاجواب نہیں کر سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اللہ کی تو اتنی مخلوق ہے، پھر اسے تمھاری نماز کی کیا ضرورت؟"

وہ کچھ تلخ ہوا۔

ضرورت اللہ کو میری نمازوں کی نہیں ہے، مجھے اس کی ہے۔ وہ تو ہر پل، ہر لمحہ میرے" ساتھ ہے۔ نماز تو ایک ذریعہ ہے اسے اپنی محبت دکھانے کا کیونکہ وہ تو سب سے محبت کرتا ہے"۔

حور کے اطمینان میں کوئی فرق نہیں آیا۔

"کیا اللہ مجھ سے بھی محبت کرتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

زی کے الفاظ اور انداز میں بے یقینی تھی۔ اس جیسے گناہگار شخص سے "وہ" کیسے محبت کر سکتا ہے؟

بالکل! وہ سب سے محبت کرتا ہے، وہ سب کی پکار سنتا ہے"۔"

نہ جانے کیوں حورین کو اس کے سوالوں کے جواب دینا اچھا لگ رہا تھا۔ اگر اس کی وجہ سے کوئی ایک بھٹکا ہوا انسان بھی راہ راست پر آجائے تو یہ اعزاز کی بات تھی۔

کیا وہ میری پکار بھی سنے گا"۔"

زی کو اپنی کیفیت سمجھ نہیں آرہی تھی۔ نہ جانے کیوں وہ سوال پہ سوال کر رہا تھا۔

-: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا"

موسیٰ! جب میرا کوئی نیک بندہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کا ایک دفعہ جواب دیتا ہوں "لبیک" میں حاضر ہوں۔

لیکن جب میرا گناہ گار بندہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کا دو دفعہ جواب دیتا ہوں۔

لبیک، لبیک"۔"

میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں"۔

یہ واقعہ سننے کے بعد زی کی آنکھ نم ہو گئ۔ وہ رب کتنا مہربان تھا۔ اسے تو کبھی اندازہ ہی نہ ہو سکا۔

www.novelsclubb.com

حور کی باتوں نے اس کے سوئے ہوے ضمیر کو جگا دیا تھا۔ اب دیکھنا یہ تھا کہ وہ صراطِ مستقیم چنتا ہے یا اپنے ضمیر کو مار دیتا ہے۔

****

حور کے کمرے سے نکلنے کے بعد زی اپنے پیلس سے بھی نکل گیا تھا۔ حور کی باتوں نے اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔ وہ اپنے پیلس سے نکلا اور در در کی خاک چھاننے چل دیا۔

دوسری طرف حور کو جب یقین ہو گیا کہ زی اپنے پیلس سے نکل چکا ہے تو وہ بھی اپنے کمرے سے نکل آئی۔ گارڈز کو چکما دے کر زی کے سیکرٹ روم آ پہنچی۔

وہاں آج بھی وہی وحشت زدہ ماحول تھا۔ حور ین ٹیبل کے پاس گئی اور دراز سے وہ ڈائری نکالی۔ وہاں زی کا کوئی نیا منصوبہ نہیں لکھا ہوا تھا۔

اس نے کسی ثبوت کی تلاش میں ارد گرد دیکھا لیکن ندارند۔

میجر احداس سیکرٹ روم میں پہلے ہی جیمرز لگا چکے تھے۔جس کی وجہ سے زی کو حور کے وہاں آنے کا سگنل نہیں ملا۔

یہاں سے مایوس ہو کر وہ بک شیلف کے پاس آئی۔وہ مخصوص کتاب باہر نکالی جس سے جم روم کا دروازہ کھل گیا۔

وہ اندر آئی۔ ایک ایک چیز کو اچھی طرح چیک کیا لیکن بے سود۔اب اس نے دیواروں کو چیک کرنے کا فیصلہ کیا جو آدھی سے زیادہ ٹائلز سے بھری ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اس نے دائیں جانب والی دیوار سے آغاز کیا۔سب سے کونے والی ٹائل کو مٹھی سے ٹیپ کیا اور آگے بڑھنے لگی۔

عین درمیان میں آکر ایک ٹائل کے پیچھے سے عجیب سی آواز آئی۔حور نے اس ٹائل کو اندر کی طرف دھکیلا۔

گڑگڑ کی آواز کے ساتھ کچھ ٹائلز نیچے ہو گئیں اور ایک دروازہ نمودار ہوا۔اس نے حیرت سے وہ دروازہ دیکھا اور اندر چلی گئی۔

اندر کا منظر دیکھ کر وہ حیرت زدہ رہ گئ۔ایک گلاس وال کے ذریعے کمرے کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک حصے میں طرح طرح کے اوزار پڑے تھے۔ کیل، ہتھوڑا، بلیڈ، چاقو، پلاس اور نہ جانے کیا کیا۔ایک جگہ رسیاں، زنجیریں اور لکڑی کی کرسیاں پڑی تھیں جن پر خون لگا ہوا تھا۔

اور اتنی گندی بدبو کے سانس لینا دشوار تھا۔

یہ یقیناً گزی کا ٹارچر سیل تھا۔ حورین نے اپنے موبائل سے اس جگہ کی مختلف زاویوں سے تصویر لی۔ حور نے شیشے کی دیوار کے پار نظر دوڑائی تو وہ ایک الگ ہی دنیا تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد گلاس وال کا دروازہ کھول کر اندر گئی تو وہاں مختلف کمپیوٹرز پڑے تھے۔ اور چائے کا مگ بھی۔ایسا لگتا تھا کوئی ابھی ابھی اٹھ کر یہاں سے گیا تھا۔

حور نے اپنی پینٹ کی جیب سے ایک یو ایس بی نکالی اور کمپیوٹر سے جوڑ دی۔اور جو فائلز اہم لگیں وہ کاپی کر لیں۔

پاسورڈ توڑنا اور کوڈز کوڈی کوڈ کرنا انھیں ٹریننگ میں سکھایا جاتا تھا۔اس لیے یہ اس کے لیے مشکل نہیں تھا۔

اس نے وہاں موجود دس بارہ فلیش ڈرائیوز اپنی پکڑ میں ڈالیں اور باقی کی اس چھوٹے پرس میں جو وہ ہر وقت اپنے کندھے سے لٹکا کر رکھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ پورے وثوق سے کہ سکتی تھی ان میں یقیناً وہ ثبوت تھے جن کے لیے وہ یہاں آئی تھی۔ لیکن ابھی زی پیلس سے نکلنا خطرے سے خالی نہیں تھا۔

وہ موقع دیکھ کر یہاں سے فرار ہونا چاہتی تھی۔وہ زی کے سیکرٹ روم میں پہنچی تو اپنے پیچھے کلک کی آواز آئی۔

یقیناً اس ٹارچر سیل میں جو کوئی بھی موجود تھا وہ واپس آ گیا تھا۔اس کے سیکرٹ روم میں پہنچنے سے پہلے حور وہاں سے نکل گئی تھی۔

اور پھر اپنے کمرے میں پہنچ کر ہی اس نے سکون کا سانس لیا۔اب اسے یہ ثبوت کسی طرح میجر احد تک پہنچانے تھے۔

www.novelsclubb.com

یقینِ محکم

!سنو

وہ جو دل میں تیرا مقام ہے

کسی اور کو وہ دیا نہیں

وہ جو رشتہ تجھ سے بن گیا

کسی اور سے وہ بنا نہیں

وہ جو سکھ ملا تیری ذات سے

کسی اور سے وہ ملا نہیں

تو بسا ہے آنکھوں میں جب سے

کوئی اور ایسا بسا نہیں

www.novelsclubb.com

منساء نے غزل لکھ کر اپنی ڈائری بند کر دی۔اس کی سوچوں کا رخ ناچاہتے ہوئے بھی حان کی طرف چلا گیا۔

جس نے اس سے بے تحاشا محبت کی تھی۔ لیکن وہ تو اسے ہمیشہ لاابالی سا لڑکا سمجھتی رہی۔ جو ہر وقت شرارتوں اور موج مستی کے لیے تیار رہتا تھا۔

پچھلے کچھ دنوں میں اس نے حان کا ایک الگ ہی روپ دیکھا تھا۔ اسے یاد تھا پی۔ ایم۔ اے سے پاس آؤٹ ہونے کے بعد جب اس نے ان کی ٹیم جوائن کی تھی تب حان نے اسے شادی کے لیے پرپوز کیا تھا۔

اور منساء نے اسے یہ کہ کر انکار کر دیا تھا کہ وہ ابھی شادی کے لیے تیار نہیں ہے۔ اس کے بعد ان دونوں کے درمیان اس موضوع پر گفتگو نہیں ہوئی۔

www.novelsclubb.com

حان حارث کون تھا؟

منساء کو یہ درے سے پتہ چلا تھا۔وہ ایک لاوارث بچہ تھا۔جس کے والدین اسے مسجد کے باہر چھوڑ کر چلے گ ئے تھے۔

میجر احد اور میجر ذوریز اس دن عشاء کی نماز پڑھ کر گھر جا رہے تھے جب انھیں کسی بچے کے رونے کی آواز آئی۔

www.novelsclubb.com

مسجد کی سیڑھیوں سے تھوڑی دور ایک بے بی بیگ پڑا تھا۔وہ پاس گئے تو بیگ کے اندر ایک بچہ بھوک کی وجہ سے بلک بلک کر رو رہا تھا۔

اس کو دیکھ کر ان دونوں کا دل ہمدردی سے بھر گیا اور وہ اسے گھر لے آئے۔ مسز ابراہیم نے شروع میں تو بہت مخالفت کی لیکن پھر چار و ناچار اسے قبول کر لیا۔

لیکن ہالے نور کے دل میں اس کے خلاف نفرت ضرور انڈیل دی تھی۔ حان کی تربیت میجر احد نے خود کی تھی۔

وہ خود اس وقت بہت چھوٹے تھے لیکن اس کو کھانا کھلانا، نہلانا دھلانا حتیٰ کہ اس کے پیمپرز بھی خود بدلے تھے انھوں نے۔

www.novelsclubb.com

ہمدردی پہلے انسیت اور پھر محبت میں بدلتی چلی گئی۔ اور حان حارث، احد ابراہیم کو سگی اولاد کی طرح عزیز ہو گیا۔

یہ تھی حان حارث کی کہانی۔

لیکن منساء وقار کون تھی؟

ایک ایسی لڑکی جس نے زندگی کی ہر آسائش سے لطف اٹھایا لیکن ایک چیز کی کمی اسے بھی تھی۔

محبت"۔"

اس نے زندگی میں کبھی ماں باپ کی محبت نہیں نہیں دیکھی تھی۔چونکہ اس کے والدین ایلٹ کلاس سے تعلق رکھتے تھے،ان کے پاس اپنی اکلوتی بیٹی کو دینے کے لیے پیسے کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔

نہ محبت،نہ توجہ۔

اپنی ٹیم کے ساتھ کام کرتے ہوئے منساء کو میجر احد سے محبت ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ صرف ایک وقتی کشش تھی جسے وہ محبت کا نام دیتی تھی۔

اس نے کہیں پڑھا تھا کہ اگر آپ کے سامنے دو لوگ ہوں، ایک وہ جسے آپ چاہتے ہوں اور دوسرا وہ جو آپ کو چاہتا ہو تو ہمیشہ اس کو چنو جو آپ کو چاہے۔

کیوں کہ وہ شخص آپ کو محبت، عزت، مان، اعتبار سب دے سکتا ہے۔ لیکن کیا یہ سچ میں اتنا آسان ہے؟

"لڑکیوں کو محبت کی اجازت کیوں نہیں ہوتی؟"

اس نے خود سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

لڑکیوں کو محبت کی اجازت ہوتی ہے لیکن کوئی بھی محبت، عزت اور ماں باپ کے مان" سے بڑی نہیں ہوتی۔ محبت کرنا گناہ نہیں ہے، اس میں بھٹک جانا گناہ ہے۔ محبت میں پاکیزگی شرطِ اول ہے"۔

اس کے ضمیر نے اسے جواب دیا۔ منساء نے ایک تھکا ہوا سانس خارج کیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

****

www.novelsclubb.com

زی بے مقصد سڑکوں پر گاڑی چلاتا رہا۔ اس کے دل و دماغ میں ایک جنگ جاری تھی۔

دل کہتا تھا کہ سب کچھ چھوڑ کر توبہ کر لو۔

دماغ کہتا تھا کہ نہیں! تمھیں بدلہ لینا ہے۔اپنے خاندان والوں کا بدلہ۔ جنھیں ایک ایک کر کے مار دیا گیا۔ تمھارے باپ نے ساری زندگی اس ملک کے لیے وقف کر دی۔اور بدلے میں کیا ملا؟

غدار کا خطاب۔

www.novelsclubb.com

یہ سب سوچ کر اس کا دماغ کھولنے لگا۔اسے معلوم ہی نہیں ہوا کہ کب رات کے سائے اپنے پر پھیلانے لگے۔

تھک ہار کر اس نے ایک سنسان سڑک پر گڑی روک دی اور پیدل چلنے لگا۔اپنا ماسک اس نے گاڑی میں ہی اتار دیا تھا۔

دیکھنے میں وہ کوئی مجذوب معلوم ہوتا تھا۔اس کے حلیے سے کوئی بھی اس کے ذہنی انتشار کا اندازہ لگا سکتا تھا۔

"اللہ اکبر،اللہ اکبر"

www.novelsclubb.com

دور کہیں مؤذن کی پر سوز آواز گونجی۔اس کے قدم میکانکی انداز میں مسجد کی طرف اٹھنے لگے۔

تیری اس دنیا میں یہ منظر کیوں ہے؟

کہیں زخم تو کہیں پیٹ میں خنجر کیوں ہے؟

ڈنا ہے تو ہر ذرے میں رہتا ہے

پھر زمیں پر کہیں مسجد کہیں مندر کیوں ہے؟

یہ رہنے والے دنیا کے ہیں تیرے ہی بندے

پھر کوئی کسی کا دوست کسی کا دشمن کیوں ہے؟

تو ہی لکھتا ہے سب لوگوں کا مقدر یارب

پھر کوئی بدنصیب اور کوئی مقدر کا سکندر کیوں ہے؟

www.novelsclubb.com

مسجد پہنچ کر وہ سب سے اوپر والی سیڑھی پہ جا بیٹھا۔اندر جانے کی ہمت اس میں نہیں تھی۔

او جھلیا! یہاں کیوں بیٹھا ہے؟ چل نماز کا وقت نکل رہا ہے"۔"

ایک نورانی شکل والے امام صاحب اس کے پاس آ کر کہنے لگے۔

مجھے اللہ کے پاس جانے سے شرم آتی ہے امام صاحب۔میں بہت گناہ گار ہوں۔زندگی" "میں کبھی نماز تک نہیں پڑھی۔کس منہ سے جاؤں گا اس کے پاس؟

www.novelsclubb.com

زی کی آواز نم ہو گئی۔

او جھلیا! جاناتواسی منھ سے پڑے گا کیونکہ یہ توتوبدل نہیں سکتا۔رہی بات گناہگار" ہونے کی تونیک یہاں پر کوئی بھی نہیں ہے۔لیکن پھر بھی سب اسی سے مانگتے ہیں کیونکہ وہ قہاراور جبار سے کہیں زیادہ غفورالرحیم اوررؤف الرحیم ہے"۔

امام صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔ناجانے کیسے مگر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

آنسو لڑیوں کی صورت میں اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔زندگی میں پہلی اور آخری باراس نے انتہائی خشوع وخضوع سے نمازپڑھی۔

سجدے میں جاکر وہ پھوٹ پھوٹ کر رودیا۔

اسی مسجد کے دوسرے کونے میں میجر ذوریز بھی بیٹھے تھے۔اگر وہ اس وقت اپنے گناہگار کو بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے دیکھ لیتے تو وہ بھی اسے معاف کر دیتے۔

لیکن زی کی قسمت میں کیا لکھا تھا،اس رب العالمین کے سوا کون جانتا تھا؟۔

****

میجر احد حورین کے کمرے میں آئے تو وہ اس وقت سو رہی تھی۔میجر احد کو غصہ چڑھا۔وہ جب بھی اس کے کمرے میں آتے تھے وہ سوئی ہی ہوتی تھی۔

وہ اس کے پاس گئے۔ایک جھٹکے سے اس کے اوپر سے کمفرٹر اتارا۔حورین کی آنکھ کھل گئی۔

وہ کافی دنوں سے ٹھیک سے سو نہیں سکی تھی۔ابھی ابھی آنکھ لگی تھی کہ ایک بلائے ناگہانی نازل ہو گئی۔

"آپ کو سونے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں ہے کیپٹن حورین داؤد؟"

جب حورین اٹھ کھڑی ہوئی تو میجر احد نے استہزائیہ انداز میں پوچھا۔

نہیں !کام تو مجھے بہت ہیں لیکن آپ کو بتانا میں ضروری نہیں سمجھتی"۔"

حورین پہلے تو میجر احد کی بات پر گڑبڑا گئی لیکن پھر خود کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔ یہ تو طے تھا اب وہ چپ نہیں رہے گی۔

اوہ رئیلی ! لیکن مجھے لگتا ہے کہ آپ یہاں صرف بستر توڑنے آئی ہیں۔اور کوئی کام نہیں ہے آپ کو"۔

میجر احد نے طنز کیا۔ حورین کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

جس کو جو لگتا ہے لگتا رہے۔مجھے پرواہ نہیں"۔"

حورین نے گویا ناک سے مکھی اڑائی۔

میجر احد کے چہرے پر ایک بھولی بسری مسکراہٹ چھب دکھا کر غائب ہو گئی۔

"اوہ مائی اللہ! آپ مسکراتے بھی ہیں میجر؟"

حورین نے آج پہلی بار میجر احد کو مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔ حیران ہونا تو فطری تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں میرا مسکرانا منع ہے؟"

میجر احد تو ٹھیک ٹھاک برامان گئے تھے۔

نہیں! لیکن مجھے لگا آپ کے مسکرانے پر ٹیکس لگتا ہے شاید"۔"

حورین نے مسکراہٹ دبائی جو میجر احد کی زیرک آنکھوں سے بچ نہ سکی۔

"اوکے حور! یہ بتاؤ کوئی کام کی بات پتہ چلی۔ کوئی ثبوت وغیرہ؟"

میجر احد جانتے تھے کہ حورین سے بحث کرنا فضول ہے اس لیے مدعے پر آئے۔

جی ایک منٹ"۔"

حور الماری کی طرف گئی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا بیگ نکال کر واپس آئی۔

"..... مجھے کچھ فلیش ڈرائیوز ملی تھیں۔ان میں وہ تمام ثبوت ہیں جو ہمیں چاہیے۔اور"

www.novelsclubb.com

وہ بیگ میجر احد کی طرف بڑھا کر اس نے اپنی جیب سے موبائل نکالا۔

یہ کچھ تصاویر ہیں جو ہمارے کام آسکتی ہیں۔میں نے آپ کو واٹس ایپ کی ہیں"۔'

حور نے انھیں سب بتایا تو وہ واقعی اس کے کام سے متاثر ہوئے بنا نہیں رہ سکے۔لیکن اس کی تعریف کرنا توان کی شان کے خلاف تھا۔

اگر یہی بات مجھے پہلے بتا دیتی تو میرا وقت بچ جاتا، نکمی خاتون"۔"

میجر احد نے حورین کو تنگ کرنے کی خاطر کہا۔

www.novelsclubb.com

اوہ مائی اللہ! باتوں میں خود نے لگایا ہوا ہے اور نکمی خاتون مجھے کہہ رہے ہیں۔اللہ پوچھے " آپ سے میجر "۔

حورین کو تو نکمی خاتون والی بات کا صدمہ ہی لگ گیا تھا اس لیے سارا ملبہ میجر احد پر ڈال دیا اور وہ چاہ کر بھی اپنی مسکراہٹ نہ روک سکے۔

مجھے لگتا ہے اب آپ کو جانا چاہیے "۔"

www.novelsclubb.com

دل کو قابو کرنا اختیار سے باہر ہو گیا تو نظر چرا کر ان کو جانے کا کہا۔اور خود سونے کے لیے لیٹ گئی۔

مطلب صاف تھا" جائیں مجھے مزید کوئی بات نہیں کرنی"۔

میجر احد کو بھی اپنی بے اختیاری کا اندازہ ہو گیا تھا لیکن یہ وہ واحد لڑکی تھی جس کے سامنے وہ بے بس ہو جایا کرتے تھے

سنو! اپنا خیال رکھنا"۔"

دل کی بات نے زبان کے ذریعے پیغام دیا اور وہ نظریں چرا کر چلے گ ئے۔

www.novelsclubb.com

اور حورین! اسے تو یقین ہی نہیں آیا کہ میجر احد نے اسے اپنا خیال رکھنے کو کہا ہے۔ وہ اپنی جگہ سن ہو گئ۔

دوسری طرف درنجف نے اس ساری فلیش ڈرائیوز کو ہیک کیا اور وہ سارے ثبوت آئی ایس آئی ہیڈ کوارٹر پہنچائے۔

یہ ان کا کامیابی کی طرف ایک بہت بڑا قدم تھا۔ لیکن کون جانے۔ سب سے بڑا امتحان تو ابھی باقی تھا۔

یقینِ محکم

www.novelsclubb.com

آنکھوں کے اندر بھی ہیں درکار آنکھیں

چہرے کے پیچھے بھی چہرہ ہو سکتا ہے

زی اپنے پیلس میں آتے ہی سیکرٹ روم میں بند ہو گیا۔وہ گہری سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا۔

اپنی زندگی کے سفر پر نظرِ ثانی کر رہا تھا۔

میں زی ہوں۔جس کا اصلی نام کوئی نہیں جانتا۔اور جو جانتے ہیں وہ میری حقیقت سے " واقف نہیں ہیں۔میں نے اپنی آدھی زندگی ایک کٹھ پُتلی کی طرح گزار دی۔

ماہ بیر میرا وہ دوست تھا جس پر میں نے سب سے زیادہ بھروسہ کیا۔ہر کام اس سے پوچھ کر کرنا گویا میری عادت بن گئی تھی۔

لیکن اس نے زندگی برباد کردی۔وہ چاہتا تو مجھے اس راستے سے روک لیتا جب کہ اس نے ایسا نہیں کیا۔اب تو مجھے دوستی کے لفظ سے بھی نفرت ہو گئی ہے۔

کاش میں کبھی بھٹکا نہ ہوتا۔ماہ بیر نے مجھے وہ فرعون بنا دیا جس کی لگامیں ہامان کے ہاتھوں میں ہوتی ہیں۔کاش میں کبھی بیرون ملک نہ گیا ہوتا۔

میری کبھی ماہ بیر سے ملاقات نہ ہوئی ہوتی اور گزشتہ بارہ سال میری زندگی میں نہ آئے ہوتے۔آہ کاش!"

www.novelsclubb.com

ندامت کے چراغوں سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

اندھیری رات کے آنسو خدا سے بات کرتے ہیں

وہ یہ سب سوچ رہا تھا کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔

کم ان"۔"

اس نے بے دلی سے جواب دیا۔تو دروازے کے پیچھے سے ماہ بیر کا چہرہ نمودار ہوا۔اس کو دیکھتے ہی زی کا حلق تک کڑوا ہو گیا اور اس نے اپنا رخ موڑ لیا۔

ماہ بیر کو اس کو انداز بہت چبھا لیکن یہ وقت ان باتوں کو کرنے کا نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"زی تمھیں آج کل کیا ہوا ہے؟"

اس نے استفسار کیا۔

"مطلب؟"

زی نے آئبرو اچکائی۔ سمجھ تو وہ گیا تھا لیکن ماہ بیر کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔

"تم آج کل اپنے کام پر توجہ نہیں دے رہے۔ کیا بھول گئے ہو اپنا مقصد؟"

www.novelsclubb.com

ماہ بیر نے طنز کیا۔

میں کچھ نہیں بھولا مسٹر ماہ بیر اوالمیر"۔"

زی کے لہجے میں آگ کی سی تپش تھی۔ماہ بیر کو یک دم کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔

کاش تم میری زندگی میں کبھی نہ آئے ہوتے ماہ بیر۔کاش ۔تو شاید میں کبھی اتنا برا نہ" بنتا۔لیکن تم نے جو میرے اندر انتقام اور نفرت کا زہر انڈیلا اس نے مجھے برباد کر دیا۔تم نے مجھے برباد کر دیا"۔

اچانک زی کو غصہ آیا۔وہ طیش کے عالم میں اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کے منہ پر مکہ مارا۔

www.novelsclubb.com

ماہ بیر کو ساری بات سمجھ آ گئی تھی۔یقیناً اس کا سویا ہوا ضمیر جاگ گیا تھا اور اس کو کچوکے لگا رہا تھا۔بے شک دنیا کی سب سے کڑی عدالت ضمیر کی عدالت ہے۔

آہ! اتنے تم بچے تھے نازی کہ میں نے ورغلایا اور تم میرے جال میں پھنس گئے۔ تمھارا" اپنا دماغ کہاں تھا؟ کیا تمھارے پاس سوچنے سمجھنے کی صلاحیت نہیں تھی؟ بالکل تھی۔

لیکن تمھاری نیت میں کھوٹ تھا۔ تم اپنے خاندان والوں کا بدلہ لینا چاہتے تھے اس لیے ایسے بنے۔ میں تو بس ایک ذریعہ تھا"۔

ماہ بیر بھی کون سا کسی زے کم تھا۔ فوراً اسے آئینہ دکھایا۔ جو کے زی کے لیے دیکھنا بہت مشکل تھا۔ وہ اسے پے در پے مارنے لگا اور مارتے مارتے ٹارچر سیل میں لے گیا۔ ماہ بیر کی مزاحمت کسی کام نہیں آئی۔

www.novelsclubb.com

"ایک سوال پوچھوں گا۔ کیوں کیا یہ سب؟"

زی نے سرخ آنکھوں میں وحشت لیے پوچھا۔

میرے سر پر بدلے کی دھن سوار تھی اس لیے۔میرا خاندان ایک بمب بلاسٹ میں مارا" گیا جو کہ آرمی والوں نے اپنے ایک آپریشن کے دوران کیا تھا۔

ان کا مجرم تو پکڑا گیا لیکن میرا گھر تباہ ہو گیا"۔

ایک آنسو اس کی آنکھ سے بہہ نکلا۔

"تو مجھے کیوں استعمال کیا اس سب میں؟"

زی کو ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تھی کہ اس سب میں اس کا کیا قصور تھا؟

کی وجہ سے۔کچھ بھی کہ لو لیکن تمھارا باپ تھا تو back ground تمھارے"
پاک فوج کا ہی آدمی نا"۔

اس سے زیادہ تلخ لہجہ برداشت کرنا زی کے بس کی بات نہیں تھی۔اس نے اپنا بلیڈ نکالا اور ماہ بیر کے سینے پر چلا دیا۔

www.novelsclubb.com

زخم اتنا گہرا تھا کہ اس کا دل نظر آنے لگا۔زی نے اس کا دل پکڑ کر باہر نکالا اور اسے ہاتھ سے کچل دیا۔پھر اس کی شہ رگ کاٹی اور اس کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔

ہامان تو اپنے دردناک انجام تک پہنچ گیا تھا۔نہ جانے فرعون کی کیا سزا ہونے والی تھی؟

اس کے دل میں جو نور کی ایک ننھی سی کونپل پھوٹی تھی،ماہ بیر کی موت کے ساتھ وہ بھی سیاہی میں بدل گئی۔

وہ ان لوگوں میں سے تھا جن کے دلوں پر مہر لگا دی جاتی ہے۔جو سب کچھ سمجھ کر بھی کچھ نہیں سمجھتے۔

****

www.novelsclubb.com

میجر احد اس وقت آئی ایس آئی ہیڈ کوارٹر میں موجود تھے۔کرنل ارتضیٰ ان کو خونخوار نظروں سے گھور رہے تھے۔

غصہ ان کے چہرے سے عیاں تھا۔آخر بات ہی ایسی تھی۔دو دن پہلے جو ہوا اس نے سب کو ہلا کر رکھ دیا تھا لیکن میجر احد ابھی بھی بے خوف کھڑے تھے۔

دو دن پہلے

وہ اس وقت ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے درنجف کے ساتھ کیس فائل ڈسکس کر رہے تھے۔

اتنے میں حان بھاگتا ہوا آیا۔وہ بہت پریشان نظر آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

بھائی! باہر پولیس آئی ہے۔وہ لوگ آپ کو بلوا رہے ہیں"۔"

روانگی میں اس کے منہ سے "سر" کی جگہ "بھائی" نکلا۔ڈیوٹی کے وقت بھائی بہن جیسے لفظ وہ استعمال نہیں کرتے تھے۔میجر احد اس کو کچھ کہنے کی بجائے اٹھ کر باہر آگ ئے۔

"جی فرمایئے !اب کیسے آنا ہوا آپ لوگوں کا؟"

میجر احد نے انتہائی نپے تلے انداز میں بات کی۔

آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا میجر، آپ کے خلاف اریسٹ وارنٹ ہے"۔"

www.novelsclubb.com

ایس پی احتشام نے انتہائی مؤدب لہجے میں کہا۔میجر احد کی ذات کا وقار ہی کسی کو ان کے آگے زیادہ بولنے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔

"کس جرم میں؟"

پھر پوچھا گیا۔

آپ پر روحیل فرقان، ایم این اے فرقان جبیل کے بیٹے کے قتل کا الزام لگا ہے"۔"

اس بار اس نے تحمل کا مظاہرہ کیا۔

"کیا ثبوت ہے آپ کے پاس کہ یہ قتل میں نے کیا ہے؟"

میجر احد نے آئیبرو اچکائی۔

لاش کے پاس آپ کے انگلیوں کے نشانات ملے ہیں اور اسے جو گولی لگی ہے وہ بھی آپ" کی بندوق سے چلی ہے"۔

ایس پی ایسے جواب دے رہا تھا جیسے کوئی بچہ استاد کو سبق سنا رہا ہوتا ہے۔

"تو اس سے کیسے ثابت ہوتا ہے کہ قتل میں نے کیا ہے؟"

میجر احد نے استہزائیہ انداز میں پوچھا۔

اتنا تو ان کو اندازہ ہو گیا تھا کہ زی کو ان کا اور ان کی ٹیم کا پتہ چل چکا ہے۔ تبھی تو ایک کے بعد ایک مصیبتیں آ رہی تھیں۔

لیکن اتنا انھیں یقین تھا کہ اسے ابھی حورین کا نہیں پتہ چلا ورنہ اب تک اس کی لاش ہی ملتی۔پہلے ذوریز، پھر حان اور اب وہ خود اس کی سازش کا شکار ہو گئے تھے۔

اس سے پہلے کہ منساء اور درے پر کوئی گھٹیا الزام لگتا انھیں جلد از جلد کوئی بولڈ سٹیپ لینا تھا۔

"کیا یہ فنگر پرنٹس آپ کے نہیں ہیں؟اور یہ گولی آپ کی بندوق کی نہیں ہے؟"

www.novelsclubb.com

ایس پی نے ثبوت ان کے سامنے کیے۔

بالکل ان دونوں چیزوں کا تعلق مجھ سے ہی ہے لیکن اس سے کیسے ثابت ہوتا ہے کہ میں" قاتل ہوں؟فنگر پرنٹس تو کہیں سے بھی اٹھائے جا سکتے ہیں۔اور ایک گھاگ شکاری کے "لیے پولیس ٹریننگ سینٹر سے گولی غائب کرنا کون سا مشکل کام ہے؟

میجر احد نے کندھے اچکائے اور ایس پی انھیں دیکھتا رہ گیا۔عجیب بندہ تھا۔سارے ثبوت اس کے خلاف تھے پھر بھی خود کو قاتل ماننے سے انکاری تھا۔

اتنے میں میجر احد کا فون بجا۔دوسری طرف کرنل ارتضیٰ تھے۔میجر احد جانتے تھے کہ یہ فون ان کے لیے تو ہرگز نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

انھوں نے کال اٹینڈ کر کے فون ایس پی کے ہاتھ میں دے دیا۔ کرنل ارتضیٰ کا کہنا تھا کہ یہ معاملہ آئی ایس آئی کو حل کرنے دیا جائے اور ایس پی کے پاس ان کی بات ماننے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا۔

کیوں کہ وہ رتبے اور عہدے میں اس سے کہیں بڑے تھے۔ کرنل صاحب نے میجر احد کو ہیڈ کوارٹر بلوایا اور آج وہ ان کے سامنے تھے۔

دو دن بعد

www.novelsclubb.com

احد مجھے تم سے اس لاپرواہی کی امید نہیں تھی۔ اگر آئے دن کسی نا کسی پر الزام آتا رہا تو یہ کیس حل کرنا بہت مشکل ہو جائے گا"۔

کرنل ارتضیٰ نے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے کہا۔

آئی ایم سوری سر! آپ مجھے ایک ہفتے کا وقت دیں۔اب فائینل شوڈاؤن کرنے کا وقت آگیا ہے"۔

ان کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ کرنل ارتضیٰ بھی ٹھٹھک نے پر مجبور ہو گئے۔

ایک ہفتہ، بس"۔"

www.novelsclubb.com

کرنل ارتضیٰ نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

میجر احد جب ان کے آفس سے نکلے تو ان کے چہرے پر چٹانوں کی سی سختی تھی اور آنکھوں میں ایک عزم واضح تھا۔

جور کے تو کوہِ گراں تھے ہم،

جو چلے تو جاں سے گزر گئے

****

رات کا وقت تھا۔ حان لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔ وہ میجر احد کو لے کر بہت پریشان تھا۔ اس کی بے گناہی تو میجر احد نے ثابت کر دی تھی ہالے نور سے اس کے حق میں گواہی دلوا کر۔

لیکن اب میجر احد کی خود کی جان سولی پر لٹکی ہوئی تھی۔حان پچھلے دو دن سے سویا نہیں تھا۔تھکن اس کے چہرے پر واضح تھی۔

اتنے میں کسی نے کافی کا مگ اس کی نظروں کے سامنے کیا۔اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو منساء کھڑی تھی۔

شکریہ"۔"

یک لفظی جواب دے کر اس نے کافی کا مگ پکڑا اور کام میں مصروف ہو گیا۔

منساء کو اس سے ہمدردی محسوس ہوئی۔وہ اس کے ساتھ ذرا فاصلے پر صوفے پر ٹک گئی۔

"کچھ پتا چلا کہ روحیل فرقان کا قتل کس نے کیا ہے؟"

منساء نے بات کا آغاز کیا۔

نہیں! لیکن اتنا ضرور پتہ چلا ہے کہ وہ زی کا آدمی تھا۔ڈرگز کا سارا کاروبار وہ اسی کے " ذریعے چلاتا تھا۔اور اپنے طور پر لڑکیوں کو سمگل کرنے کا کام بھی کرتا تھا"۔

حان کی نظریں ابھی بھی لیپ ٹاپ پر جمی تھیں۔اس کی نظروں کے سامنے ہالے نور کا بکھرا ہوا سراپا آیا لیکن اس نے سر جھٹک دیا۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر اس کو مار کر زی کو کیا فائدہ حاصل؟"

منساء نے الجھ کر حان کو دیکھا۔

مجھے لگتا ہے اسے زی نے نہیں، ماہ بیر نے مارا ہے"۔"

حان زندگی میں پہلی بار سوچ سوچ کر بول رہا تھا۔

"ماہ بیر نے؟"

منساء نے دہرایا۔

www.novelsclubb.com

ہاں! کیوں کہ بھائی کے بقول وہ زی کے ساتھ مخلص نہیں ہے۔اور یہ تو طے ہے کہ اس" ہمارے بارے میں پتہ چل چکا ہے۔اور یقیناً یہ گھٹیا چال بھی ماہ بیر کی تھی۔کیوں کہ زی اس کے دماغ سے سوچتا ہے"۔

حان نے اندازہ لگایا اور اس کا اندازہ ٹھیک تھا۔

فکر مت کرو بندر،انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا"۔"

منساء نے اسے ہنسانے کی خاطر بندر کہا۔

انشاءاللہ"۔"

www.novelsclubb.com

ایک بھولی بسری مسکراہٹ نے حان کے لبوں کا احاطہ کیا۔

اتنے میں وہاں در نجف بھی آ گئی اور وہ لوگ ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف ہو گئے۔

منزل سے آگے بڑھ کر منزل تلاش کر

مل جائے تجھ کو دریا تو سمندر تلاش کر

ہر شیشہ ٹوٹ جاتا ہے پتھر کی چوٹ سے

پتھر ہی ٹوٹ جائے، وہ شیشہ تلاش کر

www.novelsclubb.com

سجدوں سے تیرے کیا ہوا دنیا بدل گئی

دنیا تیری بدل دے وہ سجدہ تلاش کر

یہ منظر ہے اسلام آباد کے ایک پوش علاقے کا۔ہر جگہ بڑے بڑے گھر آباد تھے۔انھیں گھروں میں ایک بارہ مرلے کا گھر بھی تھا۔

جس پر نیلا اور سفید رنگ کیا گیا تھا۔اندر جاؤ تو سامنے ایک چھوٹا سا پورچ تھا جس میں ایک مرسٹڈیز کھڑی تھی۔پورچ کے ساتھ ایک لان بنا ہوا تھا اور اسی پورچ کے دوسری طرف سیڑھیاں تھیں۔

www.novelsclubb.com

سیڑھیاں چڑھو تو گھر کا درمیانی حصہ آتا تھا۔ جس کے ایک طرف مین اینٹرنس تھی اور دوسری طرف 1st floor اور basement کی طرف جاتی مشترکہ سیڑھیاں تھیں۔

بیسمنٹ والی سیڑھیوں سے نیچے جاؤ تو سامنے دو کمرے نظر آتے تھے۔ان میں سے پہلے والے کمرے میں داخل ہوتے ہی ایک شخص کرسی پر بیٹھا نظر آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

جس کے سامنے تین کمپیوٹر پڑے تھے۔اس کی انگلیاں تیزی سے کیبورڈ پر چل رہی تھیں۔اس کی نیلی آنکھوں میں ایک جنون ہلکورے لے رہا تھا۔

"Files encrypted".

کمپیوٹر کی سکرین پر دو حرفی لفظ نمودار ہوئے۔

یس!اب تم مجھ سے بچ کے دکھاؤزی"۔"

اس شخص کی آنکھوں میں فتح مندی کی چمک تھی۔وہ میجر ذوریز تھے۔جو کہ زی کا لیپ ٹاپ ہیک کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

اور وہ ساری فائلز کاپی کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔زی کے ہیکرز لاکھ اچھے سہی لیکن میجر ذوریز کی ہیکنگ کا مقابلہ کرنا ان کے بس کی بات نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

انھوں نے جلدی سے ان فائلز کے پاسورڈ توڑے۔ان میں کچھ ایسی ویڈیو اور ڈاکومنٹس تھے جو زی کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کے لیے کافی تھے۔

کسی میں وہ قتل کر رہا تھا تو کسی میں نیا جرم پلان کر رہا تھا۔ کسی میں وہ ڈرگز ڈیکنگ کر رہا تھا تو کسی میں ہیروں کی سمگلنگ۔ لیکن چہرہ کسی بھی ویڈیو میں نظر نہیں آ رہا تھا۔

ایک سچ کو چھپانے کے لیے سو جھوٹ بولنے پڑتے ہیں اور ہر جھوٹ ایک نئے جھوٹ" کی راہ کھولتا ہے۔ اور یہ گناہ انسان کے دل اور روح کو داغ دار کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

ہم جو بولتے ہیں وہ ہمارے کان سنتے ہیں۔اور آنکھ اور کان دو ایسی چیزیں ہیں جن کا تعلق ہماری روح سے ہے۔ان میں جو انڈیلا جائے گا وہ سیدھا ہماری روح میں پہنچے گا"۔

انھوں نے گویا خود کو باور کروایا۔اچانک ان کی نظر سے ایک ویڈیو گزری۔اس میں زی کا سائیڈ پوز تھا مگر اس نے ماسک نہیں پہنا تھا۔

زی کے چہرے پر انھیں جس شخص کا گمان ہوا وہ چاہ کر بھی اس پر یقین نہیں کرنا چاہتے تھے۔انھوں نے زوم کر کے دیکھا۔بار بار دیکھا لیکن چہرہ نہ بدلا۔

ان کی آنکھیں پوری کی پوری کھل گئیں تھیں۔اگر یہ جھوٹ تھا تو بہت گھٹیا تھا۔اگر یہ سچ تھا تو بہت تلخ تھا۔

-:دل نے کہا

ایک آرمی آفیسر کے لیے رشتوں سے زیادہ فرض کی اہمیت ہوتی ہے۔ہمیشہ سچ کا ساتھ دو کیوں کہ یہی نجات کا سبب ہے"۔

-:دماغ نے کہا

اس شخص کے خلاف جا کر تم اسے کھو دو گے۔کیا اس انسان کو سولی پر لٹکا دیکھ سکو گے؟"

دل اور دماغ کی اس جنگ میں وہ ایک عجیب مخمصے میں پھنس چکے تھے۔

****

ماہ بیر کی موت کے بعد توزی گویا نیم پاگل ہو گیا تھا۔ آج وہ اپنے جم روم میں آیا اور بے دردی سے ماسک اتار کر پھینک دیا۔

نہ جانے اس کو غصہ کس چیز کا تھا جو برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔ وہ جم روم سے ہوتا ہوا ٹارچر سیل میں پہنچا۔

www.novelsclubb.com

زی کا آدمی کچھ کمپیوٹرز کے سامنے بیٹھا تھا۔دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا۔اور سامنے زی کو دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہو گئے۔

پہلے فلیش ڈرائیوز چوری ہوئیں اور پھر فائلز ہیک ہوئیں۔وہ تو سوچ رہا تھا کہ زی آج کل اپنے حواسوں میں نہیں ہے اس لیے اس کی جان بچ جائے گی۔

www.novelsclubb.com

لیکن وہ تو فرشتۂ اجل بنا اس کے سامنے کھڑا تھا۔ وہ شخص کرسی سے کھڑا ہوا اور ہاتھ پیچھے باندھ لیے۔

مجھے وہ فلیش ڈرائیوز لا کر دو جن میں میرے خلاف ثبوت موجود ہیں۔ ان پر تیزاب" ڈال کر انھیں ضائع کر دو"۔

www.novelsclubb.com

زی یہ کام رستم کو کہنے والا تھا لیکن آج کل اس سے رابطہ نہیں ہو پا رہا تھا۔اس سے پہلے وہ ثبوت آرمی والوں کے ہاتھ لگتے وہ انھیں ختم کر دینا چاہتا تھا۔ لیکن کون جانے،اب بہت دیر ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سس،س،سر سر وہ وہ۔۔۔۔۔"

وہ آدمی ہکلانے لگا۔زی کو کسی انہونی کے احساس نے گھیر لیا۔

"کیا سر سر لگائی ہوئی ہے، کہاں ہیں وہ ثبوت؟"

www.novelsclubb.com

زی کی دھاڑ نے گویا در و دیوار ہلا دیئے تھے۔

"..... سروہ ثبوت تین دن پہلے کوئی چرا"

ابھی اس آدمی کے الفاظ منھ میں ہی تھے کہ زی کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔اس نے اچانک بلیڈ نکالا اور اس آدمی کی شہہ رگ کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

وہ آدمی موقع پر ہی دم توڑ گیا۔زی بے چینی سے دائیں بائیں ٹہلنے لگا۔

"کون، کون کر سکتا ہے یہ آخر؟ کس میں اتنی ہمت ہوئی؟"

وہ خود کلامی کرنے لگا جب اسے کچھ یاد آیا۔ ہر چیز واضح ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

حورین، اگر اس کا اپنا مطلب نہ ہوتا تو وہ اتنی آسانی سے پیلس میں نہ رہ رہی ہوتی۔ یہ یقیناً"

"وہی ہے۔ اوہ اللہ! اتنی بڑی غلطی کیسے ہو گئی مجھ سے؟

وہ غصے اور پریشانی کی حالت میں باہر بھاگا۔

www.novelsclubb.com

گارڈز، میرے پیچھے آؤ"۔"

وہ سیکرٹ روم سے باہر آ کر چلایا۔ تمام گارڈز چوکس ہو گئے۔اب اس کا رخ حورین کے کمرے کی طرف تھا۔

****

www.novelsclubb.com

حورین کو میجر احد کی طرف سے سگنل مل چکا تھا کہ فوراً زی پیلس سے نکل جائے۔وہ لوگ باہر گاڑی میں اس کا انتظار کر رہے تھے۔

اب مشکل یہ تھی کہ اگر وہ آگے سے جاتی تو گارڈز روک لیتے۔پیچھے سے جانے کا راستہ اسے نظر نہیں آ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اگر وہ نا جاتی تو قوی امکان تھا کہ وہ ماری جاتی یا یرغمال بنالی جاتی اور دونوں صورتوں میں کیس زیرو پر آسکتا تھا۔

کے ساتھ ایک کھڑکی نظر آئی۔exhaust fan کچھ سوچ کر وہ باتھ روم گئی۔اسے وہ اتنی بڑی ضرور تھی کہ حور جیسی دھان پان سی لڑکی اس میں سے آرام سے گزر سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ باتھ ٹب کو کھڑکی کے پاس لائیاور اس کے اوپر سٹول رکھا۔ پھر اللہ کا نام لے کر اس پر چڑھی اور کھڑکی سے کود گئی۔

اتنے میں حور کے کمرے کا دروازا دھاڑ سے کھلا۔

www.novelsclubb.com

پیلس کے چاروں طرف پھیل جاؤ۔مجھے وہ لڑکی کسی بھی قیمت پر چاہیے"۔"

حور کو کمرے میں ناپاکرزی نے آرڈر دیا۔اس کا غصہ عروج پر تھااور دیکھتے ہی دیکھتے گارڈز ہر طرف پھیل چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

کھڑکی سے کودنے کے بعد حورین نے گھوم کر اپنی ٹیم کے پاس جانا تھا۔کیوں کہ وہ لوگ اس جگہ کے مخالف سمت کھڑے تھے۔

وہ ان لوگوں سے چھپتے چھپاتے تھوڑا آگے ہی گئی تھی کہ دس بارہ گارڈز نے اسے گھیر لیا۔ دوسری طرف میجر احد کو بھی غیر معمولی صورتحال کا احساس ہو گیا تھا۔

حان! گاڑی کو جلدی سے دوسری طرف لے جاؤ۔ حور یقیناً وہاں کسی مسلے میں پھنس چکی ہے۔ میں اس کے پاس جا رہا ہوں"۔

میجر احد نے حان کو حکم دیا اور اس کا جواب سنے بغیر گاڑی سے نکل گئے۔ وہ اس وقت رستم کے حلیے میں تھے اس لیے کسی گارڈ نے انھیں روکنے کی کوشش نہیں کی۔

وہ جب پیلس کے دوسری طرف پہنچے تو حور گارڈز کے نرغے میں کھڑی تھی اور سامنے زی موجود تھا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھاہ!"

"!ٹھاہ"

فضا ساکت ہو گئی اور ایک وجود زمین پر ڈھے گیا۔دو گولیاں چلی تھیں۔

www.novelsclubb.com

پہلی گولی زی نے چلائی جو حور کے سینے میں دل کے پاس لگی اور دوسری گولی میجر احد نے چلائی جو زی کے ہاتھ پر لگی اور بندوں دور جا گری۔

زی نے حیرت سے گولی چلانے والے کو دیکھا جس کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔اور وہ ساکت ہو گیا۔اس سے پہلے کہ وہ گارڈز کو کوئی آرڈر دیتا فوج وہاں پہنچ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

آرمی اور گارڈز کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہوئی۔اور زی موقع پر ہی فرار ہو گیا۔

میجر احد، حور کے پاس گئے اور اس کا سر اپنی گود میں رکھ لیا۔

www.novelsclubb.com

"حور، اٹھو! آنکھیں کھولو ڈیم اٹ۔" otherwise I will kill you".

میجر احد مسلسل اسے اٹھانے کی کوشش میں لگے تھے جو اس وقت موت کی دہلیز پر کھڑی تھی۔وہ کوئی پاگل دیوانے معلوم ہوتے تھے۔

احد اٹھو، حور کو ہسپتال لے کر جانا ہے"۔"

www.novelsclubb.com

درے نے میجر احد کو جھنجھوڑا تو وہ جیسے ہوش میں آئے۔اور اسے گود میں اٹھا کر گاڑی کی طرف بھاگے۔

لیکن کون جانے کہ زندگی اور موت کی اس جنگ میں جیت کس کی ہوتی ہے؟لیکن کون جانے؟

.....

یقینِ محکم

اسے میں کیوں بتاؤں

میں نے اس کو کتنا چاہا

بتایا تو جھوٹ جاتا ہے

کہ سچی بات کی خوشبو

www.novelsclubb.com

تو خود محسوس ہوتی ہے

میری باتیں، میری سوچیں

اسے خود جان جانے دو

ابھی کچھ دن مجھے

میری محبت آزمانے دو

وہ لوگ اس وقت شفاء ہاسپٹل کے کوریڈور میں موجود تھے۔ ہر کوئی حورین کی سلامتی کے لیے دعا گو تھا۔

www.novelsclubb.com

اتنے میں کچھ لوگوں کے قدموں کی آواز قریب آتی سنائی دی۔

حور، میری حور کہاں ہے عالیان؟ مجھے میری حور کے پاس لے چلو"۔"

ایک عورت روتے ہوئے اپنے بیٹے سے مخاطب تھی۔ میجر احد نے اس عورت کی طرف دیکھا تو ساکت رہ گئے۔ وہ "رابعہ نور" تھیں۔ احد ابراہیم کی پھپھو۔

www.novelsclubb.com

"!پھپھو"

بے یقینی سے مخاطب کیا گیا۔اتنے میں رابعہ بیگم کی نظر بھی ان پر پڑ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

احد، میرا احد، میرا بچہ"۔"

بے یقینی سی بے یقینی تھی۔بے قراری سی بے قراری تھی۔خوشی اور غم کیملی جلی کیفیت تھی ان کی آواز میں۔

مطلب حوران کی پھپھو کی بیٹی تھی اوران کی منکوحہ تھی۔اللہ کی کیسی حکمت تھی یہ؟

وہ آگے بڑھیں اور دیوانہ وار ان کا چہرہ چومنے لگیں۔باقی سب ان کو حیرت سے دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

میں بھی یہاں ہوں"۔'

www.novelsclubb.com

عالیان نے ان دونوں کو متوجہ کیا۔اس کے زندہ ہونے کی خبر میجر احد کو میجر ذوریز سے مل چکی تھی لیکن گولی لگنے کی وجہ سے وہ کومہ میں چلا گیا تھا۔

میجر احد اس سے بغل گیر ہوئے۔دونوں کی آنکھوں میں آنسوں تھے۔وہ دونوں ہم عمر تھے۔ بچپن ساتھ گزارا تھا۔ایک دوسرے کے دکھ درد کے ساتھی تھے وہ۔۔

www.novelsclubb.com

"میری حور کیسی ہے احد؟"

رابعہ بیگم نے آس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

آپریشن ہو رہا ہے۔آپ بس دعا کیجیے"۔"

میجر احد نے انھیں کرسی پر بیٹھاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ذوریز کہاں ہے احد؟"

عالیان نے پوچھا تو میجر احد چپ ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

یہ باتیں بعد میں کریں گے عالیان"۔"

میجر احد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جب ان کی نظر کونے میں الگ تھلگ کھڑی لڑکی پر پڑی۔

"یہ سنہری آنکھوں والی گڑیا کون ہے؟"

www.novelsclubb.com

میجر احد نے اس لڑکی کے سر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

نور عین، حور کی چھوٹی بہن"۔"

www.novelsclubb.com

رابعہ بیگم نے بتایا تو میجر احد کی آنکھیں باہر آ گئیں۔

یہ چھوٹی سی گڑیا اتنی بڑی ہو گئی"۔"

www.novelsclubb.com

انھوں نے نور کو دیکھتے ہوئے ستائشی انداز میں کہا۔

آپ بھی تو بڑے ہو گئے ہیں"۔"

www.novelsclubb.com

اس کے برجستہ جواب پر سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔اتنے میں آئی سی یو سے ڈاکٹر باہر آیااور سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

"میری بہن کیسی ہے ڈاکٹر؟"

سب سے پہلے عالیان نے پوچھا۔

ان کی حالت بہت پیچیدہ ہے۔ کوئی معجزہ ہی ان کو بچا سکتا ہے۔ آپ لوگ بس دعا" کریں"۔

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر اپنے مخصوص انداز میں اطلاع دے کر چلا گیا۔

****

www.novelsclubb.com

حورین کو آئی سی یو میں زیر علاج اٹھارہ گھنٹے گزر چکے تھے۔ لیکن ابھی تک کوئی پر امید خبر سامنے نہیں آئی تھی۔

وہ سب کے سب اپنا ہوش بھول کر حورین کے لیے دعا گو تھے۔ایسے میں منساءاور درے نے ہی سب کو سنبھالا تھا

میجر احد فجر کی نماز ادا کر کے مسجد سے آئے۔اور کرسی پر ڈھے گئے۔باقی سب کو انھوں نے زبردستی گھر بھیج دیا تھا۔

وہ مسلسل زمین کو گھور رہے تھے جب کسی نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔انھوں نے سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے میجر ذوریز موجود تھے۔وہ ان کے ساتھ ولی کرسی پر بیٹھ گئے۔

"حوصلہ رکھ یار۔وہ ٹھیک ہو جائے گی ان شاءاللہ"

www.novelsclubb.com

انھیں بھی یقیناً ساری خبر ہو گئی تھی تب ہی ہاسپٹل میں موجود تھے۔

"کیسے کروں حوصلہ، وہ میری منکوحہ ہے، میری عزت ہے۔ وہ میری نظروں کے سامنے تھی لیکن میں اسے پہچان نہیں سکا۔ تم جانتے ہو اس کی آنکھیں بالکل میرے جیسی ہیں لیکن پھر بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کتنا برا رویہ رکھا میں نے اس کے ساتھ۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ اس میں ایک کشش تھی جو مجھے اپنی طرف کھینچتی تھی اور می جھنجھلا جاتا تھا۔ جانتے ہو وہ کشش نکاح کے پاک رشتے کی برکت تھی"۔

میجر احد اس وقت ٹوٹ چکے تھے۔ جب کوئی اپنا ٹوٹ کر بکھر رہا ہو تو اسے نصیحتیں نہیں کرتے بلکہ خاموشی سے سن لیتے ہیں۔ آپ کی خاموشی کسی کا دل ہلکا کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے۔

میجر احد اس وقت ایک ہارے ہوئے جواری لگ رہے تھے۔اگر کوئی دیکھ لیتا تو یقین نہ کرتا کہ یہ وہی میجر احد ہیں جن کی آواز کی دھاڑ سے دشمن لرز اٹھتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اتنے میں ایک نرس آئی سی یو سے باہر آئی۔

مبارک ہو! آپ کی مریضہ کو ہوش آگیا ہے"۔"

نرس نے ان کے پاس آکر بتایا تو میجر احد وہیں کوریڈور میں اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو گئے۔ میجر ذوریز نے نم آنکھوں اور مسکراتے لبوں سے اپنے بھائی جیسے دوست کی دیوانگی دیکھی۔

"کیا ہم اس سے مل سکتے ہیں؟"

میجر احد نے بے تابی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

انھیں کچھ دیر میں پرائیویٹ روم میں شفٹ کر دیا جائے گا۔ پھر آپ ان سے مل سکتے ہیں"۔

نرس اطلاع دے کر چلی گئی۔ میجر احد خوشی سے میجر ذوریز سے بغل گیر ہوئے۔

www.novelsclubb.com

باقی سب کو تو اطلاع دے دو"۔"

میجر ذوریز نے انھیں یاد کروایا۔

www.novelsclubb.com

سورج نکلنے دو پھر بتاؤں گا۔ عرنہ ابھی سب اڑ کر پہنچ جائیں گے"۔"

میجر احداس وقت کسی اور ہی دنیا میں تھے۔یہ بھی بھول گئے تھے کہ وہ میجر ذوریز سے ناراض ہیں۔

ہمم!اور انکل آنٹی کو بھی یاد سے بتادینا"۔"

www.novelsclubb.com

میجر ذوریز نے پھر یاد کروایا۔

ان کو نا بتا کر میں نے مرنا تھوڑی ہے"۔"

www.novelsclubb.com

میجر احد نے شوخی سے کہا اور وہ دونوں قہقہہ لگا کر ہنس دیے۔

****

حورین کی سلامتی کی خبر ملتے ہی سب اس سے ملنے چلے آئے۔رابعہ بیگم تو اس کے پاس سے ہلنے کو تیار نہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

وہ وقفے وقفے سے اسے کچھ نہ کچھ کھلا رہیں تھیں اور حورین بھی اچھے بچوں کی طرح ہر بات مان رہی تھی۔آخر اتنے وقت بعد ماں کا لمس محسوس کیا تھا اس نے۔

www.novelsclubb.com

"آپ ان سے ملنے جائیں گے؟"

حان نے عالیان سے سوال کیا جو کمرے کے باہر کھڑا چھپ کر اپنی لاڈلی بہن کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

نہیں"۔"

اس نے نظریں چرائیں۔

www.novelsclubb.com

لیکن کیوں؟ وہ آپ کی بہن ہے۔ کتنا یقین تھا اس کو آپ کے زندہ ہونے پر۔ جب ہر " کوئی اسے پاگل تصور کرنے لگا اس نے تب بھی یہ یقین نہیں چھوڑا۔ اور اب جب اس کے یقین کو یقینِ محکم کا درجہ مل چکا ہے تو آپ اس کے سامنے جانے سے انکاری ہیں"۔

وہ حان ہی کیا جو بحث نا کرے۔

تم ٹھیک کہ رہے ہو لیکن ابھی زی والا معاملہ ختم نہیں ہوا۔ میں تب تک اس کے سامنے نہیں جاؤں گا جب تک زی پکڑا نہیں جاتا۔ مجھے ڈر ہے کہ مجھے دیکھ کر وہ کمزور نا پڑ جائے۔"

www.novelsclubb.com

عالیان کی آواز میں آنسوں کی آمیزش تھی۔حان کو چپ ہونا پڑا۔عالیان سب کو منع کر چکا تھا کہ کوئی بھی حور کو اس کے متعلق نہیں بتائے گا اور کچھ پس و پیش کے بعد سب نے حامی بھر لی۔

دوسری طرف میجر احد تھے۔جنھیں بارہ سال بعد ان کے صبر کا پھل ملا تھا۔حورا ابھی اپنے نکاح کے بابت بے خبر تھی۔

www.novelsclubb.com

میجر احد نے اپنی پھپھو کو کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تھا۔ لیکن وہ تو جیسے کرۂ ارض سے غائب ہو گئیں تھیں۔

اور آج بارہ سال بعد انھیں اپنے سامنے دیکھ کر وہ پھر جی اٹھے تھے۔ لیکن ان کی خوشیاں ابھی ادھوری تھیں۔

www.novelsclubb.com

زی کو پکڑنا ابھی باقی تھا جو ان سب کی زندگیوں کا ناسور بنتا جا رہا تھا۔

مسٹر اور مسز ابراہیم بھی ہاسپٹل پہنچ چکے تھے۔ میجر احد نے انھیں فوراً پہنچنے کا کہا تھا لیکن وجہ نہیں بتائی تھی۔ ہالے نور بھی ان کے ساتھ تھی۔ فی الحال وہ ضروری کال سننے گاڑی کے پاس ہی کھڑی تھی۔

ریسیپشن پر پہنچنے کے بعد سب سے پہلے ان کی جس شخص سے ملاقات ہوئی وہ اپنی آنکھوں پر یقین نہیں کر پائے۔

www.novelsclubb.com

عالیان"۔"

مسٹر ابراہیم زیر لب بولے۔تب تک عالیان بھی ان کے پاس پہنچ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"!السلام علیکم ماموں جان"

مسٹر ابراہیم اتنے بے یقین تھے کہ سلام کا جواب بھی نہ دے سکے۔وہ ہاتھوں سے ٹٹول کر اسے دیکھ رہے تھے گویا وہ سراب ہے یا حقیقت۔ کبھی کندھے، بازو اور چہرے کو چھوتے وہ دیوانے معلوم ہوتے تھے۔

www.novelsclubb.com

بیگم، یہ عالیان ہے۔دیکھو یہ میرا عالیان ہے۔میرا بیٹا، میری نور کا بیٹا ہے یہ"۔"

وہ ابھی بھی حیران تھے۔۔عالیان ان کی کیفیت سمجھ سکتا تھا اس لیے خاموش رہا۔

"بیٹا تم یہاں کیسے ؟اور نور کہاں ہے ؟وہ ٹھیک تو ہے ؟"

اس بار مسز ابراہیم نے پوچھا۔دل وسوسوں کا شکار ہونے لگا۔

جی وہ ٹھیک ہیں۔ لیکن حور کو گولی لگی ہے۔اب وہ خطرے سے باہر ہے۔آیئے میں آپ" لوگوں کو لے چلتا ہوں"۔

یہ کہ کر عالیان ان کے ہمراہ ہو گیا اور حور کے سامنے اس کا ذکر کرنے سے سختی سے منع کر دیا۔

جب وہ لوگ کمرے میں پہنچے تو رابعہ بیگم کو اپنے سامنے دیکھ کر ان کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ یہی کچھ حال رابعہ بیگم کا بھی تھا۔ عالیان ان کو دروازے کے باہر چھوڑ کر جا چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ مسٹر ابراہیم کے قریب آئیں اور ان کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔ بھائی بہن کے اس ملن پر سب کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

حورین اس وقت دوائیوں کے زیر اثر سو رہی تھی۔ مسز ابراہیم نے ایک نظر اپنی بہو کو دیکھا۔ اس کی پیشانی چومی اور اپنے شوہر کے ساتھ جا کر بیٹھ گئیں۔

www.novelsclubb.com

مسٹر ابراہیم نے رابعہ بیگم کو اپنے حصار میں لے رکھا تھا جب ہالے نور وہاں آئی۔

السلام علیکم پھپھو"۔"

اس نے سلام کیا تو رابعہ بیگم نا سمجھی سے اپنے بھائی کو دیکھنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"یہ ہالے نور ہے میری بیٹی۔اس جانام میں نے تمھارے نام پر نور رکھا تھا۔"

مسٹر ابراہیم نے بتایا تو وہ ہالے نور کو اپنے ساتھ لپٹائے پیار کرنے لگیں۔اور نور عین سے ان کا تعارف کروایا۔

www.novelsclubb.com

تم لوگ کہاں چلے گئے تھے نور۔ہم نے کہاں کہاں نہ ڈھونڈا تم لوگوں کو"۔"

مسز ابراہیم سے رہا نہیں گیا تو پوچھ بیٹھیں۔

ڈان ڈیول سے چھپنے کے لیے ہم لوگ فاٹا چلے گئے تھے۔ وہاں آٹھ سال رہے۔ پھر" مری شفٹ ہو گئے کہ داؤد کا انتقال ہو گیا۔ وہ گھر داؤد نے بہت چاہت سے بنوایا تھا۔ میں وہ گھر چھوڑنا نہیں چاہتی تھی لیکن حور کی ضد پر اسلام آباد آنا پڑا۔ اور دیکھیں اس کی ضد "اچھی ثابت ہوئی۔

وہ روتے روتے مسکرادیں۔پھر وہ لوگ اپنی باتوں میں مشغول ہو گئے۔

****

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد میجر احد ڈاکٹر کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئے۔ڈاکٹر نے ضروری معائنہ کیا اور وہ اس کے ساتھ ہی کمرے سے باہر نکل گئے۔

ہالے نور بھاگتے ہوئے اپنے بھائی کے پیچھے گئی۔

بھائی، بھائی پلیز سنیں۔مجھے معاف کر دیں۔میں بہت شرمندہ ہوں آپ سے "۔"

www.novelsclubb.com

کوریڈور کے آخر میں اس نے انھیں جالیا۔اور نظریں جھکا کر التجا کی۔

"کتنا آسان ہے نا غلطی کر کے معافی مانگ لینا۔لیکن بات تو تب ہے جب غلطی کو سدھارا جائے۔اس سے سیکھا جائے اور اسے نا دہرانے کا وعدہ کیا جائے۔"

www.novelsclubb.com

میجر احد نے اسے باور کروایا کہ صرف غلطی مان لینا ہی کافی نہیں ہوتا۔

میں مانتی ہوں بھائی غلطی میری تھی۔آئیندہ آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گی۔آپ" چاہتے تھے ناکہ میری حان سے شادی ہو جائے۔میں تیار ہوں اس سے شادی کرنے کے لیے"۔

وہ کیسے بھی کر کے اپنے بھائی کو منا لینا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

لیکن حان ایسا نہیں چاہتا۔اور تم جیسی لڑکی وہ ڈیزرو نہیں کرتا"۔"

وہ کہتے نہیں تھے لیکن انھیں اپنی ٹیم کے ایک ایک فرد کی خبر تھی۔

www.novelsclubb.com

آئی ایم سوری بھائی"۔"

اب کے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

اور اس سے زیادہ میجر احد سنگ دل نہیں بن سکتے تھے۔آخر بھائی تھے،اپنی بہن کے لیے موم کا دل رکھتے تھے۔

انھوں نے ہالے نور کا سر اپنے کندھے سے لگایا اور اس کا سر تھپکنے لگے۔ یہ ایک اشارہ تھا ان کے مان جانے کا۔

www.novelsclubb.com

وقت کی عدالت میں

زندگی کی صورت میں

یہ جو میرے ہاتھ میں

ایک سوال نامہ ہے

کس نے یہ بنایا ہے؟

کس لیے بنایا ہے؟

کچھ سمجھ میں آیا ہے؟

زندگی کے پرچے کے

www.novelsclubb.com

سب سوال لازم ہیں

سب سوال مشکل ہیں

حورین کو ڈاکٹر نے بیڈ ریسٹ کا کہا تھا۔ لیکن وہ پھر بھی ضد کر کے آ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

زی کا کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا۔ جب اچانک میجر ذوریزان کے سامنے آئے۔

"میں جانتا ہوں زی کون ہے؟"

www.novelsclubb.com

انھوں نے گویا دھماکہ کیا۔لاؤنج میں وہ پانچوں موجود تھے۔میجر ذوریز کی بات پر سب کو سانپ سونگھ گیا۔

"کون ہے وہ؟"

خاموشی میں میجر احد کی آواز گونجی۔ان کی آواز کا سرد پن جو صرف مجرموں کے لیے مخصوص تھا،وہ بھی لوٹ آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

میجر ذوریز کچھ بھی کہے بغیر درے کے پاس گئے جو اس وقت لیپ ٹاپ میں مصروف تھی۔ایک یو ایس بی کنکٹ کر کے اس میں ویڈیو چلائی۔سب ہی آس پاس جمع ہو گئے تھے۔

یہ، نہیں ذوریز، یہ زی نہیں ہو سکتا۔شاید تم سے کوئی غلطی ہوئی ہے"۔"

www.novelsclubb.com

یہ بے یقین سی آواز میجر احد کی تھی۔سب ہی زی کی اصلیت جان کر ششدر رہ گئے تھے۔

میجر احد سے اپنے قدموں پر کھڑا ہونا مشکل ہو گیا تھا۔وہ لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

سب کے چہرے زرد پڑ چکے تھے۔ حتیٰ کہ حور کا بھی۔یہ وہی شخص تھا جو اس سے یونی میں ٹکرایا تھا۔

میجر! میں نے زی کے جم روم میں سپائے کیمرا زلگائے تھے۔ان سے پتہ چل سکتا ہے کہ "زی کون ہے؟"

www.novelsclubb.com

حور کی آواز نے سب کو امید کا جگنو تھمایا۔درے کی انگلیاں جلدی سے کیبورڈ پر چلنے لگیں اور جم روم کی ویڈیو آن ہو گئی۔

انھوں نے ایک بار دیکھا، دوسری بار، سہ بار لیکن منظر نہیں بدلا۔ وہی چہرہ، وہی نیلی آنکھیں۔

www.novelsclubb.com

وہ زاویار حسن تھا۔زاویار ہی اصل میں زی تھا۔اب شک کی کوئی گنجائش نہیں رہ گئی تھی۔ زی کی حقیقت سب کے سامنے تھی۔

کہنے کو تو زوریز اور زاویار جڑواں بھائی تھے۔دونوں میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ایک ملک کا محافظ تھا تو دوسرا قوم کا غدار۔

ایک نے لوگوں کی حفاظت کی تو دوسرے نے انھیں تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ایک کا دل جزبۂ حب الوطنی سے لبریز تھا تو دوسرے کا ملک و قوم کی نفرت سے۔

لیکن ظالم یہ بھول جاتا ہے کہ ظلم جب حد سے بڑھ جاتا ہے تو مٹ جاتا ہے۔زاویار عرف زی کا ظلم نہ جانے کب، کہاں اور کیسے مٹنا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

زاویار کی حقیقت کھلنے کے بعد سب ہی الجھ گئے تھے۔ کسی نے بھی نہیں سوچا تھا وہ زی جسے وہ لوگ پچھلے ایک مہینے سے تلاش کر رہے تھے وہ ان کے درمیان ہی ہو گا۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں میجر احد اپنے گھر کی چھت پر کھڑے تھے جب پیچھے سے کسی نے ان کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھا۔ وہ دیکھے بغیر بھی بتا سکتے تھے کہ وہ میجر ذوریز ہیں۔

"ناراض ہو؟"

www.novelsclubb.com

لاڈ سے پوچھا گیا۔ میجر ذوریز سے کہاں برداشت ہوتی تھی ان کی ناراضگی۔

"کیا نہیں ہونا چاہیے؟"

انھوں نے خفگی سے جواب دیا۔ میجر ذوریز کو بے ساختہ ان پر پیار آیا۔

."ہونا چاہیے، لیکن ناراضگی کی وجہ بھی تو معلوم ہو"

www.novelsclubb.com

میجر ذوریز جان کر بھی انجان بن گئے۔

"تمہیں نہیں پتہ؟"

میجر احد نے سختی سے پوچھا تو میجر ذوریز نے معصومیت سے نفی میں سر ہلایا۔اور میجر احد کا پارا ہائی ہو گیا۔

انھوں نے میجر ذوریز کے منھ پر مکہ مارااور پھر پے در پے مارنے لگے۔

www.novelsclubb.com

"مار لیا! نکل گیا غصہ؟ مل گیا سکون؟"

میجر احد مار مار کر ہانپنے لگے تو میجر ذوریز نے مسکراتے ہوئے کہا اور زبردستی ان کے گلے لگ گ ئے۔

ناراضگی ختم ہو گئی تھی۔

دل کا غبار دھل گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

میجر احد نے زور سے انھیں خود میں بھینچا۔اور جو مار مار کر میجر ذوریز کا حلیہ بگاڑا تھا اس پر انھیں ذرا ندامت نہیں ہوئی۔

"تم نے ہم سے جھوٹ کیوں بولا کہ تم ہی زی ہو؟"

www.novelsclubb.com

اب کی بار میجر احد نے انھیں کٹہرے میں کھڑا کیا. اور میجر ذوریز کے مسکراتے ہونٹ سکڑ گئے۔

www.novelsclubb.com

"کیا کرو گے جان کر؟"

انھوں نے استہزائیہ انداز میں پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"میں جاننا چاہتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے جس نے تمھیں ہم سے جھوٹ بولنے پر مجبور کیا؟"

میجر احد بھی اپنے نام کے ایک تھے۔بات اگلوانا اچھے سے جانتے تھے۔

www.novelsclubb.com

میں تم لوگوں کی آنکھوں میں اپنے لیے بے اعتباری نہیں دیکھ سکا۔اس لیے مان جانا ہی" مجھے بہتر حل لگا"۔

بالآخر انھوں نے بلی تھیلے سے نکال دی۔ میجر احد نے ان کا رخ اپنی جانب موڑا۔

www.novelsclubb.com

ہم کبھی بھی تمھاری طرف سے بے اعتبار یا بے یقین نہیں ہو سکتے۔ ہم بس شاکڈ تھے"۔

میجر احد کا اشارہ اپنے اور درے کی طرف تھا۔

www.novelsclubb.com

جانتاہوں"۔"

اور یہ سچ بھی تھا کہ میجر ذوریزان دولوگوں سے کبھی بدگمان نہیں ہو سکتے تھے۔انھوں نے دوبارہ میجر احد کواپنے اندر بھینچا۔

www.novelsclubb.com

البتہ زاویار کے معاملے میں ان کے دلوں پر کیا گزر رہی تھی یہ ان کے اور ان کے پروردگار کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

زی لندن میں اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔جو کہ مسٹر حسن نے اپنی زندگی میں ہی زاویار کے نام کر دیا تھا۔اور لندن میں قیام کے دوران وہ اور ماہ بیر یہیں رہتے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ آنکھیں بند کیے راکنگ چیئر پر جھول رہا تھا۔اس نے آہستگی سے آنکھیں کھولیں۔وہ کرسی پر نیم دراز تھا۔

ہر طرف گھپ اندھیرا تھا۔ کھڑکی پر پڑے پردوں سے روشنی کی ایک لکیر کمرے میں آ رہی تھی جس کی وجہ سے اس کی آنکھوں کی سرخی نمایاں تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔کپڑے سلوٹوں سے بھرے تھے۔اور شیو بھی دو انچ بڑھی ہوئی تھی۔وہ کوئی مجذوب معلوم ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے ہاتھ میں پکڑا موبائل نظروں کے سامنے کیا۔اس نے اپنا پاور آف فون آن کیا۔

کچھ نمبر ملا کر اس نے فون کان سے لگایا۔

تیسری بیل پر دوسری طرف سے فون اٹھا لیا گیا۔

www.novelsclubb.com

کرنل ارتضیٰ سپیکنگ"۔"

www.novelsclubb.com

فون کی دوسری طرف سے بارعب آواز گونجی۔زی کچھ دیر کے لیے چپ ہو گیا پھر جب بولا تو آواز بے تاثر تھی۔

زی بات کر رہا ہوں کرنل"۔"

www.novelsclubb.com

کرنل ارتضیٰ بری طرح چونکے۔وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ زی خود ان سے رابطہ کرے گا۔

اس وقت وہ میجر احد کے پاس جا رہے تھے جب غیر شناسا نمبر دیکھ کر فون اٹھا لیا۔

"کہو کیوں فون کیا؟"

www.novelsclubb.com

کرنل ارتضیٰ اپنے مجرموں سے بات کرنے والے مخصوص انداز میں بولے۔انھوں نے گاڑی سائیڈ پر روکی۔

میں دو دن بعد اسلام آباد واپس آ رہا ہوں خود کو سرینڈر کرنے۔ لیکن میری ایک شرط ہے"۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف کرنل ارتضیٰ خاموش رہے۔

www.novelsclubb.com

"کیسی شرط؟"

کچھ دیر بعد بے لچک انداز میں پوچھا گیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے گرفتار کرنے کیپٹن حورین داؤد آئے گی۔ جگہ اور وقت میں بعد میں بتاؤں گا۔"

اور یہ کہتے ہی اس نے فون بند کر دیا۔ وہ جانتا تھا کہ اس کی شرط لازمی پوری ہو گی۔

www.novelsclubb.com

زی اگر چاہتا تو درے کو بھی بلوا سکتا تھا۔ لیکن اس نے حور کا نام لیا۔ ایک سے اسے محبت تھی۔ دوسری سے اسے عقیدت تھی۔

www.novelsclubb.com

درے کو تو شاید وہ بھول جاتا لیکن حور کو کبھی نہیں بھول سکتا تھا۔اس کو بلوانے کا مقصد بھی ایک آخری بار اس سے ملنا تھا۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف کرنل ارتضیٰ نے میجر احد کو فون کیا اور تمام صورتحال سے آگاہ کیا۔

****

www.novelsclubb.com

میجر احد ڈائننگ ہال میں سب کے ساتھ موجود تھے۔ذوریز اور درے میں فی الحال بات چیت بند تھی۔حان کے چٹکلوں نے محفل کو زعفران زار بنایا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

اتنے میں میجر احد کا فون بجا۔انھوں نے کال اٹینڈ کی۔دوسری طرف کی بات سننے کے بعد ان کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔

چہرے پر پتھریلے تاثرات آ گئے۔انھوں نے کال بند کی تو سب کو اپنی طرف متوجہ پایا۔

www.novelsclubb.com

کرنل ارتضیٰ سے زی نے رابطہ کیا ہے۔وہ خود سپردگی کے لیے تیار ہے لیکن اس نے"
"ایک شرط رکھی ہے۔

ایک لمحہ رکے۔سب کو دیکھا۔وہ لوگ ہمہ تن گوش تھے۔پھر بات کا آغاز کیا۔

www.novelsclubb.com

وہ چاہتا ہے کہ اسے گرفتار کرنے کیپٹن حورین آئیں"۔"

ان کی بات پر حورین کی نظر ایک غیر مرئی نقطے پر جم گئی۔

www.novelsclubb.com

مرنا تو ایک دن ہے نا، پھر کیوں نہ شہادت کی موت مرا جائے۔اور ویسے بھی ماں اور بہن کے علاوہ میری موت پر رونے والا کوئی نہیں ہو گا۔اس بات کا ہمیشہ قلق رہے گا کہ میں اپنے بھائی کو ڈھونڈ نا سکی"۔

وہ اس وقت منفی سوچوں کے حصار میں تھی۔جب درے نے اسے آواز دی تو وہ چونک گئی۔اس نے سب کی نظریں خود پر جمی پائیں۔اور ایک گہرا سانس خارج کیا۔

www.novelsclubb.com

میں تیار ہوں سر، جب جانا ہو گا تب مجھے آگاہ کر دیجیے گا"۔"

اپنی بات کہہ کر وہ رکی نہیں تھی بلکہ تیزی سے کمرے میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

یقینِ محکم

ہم موت سے عشق کرنے والے عاشق ہیں

ہم سے کبھی زندگی کا سودا مت کرنا

اور آج وہ دن بھی آ گیا جب زی کے ناپاک قدم پاکستان کی سرزمین پر پڑنے تھے۔

حورین اپنے کمرے میں موجود تھی۔اس کی پیٹھ دروازے کی طرف تھی۔اور دروازہ کھلا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کے ہاتھ میں ایک پاسپورٹ سائز تصویر پکڑی ہوئی تھی جس میں ایک خوش شکل نوجوان مسکرا رہا تھا۔

وہ روتے ہوئے اس تصویر سے مخاطب تھی۔

"دعا کیجئے گا کہ آپ کی گڑیا شہید ہو جائے۔آپ کے اور بابا کے بعد صرف ایک مرد سے محبت کی تھی لیکن اس کے لیے میرا وجود کوئی معنی نہیں رکھتا۔مجھے یقین ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں گے بالکل ٹھیک ہوں گے اور۔۔۔۔۔۔۔۔"

ابھی اس کی بات منہ میں ہی تھی کہ پیچھے سے آواز آئی۔

www.novelsclubb.com

"کیپٹن حورین! چلیں؟"

وہ میجر احد تھے۔وہ ستمگر جس کے لیے اس کی ذات بے معنی تھی۔

"Yes sir, I m ready".

اس کے لہجے میں ایک عزم تھا۔زی کو نیست و نابود کر دینے کا عزم۔جس نے نا جانے کتنے ہی معصوم لوگوں کی زندگیاں اجاڑ دیں

اور وہ دونوں اپنی منزل کی جانب چل پڑے۔گاڑی میں بیٹھ کر وہ سب زی پیلس کی طرف روانہ ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

****

حورین کو زی پیلس کے اندر گ ئے ابھی کچھ ہی وقت ہوا تھا۔آج ان لوگوں کا فائنل شوڈاؤن تھا۔

کیپٹن حورین کو زی کی قید سے آزاد کروانا تھا اور پاکستان کو اس ناسور سے پاک کرنا تھا۔ آرمی اور رینجرز کی بڑی تعداد نے پیلس کو گھیرے میں لیا ہوا تھا۔

اتنے میں فضا میں گولی چلنے کی آواز گونجی۔میجر احد کو لگا انھوں نے اپنا سب کچھ گنوا دیا کیونکہ ان کی حور اندر تھی۔ان کے قدم گویا زمین نے جکڑ لیے۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف زی پیلس کے اندر جاؤ تو حورین گن تھامے زی کے سیکرٹ روم میں موجود تھی۔وہ ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی جب دروازہ بند ہوا۔

وہ چونک گئی۔اس نے مڑ کر دیکھا تو زی کھڑا تھا۔

"کیسی ہو؟"

دھیمے لہجے میں پوچھا گیا۔

میرا نہیں خیال کہ تم نے صرف یہ پوچھنے کے لئے مجھے یہاں بلوایا ہے"۔"

حور نے لٹھ مار انداز میں کہا۔فضا میں زی کا کھوکھلا قہقہہ گونجا۔

بالکل! میں نے تمھیں یہاں بدلہ لینے کے لیے بلوایا ہے"۔"

اچانک اس کی آواز سرد ہو گئ۔ حور نے سوالیہ آئیبرو اچکائی جیسے پوچھ رہی ہو کیسا بدلہ۔

وہ تم تھی جس کی وجہ سے میرا سویا ہوا ضمیر جاگا۔اب تم مرو گی تو یہ مرے گا۔ اور میری جان چھوٹے گی"۔

زی نے زہر خند لہجے میں کہا۔

"You know what

تمھاری مثال ان لوگوں جیسی ہے جو اندھے، بہرے، گونگے ہوتے ہیں۔جو سب کچھ سمجھ کر بھی کچھ نہیں سمجھتے۔جن کے دلوں پر مہر لگا دی جاتی ہے"۔

حور نے استہزائیہ انداز میں کہا۔

"اچھا اب بہت ہوئی باتیں۔اب مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔"

یہ کہتے ہوئے زی نے اس کے ہاتھ سے گن جھپٹی جو حور نے اس پر تان رکھی تھی۔

"!ٹھاہ"

www.novelsclubb.com

فضا ساکت ہو گئی۔

گولی حور کو نہیں لگی تھی۔گولی زی کے ہاتھ پر لگی تھی اور گن دور جا گری۔

یہ گولی میجر ذوریز نے چلائی تھی۔وہ سیکرٹ روم کے دوسرے دروازے پر کھڑے تھے۔

زی حیران تھا کہ میجر ذوریز یہاں کیسے پہنچے کیوں کہ اپنی دانست میں اس نے انھیں پھنسانے کا فل پروف پلین بنایا تھا۔

لیکن وہ بھول گیا تھا کہ آئی ایس آئی کو مار خور اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ آستین میں چھپے سانپوں کا سر وہاں سے کچلتے ہیں جہاں سے کسی کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

www.novelsclubb.com

زی آستین میں چھپا وہ سانپ تھا جو اپنوں میں رہ کر ان کی جڑیں کھوکھلی کرتا تھا۔

****

-:ماضی

کرنل ارتضیٰ جب میجر ذوریز کے سامنے بیٹھے تھے تو ان کے پاس کرنل صاحب کے سوالوں کے جواب نہیں تھے۔

دیکھو ذوریز! میں نہیں جانتا وہ کیا وجہ ہے جس کی بنا پر تم اقبال جرم کر رہے ہو۔ لیکن" یہ ضرور جانتا ہوں کہ تم زی نہیں ہو۔

جب تک یہ کیس حل نہیں ہو جاتا تب تک تم اپنے طور پر ثبوت جمع کرو۔اور جیسے ہی کوئی اہم ثبوت ہاتھ آئے تم احد سے رابطہ کرو گے۔

میں تم جیسے بہادر آفیسر کو کھونا نہیں چاہتا"۔

اور یہ کہ کر وہ میجر احد کے ساتھ باہر نکل گئے۔جب کہ پیچھے میجر ذوریز سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔

-:حال

آؤ برادر آؤ! تمھارا کام بھی حور کے ساتھ تمام کر دیتا ہوں ہاہاہا"۔"

www.novelsclubb.com

زی اب خود کو کمپوز کر چکا تھا اور میجر ذوریز کا مزاق اڑا رہا تھا۔

اللہ تمھیں غارت کرے زی"۔"

میجر ذوریز نے طیش میں آتے ہوئے کہا۔اور اس کے منہ پر تھپڑ مارا۔

کون کہ سکتا تھا وہ ان کا جڑواں بھائی تھا

زی نے بھی جوابی کاروائی کے طور پر ان کے منہ پر مکہ مارا۔وہ نیچے گرنے کو تھے جب دو مہربان ہاتھوں نے انھیں سہارا دیا۔

وہ میجر احد تھے۔انھوں نے میجر ذوریز کو اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔حور بھی سائیڈ پر کھڑی ہو گئی۔

آج وہ دونوں آمنے سامنے تھے۔جو کبھی جگری یار کہلاتے تھے آج ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔وقت کس موڑ پہ لے آیا تھا ان کی دوستی کو۔

زی مکا مارنے کے لیے میجر احد کی طرف بڑھا۔انھوں نے اس کا وہی ہاتھ پکڑ کر موڑ دیا اور ایک جھٹکہ دیا۔

www.novelsclubb.com

"آآآآہہہ"

چٹک کی آواز سے اس کا بازو ٹوٹ گیا اور اس کی دردناک چیخ گونجی۔

اس نے دوسرے ہاتھ سے مارنا چاہا تو میجر احد نے اسے بھی جھٹکا دے کر توڑ دیا۔

فضا میں زی کی دل دوز چیخیں گونج رہی تھی اور وہ زمین پر ادھ موا پڑا تھا۔

میجر احد نے اس پر بس نہیں کی۔اس کے گھٹنے پر اتنی زور سے ٹانگ ماری کہ گھٹنے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔یہی عمل دوسرے گھٹنے پر بھی دہرایا۔

www.novelsclubb.com

زی کی نیم مردہ حالت پر بھی کسی کو ترس نہیں آیا۔ان لوگوں نے اسے دوسری بار دیکھنا بھی پسند نہیں کیا۔

وقت کافرعون یہ بات بھول گیا تھا کہ اس کی رسی جتنی مرضی دراز کیوں نہ ہو اس کے نصیب میں غرق ہونا ہی لکھا ہے۔

آج ایک اور فرعون اپنے انجام تک پہنچا تھا۔اس نے ساری زندگی معذوری کی اذیت میں گزارنی تھی۔

ظالم کا دردناک انجام ہو چکا تھا اور ایک بار پھر اللہ نے پاک فوج کو کامیاب کیا تھا۔

.....

www.novelsclubb.com

یقینِ محکم

یہ جو زندگی کی کتاب ہے

یہ کتاب بھی کیا کتاب ہے

کہیں اک حسین خواب ہے

کہیں جان لیوا عذاب ہے

کبھی کھو لیا کبھی پا لیا

کبھی رو لیا کبھی گا لیا

کہیں رحمتوں کی ہیں بارشیں

کہیں تشنگی بے حساب ہے

کہیں چھاؤں ہے کہیں دھوپ ہے

www.novelsclubb.com

کہیں اور ہی کوئی روپ ہے

کہیں چھین لیتی ہے ہر خوشی

کہیں مہربان بے حساب ہے

یہ جو زندگی کی کتاب ہے

یہ کتاب بھی کیا کتاب ہے

زی جیسا ناسور پاکستان سے ختم ہو گیا تھا۔ جہاں سب کو اس بات کی خوشی تھی وہیں ایک قلق بھی تھا۔ لیکن مجرم کہاں کسی کا سگا ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

سو یہ زخم بھی وقت کے ساتھ مندمل ہو جانا تھا۔آج ڈیڑھ مہینے بعد حورین گھر لوٹی تھی۔اور گھر پہنچتے ہی جو منظر اسے دیکھنے کو ملا وہ ناقابل یقین تھا۔

صوفے پر عالیان اور نورعین بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔اور پاس ہی رابعہ بیگم بیٹھ کر سبزی کاٹ رہیں تھیں۔

بھائی"۔"

اس کے لب بے آواز ہلے۔آنکھیں لبالب پانی سے بھر گئیں۔اگر یہ اس کی ثابت قدمی اور یقینِ محکم کا انعام تھا تو کیا ہی اعلیٰ انعام تھا

www.novelsclubb.com

اتنے میں عالیان کی نظر بھی حورین رپڑ چکی تھی۔وہ مسکرایااور پھر چلتاہوااس کے پاس آیا۔

کامیابی مبارک ہو کیپٹن حورین داؤد"۔"

www.novelsclubb.com

وہی مسکراہٹ،وہی چمکتی آنکھیں۔حورین نے اپنا کانپتاہاتھ بڑھاکراس کے چہرے کو چھوا۔وہ کوئی خواب نہیں تھا۔سالم حقیقت تھی۔

وہ ہوش میں آتے ہی اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ یہاں تک کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔

آپ کہاں چلے گئے تھے بھائی؟ آپ کو ذرا ہمارا خیال نہیں آیا۔ آپ کی حور آپ کے بغیر" ٹوٹ گئی تھی۔ میں نے آپ کو کتنا یاد کیا لیکن آپ نہیں آئے"۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے بھائی کے گلے لگ کر ان سے انھیں کی شکایت کرنے لگی۔

بس میرا بچہ !اب میں کہیں نہیں جاؤں گا"۔"

عالیان نے اس کا سر تھپتھپایا۔

بھئی ہم بھی یہاں ہیں"۔"

www.novelsclubb.com

نور سے رہا نہیں گیا تو بول پڑی۔ حور, عالیان سے الگ ہو کر نور سے ملی۔

میں نے کہا تھا نا بھائی زندہ ہیں"۔"

حور نے گردن اکڑا کر نور سے کہا۔

www.novelsclubb.com

اچھا بس، زیادہ شوخی نا ہو"۔"

نور کی بات پر سب ہنسنے لگے اور حور کا منہ بن گیا۔ پھر وہ رابعہ بیگم سے ملی۔ اتنے میں دروازے پر گھنٹی بجی۔

میں دیکھتا ہوں"۔"

عالیان کہتے ہوئے آگے بڑھا اور دروازہ کھول دیا۔ باہر میجر احد، میجر ذوریز، حان، در نجف اور منساء پانچوں کھڑے تھے۔

عالیان نے مسکراتے ہوئے انھیں خوش آمدید کہا۔ حور بھی ان سب کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ وہ سب سے ملی پھر اجازت لے کر فریش ہونے چلی گئی۔

پھر جب وہ فریش ہو کر آئی تو ان سب کو خوش گپیوں میں مصروف پایا۔

"ہاں تو بھابھی! آپ پیا گھر کب سدھار رہی ہیں"

حور کو دیکھ کر حان کی رگ ظرافت پھڑک اٹھی۔

"مطلب؟"

حور نے ناسمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

اوہ! آپ شاید بے خبر ہیں کہ آپ مسز احد ابراہیم ہیں"۔"

حان کی شوخیاں عروج پر تھیں۔اس نے بے یقینی سے ماں کی طرف دیکھا جو اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھیں۔

پھر اس نے میجر احد کی طرف دیکھا جو پر شوق نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

اللہ نے عورت کی چھٹی حس بہت مضبوط رکھی ہے۔وہ اپنی طرف اٹھنے والی ہر نظر کو پہچانتی ہے۔عورت دھوکہ تب کھاتی ہے جب وہ خود دھوکہ کھانا چاہتی ہے۔

پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ میجر احد کی بدلتی نظر نہ پہچان سکتی۔

نور کو میری ضرورت ہے۔میں اس کو دیکھ کر آتی ہوں"۔"

www.novelsclubb.com

اس کے بعد وہ چلی گئی۔میجر احد اس کی حرکت پر دل کھول کر مسکرائے۔

پھپھو! کل ایک تقریب ہے جس میں آرمی آفیسرز اور ان کی فیملی مدعو ہے۔ ہم آپ کو" دعوت نامہ دینے آئے ہیں"۔

میجر ذوریز نے اپنے آنے کا مقصد بتایا۔

www.novelsclubb.com

ہم ضرور آئیں گے"۔"

جواب عالیان کی طرف سے آیا۔اس کے بعد وہ لوگ اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے۔

میجر احد نے حور سے بات کرنے کی بہت کوشش کی لیکن اس نے موقع نہیں دیا۔

****

www.novelsclubb.com

رات کا دوسرا پہر تھا۔ کھڑکی سے چاند کی روشنی چھن کر آ رہی تھی۔ ایک وجود محوِ خواب تھا۔ اتنے میں کوئی کھڑکی پھلانگ کر اندر آیا۔

اس کی ہری آنکھیں چاند کی روشنی میں چمک رہی تھیں۔ وہ چلتا ہوا اس وجود کے پاس آیا اور یک ٹک اس کے چہرے کو دیکھنے لگا۔

اپنے چہرے پر نظروں کی تپش محسوس کر کے اس وجود نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں۔ وہ حورین تھی۔اپنے پاس کسی کو دیکھ کر وہ یک دم اس پر جھپٹی۔

اس کا چہرہ ابھی واضح نہیں تھا کیونکہ وہ شخص قدرے اندھیرے میں کھڑا تھا۔ حور اس کو مارنے کے لیے آگے بڑھی تو اس شخص نے اس کی دونوں کلائیاں پکڑ لیں اور اس کا رخ دیوار کی طرف کر دیا۔

www.novelsclubb.com

حور، یہ میں ہوں احد"۔"

انھوں نے سرگوشی نما آواز میں کہا۔میجر احد کی آواز سن کر حور نے خود کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔

جب میجر احد کو اس کی مزاحمت بند ہوتی محسوس ہوئی تو انھوں نے آہستہ سے اس کی کلائیاں چھوڑ دیں۔

www.novelsclubb.com

اتنی رات کو کسی کے کمرے میں آنا شریف لوگوں کو زیب نہیں دیتا"۔"

حور نے تو انھیں شریف لوگوں کی فہرست سے خارج ہی کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اپنی بیوی کے کمرے میں آنے سے مجھے کوئی روک نہیں سکتا"۔"

میجر احد کے لہجے میں استحقاق بول رہا تھا۔ وہ چلتے ہوئے بیڈ کے پاس آئے اور نیم دراز ہو گئے۔ حور کے سر پر لگی تلوں پر بچھی۔

بیوی نہیں، منکوحہ، نکح اور منکوحہ کا رشتہ ہے ہمارا۔ اور ویسے آپ کو بڑی جلدی یہ بات یاد نہیں آ گئی"۔

www.novelsclubb.com

حور نے طنز کیا تو میجر احد مسکرا دیئے۔

کتنی اذیت ہوئی تھی اسے یہ سوچتے ہوئے کہ وہ ایک نامحرم کی محبت میں مبتلا ہو گئی ہے۔

میجر احد شاید اس خاموش محبت کی خاموش اذیت کا اندازہ کبھی نہ لگا پاتے۔

www.novelsclubb.com

اب کسی طرح تو وہ اذیت نکالنی تھی۔

صبح کا بھولا رات کو گھر آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے"۔"

میجر احد کے ہونٹوں پر مسکراہٹ چپک کر رہ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

آپ،آپ جائیں یہاں سے"۔"

حور نے انھیں باہر کا راستہ دکھایا۔

"ناجاؤں تو؟"

www.novelsclubb.com

ڈھٹائی میں میجر احد نے آج حان کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تھا۔

میں، میں بھائی کو بتاؤں گی"۔"

www.novelsclubb.com

غصے کی زیادتی سے حورین سے بولا نہیں جا رہا تھا۔

اچھا، کیا بتاؤ گی عالیان کو"۔"

www.novelsclubb.com

معصومیت کا اختتام تھا میجر احد پر۔ جانتے تھے وہ کبھی اپنے بھائی کو اپنے شوہر کی شکایت نہیں لگا سکتی۔

اور یہیں حورین کی ہمت جواب دے گئی۔ وہ زمین پر بیٹھ کر رونا شروع ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

اور یہیں میجر احد کی ساری شوخی ہوا ہو گئی۔ وہ اس کے پاس آئے اور پنجوں کے بل زمین پر بیٹھ گئے۔

حور! میری جان، جانتا ہوں غلطی ہوئی ہے۔ پلیز مجھے معاف کر دو"۔"

میجر احد آج پھر اس لڑکی کے سامنے بے بس ہو گئے تھے۔ حور کے آنسو تھم گ ئے۔

www.novelsclubb.com

معافی نہیں، سزا ملے گی آپ کو"۔"

حور نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

میں ہر سزا کے لیے تیار ہوں، تم بس رونا بند کرو"۔"

اکثر بے اختیاری میں زبان سے نکلی بات انسان کے لیے بہت سی آزمائشیں لاتی ہے۔ میجر احد کے ساتھ بھی کچھ یہی ہونے والا تھا جس سے وہ بے خبر تھے۔

www.novelsclubb.com

ایک شہزادی تھی سرد مزاج کہانی میں

ایک شہزادہ تھا جو دل سے اس پر مرتا تھا

انھوں نے اسے بازو سے پکڑ کر بیڈ پر بٹھایا اور پانی کا گلاس جو سائیڈ ٹیبل پر پڑا تھا اس کی طرف بڑھایا۔

www.novelsclubb.com

پھر وہ صبح پانچ بجے کے قریب جس راستے سے آئے تھے اسی راستے سے واپس چلے گئے۔

****

www.novelsclubb.com

درے کب سے میجر ذوریز کا انتظار کر رہی تھی لیکن وہ آ ہی نہیں رہے تھے۔ وہ خود انھیں دیکھنے کے لیے جانے والی تھی جب دروازے پر کھٹکے کی آواز ہوئی

وہ جلدی سے کمفرٹر اوڑھ کر سوتی بن گئی کیوں کہ جانتی تھی کہ آنے والا کون ہے۔

www.novelsclubb.com

تب ہی میجر ذوریز اندر آئے۔یہ تو کافی دنوں سے ہوتا آرہا تھا۔وہ ان سے ناراض تھی۔ انھیں بات کرنے کا کوئی موقع نہیں دے رہی تھی۔

اس کو ایک نظر دیکھ کر وہ فریش ہونے چلے گئے۔درے نے ایک گہرا سانس خارج کیا اور آنکھوں میں آئی نمی صاف کی۔

www.novelsclubb.com

محبوب انسان سے ناراضگی جان لیوا ہوتی ہے۔وہ بھی تب جب وہ شخص آپ کا محرم ہو۔وہ دونوں اس بات کو محسوس کر رہے تھے۔

کچھ دیر بعد درے کو اپنے ہاتھ پر نمی محسوس ہوئی۔اس نے فوراً آنکھیں کھول لیں۔میجر ذوریز بیڈ کی پائینی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس کا ہاتھ انھوں نے آنکھوں سے لگایا ہوا تھا۔وہ یقیناً رو رہے تھے۔درے کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا۔

یہ تو اس نے کبھی نہیں چاہا تھا کہ جس شخص نے اسے ہمیشہ سر آنکھوں پر بٹھایا ہے وہ کبھی اس کے قدموں میں بیٹھے۔۔درے اٹھ کر ان کے سامنے بیٹھ گئ۔

"کیا میری غلطی اتنی بڑی ہے کہ تم مجھے معاف نہیں کر سکتی؟"

انھوں نے اپنی نم آنکھیں اٹھا کر اس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

آپ جانتے ہیں ریز، کس اذیت میں گزارے ہیں میں نے یہ دن؟ آپ کو اندازہ ہے کہ "
"ایک جھوٹ سے کیا سے کیا ہو سکتا تھا؟

درے نے شکوہ کناں نظروں سے انھیں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

جانتا ہوں اور سزا بھی بھگت چکا ہوں"۔"

ان کی آواز میں ٹوٹے کانچ کی سی چبھن تھی۔

www.novelsclubb.com

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ریز"۔"

درے نے اپنا رخ موڑ لیا۔اس کا ہاتھ ابھی بھی میجر ذوریز کے ہاتھ میں تھا۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے پھر، مجھے بھی یہاں نہیں رہنا جہاں کسی کو میری ضرورت نہیں ہے۔ کم اذیت"

"سے تو میں بھی نہیں گزرا، لیکن یہاں پرواکسے ہے؟

میجر ذوریز ایک تھکے ہوئے جواری کی طرح اٹھے اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

حد ہے ویسے،ایک نمبر کے خشک انسان ہیں آپ میجر ذوریز حسن۔ جسے بیوی کو منانا" بھی نہیں آتا"۔

درے غصے سے اٹھی اور باتھ روم میں جا کر بند ہو گئی۔ لیکن اپنے پیچھے زور سے دروازا مارنا نہیں بھولی تھی۔

اس کی بات سمجھ کر میجر ذوریز مسکرا دیئے۔ جانتے تھے کہ وہ زیادہ دیر ناراض نہیں رہنے والی۔

www.novelsclubb.com

بالآخران کی زندگی میں بھی خوشیاں دستک دینے والی تھیں۔

****

www.novelsclubb.com

اللہ اللہ کر کے وہ دن بھی آ گیا جس کا سب کو بے صبری سے انتظار تھا۔ مشن کامیاب ہونے کی خوشی میں آج مینار پاکستان لاہور کے پاس ایک تقریب رکھی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

جس میں پاک فوج کے سپاہیوں اور ان کے خاندانوں کو بلوایا گیا تھا۔ ایک طرف بہت سے جیٹ کھڑے تھے جن میں پاک فضائیہ کے جانباز بیٹے بیٹھے تھے۔

انھیں میں سے ایک جیٹ میں میجر ذوریز بھی تھے۔اشارہ ملنے پر وہ بارہ طیارے ایک تکون کی شکل میں اڑے اور آسمان پر پاکستان زندہ باد لکھا۔

www.novelsclubb.com

وہ دیکھنے میں اتنے دلکش لگ رہے تھے کہ دیکھنے والی ہر آنکھ مبہوت تھی۔

www.novelsclubb.com

اور جب ان طیاروں کے رنگ برنگے دھوئیں سے آسمان پر پاکستان زندہ باد لکھا گیا تو وہاں موجود ہر ذی نفس نے سلام پیش کیا۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد نشانے بازی کا مقابلہ ہوا۔ حان اس مقابلے میں پیش پیش تھا۔

چونکہ وہ ایک شارپ شوٹر تھا تو آسمان پر اڑتے پرندوں پر نشانہ لگانا اس کے لیے کوئی بڑی بات نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

اب آخری راؤنڈ رہتا تھا۔یکے بعد دیگرے آسمان پر تین پھل پھینکے گئے۔حان نے ٹریگر پر گرفت مضبوط کرلی۔

www.novelsclubb.com

ٹھاہ

ٹھاہ

ٹھاہ

اور زمین پر گرنے سے پہلے گولی چلائی جو سیدھا نشانے پر لگی۔اس طرح فتح کا سہرا اپنے سر سجا کر اس نے اس کھیل کا اختتام کیا۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد دو تین مقابلے اور ہوئے۔ بالآخر سب کو مینار پاکستان کے احاطے میں جمع کیا گیا۔

www.novelsclubb.com

وہاں پر ایک سٹیج بنایا گیا تھا اور بیٹھنے کے لیے کرسیاں لگائی گئی تھیں۔ڈائس کے پاس کرنل ارتضیٰ کھڑے تھے۔

گڈ ایوننگ ایوری ون! اس تقریب کے مقصد سے تو آپ سب باخوبی واقف ہیں۔"
میرے کہنے کے لیے کچھ خاص ہے نہیں اس لیے میں سٹیج پر میجر احد ابراہیم کو دعوت دینا چاہوں گا"۔

www.novelsclubb.com

کرنل ارتضیٰ یہ کہ کر سائیڈ پر ہو گئے۔ پھر میجر احد سٹیج پر آئے۔ ہر طرف تالیوں کا شور گونج اٹھا۔

"!السلام علیکم ایوی ون"

www.novelsclubb.com

انھوں نے اپنے مخصوص انداز میں بات کا آغاز کیا اور اپنی گھمبیر آواز کے سحر میں سب کو جکڑ لیا۔

زی کو ختم کرنا میرے اکیلے کے بس کی بات بات نہیں تھی۔اس میں میری ٹیم نے میرا"

بھرپور ساتھ دیا۔

www.novelsclubb.com

خاص طور پر میری بیوی کیپٹن حورین احد ابراہیم میرے شانہ بشانہ رہیں۔اس کے علاوہ میری ٹیم کے باقی میمبرز میجر ذوریز حسن، کیپٹن حان حارث، کیپٹن در نجف حسن، کیپٹن ڈاکٹر منساء وقار،ان سب نے بھی میرا بھرپور ساتھ دیا۔

www.novelsclubb.com

اور مجھے یہ کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں ہوتا کہ ان لوگوں کے بغیر یہ کیس حل کرنا میرے لئے ناممکن تھا۔

لیکن جب لگن سچی ہو، قوت ارادی مضبوط ہو اور اللہ پر یقینِ محکم ہو تو نا ممکن کو ممکن بنتے دیر نہیں لگتی۔ شکریہ"۔

www.novelsclubb.com

انھوں نے اپنی تقریر کا اختتام کیا تو ایک بار پھر ہر طرف تالیوں کا شور بلند ہوا۔ میجر احد کو ستارۂ جرأت سے نوازا گیا۔

میجر احد نے پرچم کشائی کی۔ وہاں موجود سب سپاہیوں نے سلیوٹ کیا۔

www.novelsclubb.com

پک سرزمین شاد باد

(اے مقدس زمین تو ہمیشہ خوش حال رہے)۔

www.novelsclubb.com

کشور حسین شاد باد

(ہمیشہ بستی رہے میری خوبصورت زمین)۔

تو نشان عزم عالی شان

(تو بلند ہمتی کا نشان ہے)۔

www.novelsclubb.com

ارض پاکستان

(میری پاک سرزمین)

مرکز یقین شاد باد

(ایمان کا یہ مرکز ہمیشہ قائم ودائم رہے)۔

www.novelsclubb.com

پاک سرزمین کا نظام

قوت اخوت عوام

(اس ملک کا نظام یہاں رہنے والوں کی آپسی محبت، بھائی چارے اور اتحاد سے چلتا ہے)

قوم ملک سلطنت

پائندہ تابندہ باد

(یہ ملک، یہ قوم، یہ سلطنت ہمیشہ زندہ رہے ہمیشہ روشن رہے)

www.novelsclubb.com

شاد باد منزل مراد

(اور اپنے ہر مقصد کو خوشحالی کے راستے پر چلتے ہوئے حاصل کرے)

پرچم ستارہ و ہلال

(یہ چاند ستارے والا پرچم)

www.novelsclubb.com

رہبر ترقی و کمال

(ہماری ترقی و عروج کا نشان ہے)

www.novelsclubb.com

ترجمان ماضی شان حال

جان استقبال

سایۂ خدائے ذوالجلال

(یہ ہمیں ہمارے شاندار ماضی کی یاد دلاتا ہے۔ ہمارے آج کی عظمت کو بیان کرتا ہے اور یہی ہمارے مستقبل کی قوت بنے گا۔اور ہم اس ملک و قوم کے لیے اللہ تعالیٰ کی حفاظت مانگتے ہیں)۔

ترانہ ختم ہونے کے بعد کیپٹن حورین ان سب سے نظر بچا کر نکل رہی تھی جب عالیان نے اسے جالیا۔

www.novelsclubb.com

حور، کدھر جا رہی ہو؟اور کسی سے ملی بھی نہیں"۔"

عالیان نے اس کو کندھوں سے تھام کر اس کی آنکھوں میں جھانکا۔

www.novelsclubb.com

میں نہیں جانتی میں کہاں جا رہی ہوں۔ لیکن اس وقت میجر احد سے بہت دور جانا چاہتی ہوں۔ جب وہ میرے معاملے میں بے حس بن سکتے ہیں تو میں بھی ان کے معاملے میں بے حس بن سکتی ہوں"۔

www.novelsclubb.com

اس کی آواز میں نمی گھل گئی۔

"لیکن حور۔۔۔۔۔۔"

عالیان نے کچھ کہنا چاہا تو حور نے درمیان میں بات کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

آپ کو میری قسم !آپ کسی کو میرے بارے میں کچھ نہیں بتائیں گے۔ورنہ سمجھیے گا" آپ کی بہن مر گئی"۔

وہ شاید سچ میں بے حس ہو گئی تھی۔اور پھر وہ چلی گئی۔اپنی قربت کے بعد اپنی جدائی کا عذاب دے کر وہ چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

****

حورین کو یہ زیب نہیں دیتا تھا کہ وہ میجر احد کو چھوڑ کے جائے لیکن اس وقت وہ عقل سے کام نہیں لے رہی تھی۔جب عورت کی عقل پر پردے پڑ جائیں تو وہ جزباتی ہو جاتی ہے اور جذبات میں آکر ہمیشہ غلط قدم اٹھاتی ہے۔

یہی کچھ حورین کے ساتھ بھی ہوا تھا جس کا خمیازہ اسے بہت جلد بھگتنا تھا۔

وہ میجر احد کو یہ احساس دلانا چاہتی تھی تھی کہ جب انھیں پتہ چل گیا تھا کہ وہ ان کی بیوی ہے تو انھوں نے یہ بات چھپا کر بہت غلط کیا۔

www.novelsclubb.com

عجیب ہی پلٹا کھایا تھا اس کی اور میجر احد کی قسمت نے۔

یقینِ محکم

محبت راز ہوتی ہے اسے افشاں نہیں کرنا

محبت لازمی کرنا مگر چرچا نہیں کرنا

محبت جس پہ نازل ہو وہ دل تو خاص ہوتے ہیں

اگر مل جائے یہ نعمت تو اسے ضائع مت کرنا

www.novelsclubb.com

سال بعد 4

میجر احداس وقت سخت غصے میں تھے۔کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اس بپھرے شیر کو قابو کر سکے۔

وہ ٹارچر سیل میں موجود ایک انیتس سالہ آدمی کو مار رہے تھے جو کہ ڈر گز ڈیکنگ میں شامل تھا۔ان کے پاس میجر ذوریز، کیپٹن عالیان، کیپٹن حان، در نجف اور منساء کھڑے تھے۔

ان کا غصہ دیکھ کر سب کی آنکھوں میں خوف جھلک رہا تھا۔چار سال ہو گئے تھے اسے گئے ہوئے مگر وہ اس ظالم لڑکی کو بھول نہیں پا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

بھولتے بھی کیسے، آخر سزا کے حق دار تو وہ تھے۔میجر احداس شخص کو اس وقت تک مارتے رہے جب تک اس نے سچ نہیں اگل دیا۔

وہ لوگ اس کیس کے سلسلے میں کراچی میں مقیم تھے۔جب ان کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو انھوں نے آگے آرڈرز جاری کیے۔

اس وقت وہ لوگ جس بنگلے میں موجود تھے وہ کافی بڑا تھا۔میجر احد سویمنگ پول کے پاس آ گئے۔اور خالی خالی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگے

تب ہی وہاں میجر ذوریز آئے۔ان کے ہم راز،ان کے دوست،ان کے ہمدرد۔انھوں نے میجر احد کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور انھیں سینے سے لگا لیا۔

www.novelsclubb.com

میجر احد کی آنکھوں میں یک دم ہی نمی آ گئی۔

اور کتنی سزا دے گی وہ مجھے۔میں تھک گیا ہوں یار۔اس کو مجھ پر رحم کیوں نہیں آتا"۔"

میجر احد نے نم لہجے میں کہا۔

اللہ پر بھروسہ رکھو یار۔صبر اور یقینِ محکم کو ہاتھ سے نہ چھوٹنے دو۔پھر دیکھنا معجزہ ہو گا"

اور ضرور ہو گا"۔

www.novelsclubb.com

میجر ذوریز نے انھیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

اچھا دوست بھی اللہ کی طرف سے عطا کیا گیا ایک انمول تحفہ ہوتا ہے۔ لیکن کچھ لوگوں کو دوستی راس نہیں آتی جس طرح زی کو نہیں آئی۔

البتہ میجر احد اس معاملے میں خوش قسمت تھے۔ عالیان نے دکھ بھری نگاہوں سے یہ منظر دیکھا۔ اسے اپنی بہن پر غصہ آیا لیکن وہ بے بس تھا۔

www.novelsclubb.com

اتنے میں وہاں حان بھی آ گیا۔ کیوں کہ میجر احد کی حالت وہ بھی دیکھ چکا تھا۔

بھائی یار آپ نے پرامس کیا تھا اس سنڈے سب کو مال لے کر چلیں گے۔اب لے کر" چلیں سب کو"۔

حان نے آتے ہی واویلا مچادیا۔میجر احد نے آنکھوں میں آئی نمی صاف کی۔

مجھے تو نہیں یاد کہ میں نے ایسا کوئی وعدہ کیا تھا"۔"

انھوں نے آئبرو اچکا کر پوچھا۔

کیاااا؟بھائی آپ بوڑھے ہو گئے ہیں اس لیے آپ کو کچھ یاد نہیں رہتا"۔"

حان کی اداکاری عروج پر تھی۔جب کہ یہ سچ تھا کہ میجر احد نے ایسا کوئی وعدہ نہیں کیا تھا۔ لیکن وہ حان ہی کیا جو مان جائے۔

www.novelsclubb.com

"کون بوڑھا؟"

میجر احد نے مصنوعی غصے سے پوچھا۔

آپ"۔"

اور یہ کہ کر وہ بھاگ گیا۔جانتا تھا اب شامت آئے گی۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ حان آگے آگے بھاگ رہا تھا اور میجر احد اسے پکڑنے کے لیے پیچھے دوڑ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

جب کہ ان کی بچوں جیسی لڑائی دیکھ کر ذوریز اور عالیان مسکرا دیے۔

ہادی بیٹا! رک جاؤ۔ کہاں جا رہے ہو۔ مما تھک گئی ہیں"۔"

حورین چار سالہ ہادی ابراہیم کے پیچھے بھاگ رہی تھی جو بالکل اپنے باپ کا پرتو تھا۔ ہو بہو احد ابراہیم۔ پھر چاہے وہ شکل و صورت ہو یا عادتیں۔

www.novelsclubb.com

"Mama, I want to eat noodles. I don't like pumpkin".

ہادی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔جب کہ حورین تیوری چڑھا کر اپنے موڈی بیٹے کو دیکھنے لگی۔

ہادی ابراہیم !آپ کو کھانا تو یہی پڑے گا۔ورنہ آج آپ بھوکے رہیں"۔"

حورین صوفے پر بیٹھ گئی اور کھانے کی پلیٹ اپنے سامنے رکھ دی۔ اب وہ آنکھ کی جھری سے اپنے بیٹے کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے بہت مشکل سے اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔ہادی حورین کے سامنے آیا۔

اوہ مائی اللہ! کاش میرے بابا میرے پاس ہوتے تو وہ میری ہر خواہش پوری کرتے"۔"

ہادی کو نجانے کیا ہوا وہ اپنے باپ کا ذکر کرتے ہوئے رو پڑا۔ حورین کا دل کٹ کر رہ گیا جب کہ احد کے ذکر پر اس کے چہرے پر سایہ لہرایا۔

ہادی! میرا بیٹا، آئی ایم سوری میری جان۔ آؤ ہم نوڈلز لے کر آتے ہیں"۔"

www.novelsclubb.com

حورین نے اسے خود میں بھینچا۔ وہ لاکھ کوشش کرتی لیکن اس کا بیٹا اپنے باپ کی کمی محسوس کرتا تھا۔

اور یہی چیز اس کا پچھتاوا بنتی جا رہی تھی۔اپنی نام نہاد انا کے ہاتھوں اس نے اپنے بیٹے کی خوشیاں چھین لی تھیں۔

www.novelsclubb.com

ایک بے نام آنسو اس کی آنکھ سے گرا۔حورین نے چٹاچٹ ہادی کا چہرہ چوما اور خود حجاب پہن لیا۔

آئی لو یو مما"۔"

ہادی نے اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

ممالویوٹومیری جان"۔"

کارسٹارٹ کرنے سے پہلے حورین نے اس کا ماتھا چوما۔

www.novelsclubb.com

"ہادی! ایک بات کہوں بیٹا؟"

حورین نے گاڑی چلاتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

یس مما"۔"

ہادی جو باہر دیکھ رہا تھا اس کی طرف متوجہ ہوا

بیٹا! انسان صرف اللہ کے سامنے روتا ہوا اچھا لگتا ہے اس لیے آئندہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر" رونے کی بجائے اللہ کے سامنے سر جھکا کر رونا"۔

www.novelsclubb.com

ہادی کو سمجھ تو کچھ نہیں آئی لیکن اس نے سر ہلا دیا۔

حورین، ہادی کی تربیت بہت اچھی طرح کر رہی تھی۔ وہ بھلے ہی ایک اچھی بیوی نہیں تھی لیکن وہ ایک عظیم ماں تھی۔

وہ جانتی تھی کہ سات سال کی عمر تک بچے کو جو کچھ سکھایا جائے وہ آخری دم تک اسے یاد رکھتا ہے۔ اس لیے اس نے ہادی کی تربیت پر بہت توجہ دی تھی۔

www.novelsclubb.com

حتیٰ کہ اپنی جاب، اپنا عشق، اپنا جنون پاک فوج بھی چھوڑ دی تھی۔ وہ ہادی کے سات سال کے ہونے تک جاب نہیں شروع کرنا چاہتی تھی۔

اور ماہوار خرچہ عالیان اسے بجھواتا تھا جس سے اس دونوں ماں بیٹے کا اچھا گزر بسر ہو رہا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

پہنچے اور سب الگ الگ ہو کر اپنی شاپنگ forum mall Karachi وہ لوگ کرنے لگے۔ میجر احد کو کچھ لینا تو تھا نہیں۔

مگر وہ پھر بھی پورا مال گھومنے لگے۔چلتے چلتے وہ تھرڈ فلور پر آ گئے۔وہاں بچوں کے کھانے پینے کی الم غلم چیزیں پڑی تھیں۔

میجر احد واپس جانے لگے تو ان کی نظر ایک روتے ہوئے بچے پر پڑی۔وہ اس کے پاس گئے اور پنجوں کے بل زمین پر بیٹھ گئے۔

www.novelsclubb.com

ایک لمحے کے لیے وہ ٹھٹھک گئے۔وہ بچہ ان سے ملتا تھا۔لیکن پھر سر جھٹک دیا۔بھلا جو وہ سوچ رہے تھے وہ کیونکر ممکن تھا؟

"بیٹا کیا بات ہے؟آپ رو کیوں رہے ہو؟اور کس کے ساتھ آئے ہو؟"

میجر احد نے نرمی سے اس بچے سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

انکل میری مما گم ہو گئی ہیں"۔"

اس نے سارا ملبہ اپنی ماں پر گرا دیا۔میجر احد بے اختیار مسکرا اٹھے۔

"آپ یہاں اپنی مما کے ساتھ آئے ہو؟"

انھوں نے پھر پوچھا۔

جی"۔"

www.novelsclubb.com

یک لفظی جواب آیا۔

"اور آپ کے بابا؟

ناجانے کس احساس کے تحت وہ اس بچے سے بات کر رہے تھے۔اور انھیں یہ سب اچھا لگ رہا تھا۔

میرے بابا آرمی آفیسر ہیں۔وہ بہت بریو ہیں۔میرے سپر ہیرو ہیں۔مما کہتی ہیں وہ" برے لوگوں کو ڈھشم ڈھشم کر کے مارتے ہیں"۔

www.novelsclubb.com

اس نے ہوا میں مکے چلائے۔ میجر احد کو وہ بچہ بہت پسند آیا۔ اس کے لہجے میں اپنے باپ کے لیے محبت ہی محبت تھی۔

"آپ کا نام کیا ہے؟"

بالآخر انھیں نام پوچھنے کا خیال آیا۔

ہادی ابراہیم"۔"

"اور آپ کے بابا کا نام؟"

www.novelsclubb.com

بے اختیار ان کی زبان سے پھسلا۔

میجر احد ابراہیم"۔"

اور میجر احد کو لگا مال کی چھت ان کے سر پر آ گری ہو۔کتنے بد نصیب باپ تھے وہ جو چار سال تک اپنی ہی اولاد کے وجود سے بے خبر تھے۔

"ہادی بیٹا کہاں ہو آپ؟"

حورین جو اپنے دھیان میں ہادی کو ڈھونڈنے کے لیے آ رہی تھی میجر احد کو دیکھ کر اس کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔

اس کے دل میں یہ وہم تھا کہ میجر احد کو اپنے بیٹے کا پتہ چل گیا تو وہ ہادی کو اس سے چھین لیں گے۔

www.novelsclubb.com

اب وہم کا کوئی علاج تھوڑی ہوتا ہے۔ حورین ہادی کا ہاتھ پکڑ کر لے گئ۔اور میجر احد نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ وہ اپنے بیٹے اور بیوی کو ہر حال میں اپنے پاس لے آئیں گے۔

****

میجر احد نے میجر ذوریز کے ذریعے حورین کا فون ہیک کروایا۔ نمبر نکالنا ان کے لیے کوئی بڑی بات نہیں تھی۔ جب کہ وہ جانتے تھے حورین کراچی میں ہے۔

اور اگلے دن وہ حور اور ہادی کی ساری ڈیٹیلز نکلوا چکے تھے۔ حور کا گھر، ہادی کا سکول، ان کا آنا جانا کہاں زیادہ ہے، حور کے کال ریکارڈ۔۔۔۔ سب انھیں معلوم ہو چکا تھا۔

اور ایک بجے کے قریب وہ ہادی کے سکول کے باہر موجود تھے۔

اس کو چھٹی ڈیڑھ بجے ہوتی تھی لیکن میجر احد کے لیے انتظار کرنا مشکل ہو گیا تھا۔اس لیے وہ ہادی کو ہاف لیو پر لے آئے۔

کہ ساتھ نہیں stranger انکل مما ڈانٹیں گی۔انھوں نے منع کیا تھا کہ کسی"

جاتے"۔

ہادی نے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے انھیں بتایا۔اپنے لیے اپنے ہی بیٹے کے منھ سے stranger کا لفظ سن کر ان کے دل پر گھونسہ پڑا۔ مگر وہ جلد ہی خود کو سنبھال گئے تھے۔

"Your mom was right. But I am not a stranger. I am your father".

میجر احد نے اس کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے کہا جو یک دم ہی مزید کھل گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"Really, you are my father?"

میجر احد نے سر کو خفیف سی جنبش دی۔انھوں نے ہادی کو گود میں اٹھایا ہوا تھا۔ان کی بات سن کر وہ فوراً ان سے لپٹ گیا اور ان کے دونوں گال چوم لیے۔

"Baba, I miss you so much".

ہادی سے اپنی خوشی بیان نہیں کی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"Me too, my son".

اور پھر وہ اسے لے کر مال چلے آئے۔ اسے ڈھیر سارے کھلونے دلوائے اور اسے گھر لے آئے۔

جہاں حورین ہادی کو سکول سے پک کرنے کے لیے نکل رہی تھی۔ لیکن اسے سامنے دیکھ کر وہ چونک گئ۔اس سے پہلے وہ کچھ کہتی ہادی بول پڑا۔

"مما! میرے بابا آگ ئے۔اب ہم سب ساتھ رہیں گے۔انھوں نے مجھے toys بھی لے کر دیے"۔

ہادی اپنی ہی دھن میں بول رہا تھا۔جب حور نے میجر احد کو پیچھے سے آتے دیکھا۔

کتنے وقت بعد اس نے یہ چہرہ دیکھا تھا۔ہادی کے پیدا ہونے کے بعد اسے اپنی فاش غلطی کا احساس ہوا تھا۔اس کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

"مما! یہ میرے بابا ہیں نا؟"

ہادی نے ماں سے تصدیق چاہی۔ میجر احد نے ہادی کو گود میں اٹھالیا تھا۔ حور نے ہاں میں سر ہلایا اور کمرے میں چلی گئی۔

"انھیں کیا ہوا؟"

www.novelsclubb.com

ہادی نے ناسمجھی سے باپ کی طرف دیکھا۔

بیٹا! آپ کی مما مجھ سے ناراض ہیں"۔"

میجر احد نے معصوم سی شکل بنا بتایا۔

اوہ مائی اللہ! بابا آپ بھی بالکل بدھو ہو۔اگر وہ ناراض ہیں تو جا کر منائیں انھیں"۔"

ہادی نے ماتھے پر ہاتھ مار کر باپ کی عقل پر ماتم کیا۔ میجر احد کا منہ کھل گیا۔ ان کا بیٹا صاف گوئی میں ان سے بھی چار ہاتھ آگے تھا۔

اور "اوہ مائی اللہ!" کہنے کی عادت اس نے اپنی ماں سے لی تھی۔

ہمم! اب تو آپ کی مما کو منانا پڑے گا۔ پھر ہم سب ساتھ رہیں گے"۔"

www.novelsclubb.com

میجر احد نے ہنکارا بھرا۔ پھر ہادی کے ساتھ باتوں میں لگ گئے۔ وہ حقیقتاً ایک باتونی بچہ تھا۔

****

رات گیارہ بجے کا وقت تھا۔ حور، ہادی کو سلا کر کچن میں گئ۔ وہ صبح سے بھوکی تھی۔

اور میجر احد نے صبح سے ہی گھر میں ڈیرہ جمایا ہوا تھا۔ ابھی وہ کھانا گرم کر کے ٹیبل پر رکھ ہی رہی تھی کہ کچن کے دروازے پر میجر احد کو کھڑا پایا۔

www.novelsclubb.com

وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر، دروازے سے ٹیک لگا کر کھڑے اسے فرصت سے دیکھنے میں مصروف تھے۔

پھر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اس کے پاس آئے۔ابھی کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ حور سر جھکا کر رونے لگی۔

آئی ایم سوری میجر۔پلیز مجھے معاف کر دیں۔میں شرمندہ ہوں۔مجھے ایسے نہیں جانا" "چاہیے تھا۔

www.novelsclubb.com

حور ہچکیوں سے رو رہی تھی۔اور اس کی بات کا مفہوم سمجھ کر میجر احد گویا کھل اٹھے۔ لیکن چہرے کو سنجیدہ رکھا۔

"معافی نہیں، سزا ملے گی"

تاریخ پھر سے خود کو دہرا رہی تھی۔بس کردار بدل گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

مجھے ہر سزا منظور ہے"۔"

حور کو بے اختیار وہ چاندنی رات یاد آئی جب میجر احد چوری چھپے اس کے کمرے میں آئے تھے۔

"تمھاری سزا ہے، عمر قید۔۔۔۔ منظور ہے تو بولو؟"

www.novelsclubb.com

میجر احد نے آئیبرو اچکائی۔ حور کو کچھ لمحے لگے بات کو سمجھنے میں پھر وہ کھل کر مسکرائی۔

اور ساتھ میجر احد کی ہنسی بھی شامل تھی۔ پھر دونوں نے مل کر کھانا کھایا۔ خوشیوں نے ان کے آنگن میں قدم رکھ دیا تھا۔

****

دو مہینے بعد

آج حان اور منساء کا ولیمہ تھا۔ حان سٹیج پر بیٹھا چہک رہا تھا۔ ساتھ منساء بھی شرمیلی مسکراہٹ لبوں پر سجائے بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

حور اور میجر احدان کے پاس سٹیج پر آئے۔۔حور نے نیوی بلو کلر کی میکسی پہنی تھی اور میجر احد رائل بلو کلر کے تھری پیس میں ملبوس تھے۔

ہادی نے بھی میجر احد کی طرح کی ڈریسنگ کی تھی۔

www.novelsclubb.com

اوہ میرا شہزادہ آیا۔آؤ ہادی، چاچو کے پاس آؤ"۔"

ہادی کو دیکھ کر حان نے اسے اپنے پاس بلایا۔جو کہ بلیک کلر کے تھری پیس میں ملبوس تھا۔

ان چاچو بھتیجے کی آپس میں خوب بنتی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہادی! میں نے آپ کو کہا تھا کہ آپ نے مما، بابا کو خوب تنگ کرنا ہے۔آپ نے میری" بات مانی؟

حان نے شرارتی نظروں سے میجر احد کو دیکھ کر ہادی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

نو چاچو! اچھے بچے مما، بابا کو تنگ نہیں کرتے"۔"

ہادی نے ناصحانہ انداز میں کہا۔

حان کے بچے! تم میرے بیٹے کو الٹی حرکتیں سکھاؤ بس"۔"

www.novelsclubb.com

حور نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"کہاں ہیں؟"

حان نے ادھر ادھر دیکھا جیسے کسی کو تلاش کر رہا ہو۔

www.novelsclubb.com

"کون؟"

حور نے حیرت سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

میرے بچے"۔"

حان نے کہااور خود ہی قہقہہ لگایا۔ساتھ بیٹھی منساء شرم کے مارے لال ہو گئ۔

پیچھے سے میجر ذوریزاور درے نے اس کے کان کھینچے جو ابھی سٹیج پر آئے تھے۔اور حان صاحب کی دہائیاں شروع ہو گئ تھیں۔

اسے دولہابن کر بھی چین نہیں ہے"۔"

www.novelsclubb.com

میجر احد نے تاسف سے کہا۔اور اسی نوک جھوک میں باقی فنکشن گزرا۔

دور سے ہالے نور نے یہ منظر دیکھا۔کاش وہ حان کی قدر کر لیتی تو آج وہ شاندار شخص اس کی قسمت ہوتا۔

جب کہ عالیان کی نظر ہالے نور پر تھی۔اس لڑکی کی انا کی دیوار اتنی اونچی تھی کہ وہ چاہ کر بھی اس کی طرف پیش قدمی نہیں کر پایا تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ کہانیاں ادھوری ہی اچھی لگتی ہیں۔اگر سب کچھ اس دنیا میں ملنے لگ جائے تو آخرت کے لیے کیا رہ جائے گا۔

وہ مرد تھا،اپنے جذبات چھپانے کا فن جانتا تھا۔

وہ عورت تھی،چاہ کر بھی اپنے جذبات نہیں چھپا سکتی تھی۔

دوسری طرف میجر احد،حور کے پاس آئے جو ایک ٹیبل پر ہادی کے ساتھ بیٹھی تھی اور اسے کھانا کھلا رہی تھی۔

ہادی جاؤ آپ کو ریز چاچو بلا رہے ہیں"۔"

میجر احد نے ہادی کو وہاں سے بھیجا۔ تو حورین نے اچھنبے سے ان کی طرف دیکھا۔

میجر احد نے ایک اینویلپ اس کی گود میں رکھ دیا۔

"اس میں کیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

اس نے حیرت سے پوچھا۔

خود ہی دیکھ لو"۔"

انھوں نے شانے اچکائے۔ حورین نے اینویلپ کھولا تو دنگ رہ گئی۔ اللہ اس پر اتنا مہربان ہو سکتا ہے اس نے سوچا نہ تھا۔ اس اینویلپ میں حج کے ٹکٹ تھے۔

تھنک یو میجر! تھینک یو سو مچ"۔"

فرط جذبات سے اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ تو ٹھیک ہے لیکن تمھیں "لبیک اللھم لبیک" دعا یاد کرنی پڑے گی"۔"

میجر احد نے اسے چھیڑا۔

یہ دعا تو میرا نعرہ ہوا کرتی تھی۔ میں بچپن میں ہر وقت یہی دعا پڑھتی رہتی تھی"۔"

www.novelsclubb.com

اس نے نم آنکھوں سے مسکرا کر بتایا۔ اس طرح ایک خوبصورت شام کا اختتام ہوا۔

آسانیوں سے پوچھ نہ منزل کا راستہ

اپنے سفر میں راہ کے پتھر تلاش کر

ذرے سے کائنات کی تفسیر پوچھ لے

قطرے کی وسعتوں میں سمندر تلاش کر

****

تمت بالخیر

www.novelsclubb.com